© rasailojaraid.com

براہین احمدیہ

پر

ریویو

اس کتاب کے چار حصہ طبع ہو کر ہماری نظر سے گذرے ہین ہم قبل اسکے کہ اس پر رائے زنی کرین اسکے اکثر مطالب کی **تلخیص** مناسب سمجھتے ہین تا کہ بحکم مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید اس کتاب کی خوبی خود اسی سے ظاہر ہو اور جو کچھہ ہم اسکی نسبت کہین اسمین کسی کو مبالغہ کا گمان نہ ہو۔

اسکے حصہ **اول** مین تو صرف سبب تالیف بیان ہوا ہے اور اس کتاب کے جواب پر دس ہزار روپیہ انعام دینے کا اشتہار بقلم جلی درج کیا گیا ہے۔ اس اشتہار کی نسبت ہم یہہ رائے ظاہر کرتے ہین کہ یہہ مولف کی کمال ثابت قدمی اور عالی ہمتی پر دلیل ہے اور مخالفین اسلام پر خدا تعالی کی جانب سے کامل حجت قایم ہوئی ہے اس اشتہار پر بھی کسی نے اسکے جواب مین قلم نہ اٹھایا تو اس سے کس و ناکس کو اس بات کا یقین حاصل ہونا لازم ہے کہ مخالفین اسلام سے کسیکو اپنے مذہب کی سچائی کا کامل یقین نہین ہے جو ہے تقلیدی اعتقاد ہے جبکہ اونکے علم و خیال مین ایسے دلایل قایم نہین ہین جیسے کہ اسلام کی سچائی پر دلایل قایم ہین اس صورت مین انکا اسلام سے انکار انصاف و فتوت کے خلاف ہے۔

تلخیص مطالب حصہ دوم

اس حصہ **دوم** مین ایک مقدمہ ہے جسمین امور **ذیل** کا اظہار ہے

امر اول مذہب مخالفین اسلام سے تعرض اس کتاب کا اصلی مقصد نہین ہے اصل مقصد کتاب اثبات حقانیت قران و نبوت محمدیہ ہے چونکہ اس مقصد کا اثبات اعتقادات و اعتراضات مذاہب غیر کے ذکر و جواب پر موقوف ہے لہذا بحکم ضرورت ان مذاہب سے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تعرض ہوا ہے ۔

اس امر اول کے ذیل میں چار حاشیہ بیان ہوئے ہیں حاشیہ نمبر ۱ میں فرقہ آریہ کے غلط عقاید کا بیان ہے ۔ حاشیہ نمبر ۲ میں قرآن شریف کا سب کتب الہامی سے افضل اور اکمل ہونا ۔ حاشیہ نمبر ۳ میں عقاید خلاف عقل کا سچا نہ ہونا ۔ حاشیہ نمبر ۴ میں صرف عقل کا ادراک عقاید حقہ کے لئے کافی نہ ہونا اور بدوں الہام کا محتاج ہونا ۔

امر دویم ۔ اس کتاب کے جواب لکھنے کی اس شرط کا بیان کہ دلایل کتاب کو تمامہا نقل کر کے اسکا جواب دیں اور برہم سماج اور مدعیان پیروی الہامی کتب کو اُس جواب کی طرف ہدایت ۔

امر سویم ۔ جو دلایل اس کتاب میں بیان ہوئے ہیں وہ قرآن سے ماخوذ ہیں ۔ مخالفین بھی جو دلایل پیش کریں اپنی کتاب سے نکالیں اپنی طرف سے نکالکر پیش کرینگے تو وہ دلایل انکی خیالی نکات بعد الوقوع قرار دئے جاوینگے انکی کتاب کے مصدق نہ سمجھے جاوینگے ۔ اس امر کے ذیل میں ایک حاشیہ نمبر ۵ مرقوم ہے جسمیں اس امر (سوم) کا عقلی ثبوت دیا گیا ہے ۔

امر چہارم اس کتاب میں کسیکے اکابر مذہب کی نسبت کوئی لفظ خلاف تہذیب نہیں لکھا گیا ۔ مخالفین بھی اس امر کی رعایت کریں ۔ پنڈت دیانند پیشوائے آریہ کی طرح انبیا کی جناب میں بے ادبی و گستاخی سے پیش نہ آویں ۔

اسکے ضمن میں پنڈت دیانند کی زیادتیوں اور بدگوئیوں کا بیان ہے انکے عقاید باطلہ کی تفصیل ۔

اس امر (چہارم) کے ذیل میں **نمبر ۶ سے ۱۰** تک حواشی مرقوم ہیں حاشیہ نمبر ۶ میں عیسائیوں کی زیادتیوں اور بے تہذیبیوں کا ذکر ہے اور حاشیہ نمبر ۷ میں آریہ کی سوءظنی کا ذکر اور حسن ظن کی ضرورت کا ثبوت اور حاشیہ نمبر ۸ میں چاروں وید کے بے اعتبار ہونے کا ثبوت اور حاشیہ نمبر ۹ میں آنحضرت کی خاتم الرسل

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہونے کا بیان اور اس اعتراض کا جواب کہ وحی کا فیض بند کیوں ہوگیا اور حاشیہ نمبر ۱۰ مین نزول قرآن کی ضرورت کا ثبوت تھا اور اسمین پادریوں کی شبہات کا جواب۔

اس حصہ کے اخیر مین اس کتاب کے فواید حسب تفصیل ذیل بیان ہوی ہین۔ (۱) یہہ کتاب جملہ مہمات دینیہ پر مشتمل ہے (۲) اسمین تین سو دلایل حقانیت اسلام مذکور ہین (۳) اس مین یہودی عیسائی مجوسی آریہ برہمو بت پرست دہریہ عقلیہ اباحتی لامذہب سب کے شبہات کا جواب ہی۔ (۴) اس کتاب مین مخالفین کے اصول مذہب پر عقلی طور پر بحث و نکتہ چینی کی گئی ہے۔ (۵) اس کتاب مین اسرار و معارف قران شریف بیان کئی گئے ہین جنکی نظر سی یہہ کتاب بمنزلہ ایک تفسیر کے ہی (۶) اس مین دلایل عقلیہ صحیحہ سی استدلال لیا گیا ہی جس سی ناظرین کی قوت فکریہ کو ترقی متصور ہی۔

تلخیص مطالب حصہ سوم

حصہ سوم مین پہلی فصل کتاب کا آغاز ہی جسمین قرآن شریف کی افضلیت اور حقانیت پر بیرونی اور اندرونی شہادتون کا بیان مقصود ہی۔ اس مقصود سی پہلے چند تمہیدات کی ضمن مین چند ایسے مقدمات کا بیان ہی جنکا بیان مولف نی قبل مقصود ضروری سمجھا۔ تمہید اول مین شہادت بیرونی اور اندرونی کی تشریح ہی کہ بیرونی سی وہ واقعات خارجی مراد ہین جنکی نظر سی اس کتاب کا منجانب اللہ ہونا ثابت ہوتا ہی اور اندرونی سی اس کتاب کے ذاتی کمالات اور عمدہ تعلیمات۔

تمہید دوم مین بیرونی شہادتون کے چار ماخذون کی تشریح ہے۔

(۱) وہ امور خارجی جو محتاج اصلاح تہے۔ (جیسے کفر وغیرہ اعمال بد)۔

(۲) وہ امور خارجی جو تکمیل کے محتاج تہی۔ (جیسی تعلیمات کتب الہامیہ سابقہ جو زمانہ مابعد*

---

* زمانہ مابعد کی قید اسلئے لگائی گئی ہے کہ اپنے زمانہ مین وہ تعلیمات بہی مکمل تہین گو زمانہ مابعد مین وہ ناقص معلوم ہونے لگین یہہ اسلئے کہا گیا ہی کہ اسکی تعلیمات کو فی نفسہا ناقص فرض کرنی سے اسکے مسلم

© rasailojaraid.com

کی نسبت ناقص و غیر مکمل نظر آتی ہین۔

(۳) امور قدرتیہ جو بغیر وسیلہ انسانی تدبیرون کے خدا کی طرف سے پیدا ہوئی ہون۔

(۴) امور غیبیہ جو ایسے شخص سے ظاہر ہون جسکی طاقت سے انکا ظاہر ہونا عادۃً محال ہو (جیسے کسی ان پڑہ کا اشارات حکمیہ و دقایق فلسفیہ کو بیان کرنا)

تمہید سوم مین اس امر کا بیان ہے کہ جو چیز محض خدا کی قدرت سے بلا وساطت انسانی تدبیر کے ہوئی ہو اوسکا بے مثل اور ایجادات مخلوق سے بالاتر ہونا ضروری ہے اوسکی تمثیل مین مولف نے کتب الہامی کو پیش کیا ہے اور اچھی تفصیل سے ثابت کر دیا ہے کہ کتاب الہامی کا بے مثل ہونا ضروری ہے اور اسکی بے مثل ہونے سے اوسکا منجانب اللہ ہونا ثابت ہوتا ہے اس تفصیل کے ضمن مین **مخالفون** کے **اعتراضات** ذیل کا کافی جواب دیا ہے۔

(۱) بہت سے کلام انسانی ایسے موجود ہین جنکی مثل آجتک دوسرا کلام نہین ہوا (جیسے گلستان سعدی و تفسیر بے نقط فیضی) پہر کسی کلام کی بے مثل ہونے سے اسکا منجانب اللہ ہونا کہان ثابت ہوتا ہے۔

(۲) عربی نہ جاننے والون کو قران مجید کا بے مثل ہونا کہان ثابت ہوتا ہے۔

اس تمہید (سوم) کی تائید مین حاشیہ نمبر ۱۱ مرقوم ہے جو حصہ سوم اور حصہ چہارم کتاب کے چار سو ستر ان صفحہ مین لکھا گیا ہے اور ہنوز پورا نہین ہوا۔ اس حاشیہ کی چار حاشیہ در حاشیہ مین جو منجملہ ۱۸۱۔۲۴۶۔۳۴۲ صفحہ مین اس حاشیہ کی شریک ہین اس حاشیہ اور اوسکی حواشی کے سبہی مطالب کی تلخیص کی ہماری رسالہ مین گنجایش نہین مگر ہم بحکم مالا یدرک کلہ لا یترک کلہ بعض مطالب کی تلخیص ناظرین کی تشویق کے لئے بقید صفحہ کتاب قلم مین لاتے ہین۔

نقصان کا الزام عاید ہوتا ہے تعالی اللہ عن ذالک علوا کبیرا اسکی تفصیل اور اسپر دلیل کا کوئی طالب ہو تو وہ اشاعۃ السنہ نمبر ا جلد ۶ کا صفحہ ۱۲ ملاحظہ کرے مولف کی کلام مین گو یہہ قید اس مقام مین پائی نہین گئی مگر انکا حاشیہ نمبر ۲ اس قید کی طرف مشیر ہے۔

© rasailojaraid.com

تلخیص مطالب حاشیہ نمبر ۱۱ مندرجہ صفحہ سوم کتاب

مطالب

نمبر صفحہ*

۱۴۶	اس شبہ کا جواب کہ حروف اور کلمات مفردہ مین کلام خدا اور کلام بشر مین مشارکت ہے پہر وہ بے مثل کیونکر ہوا
۱۴۸	الہامی کتاب کی خاصیت (جو قانون قدرت مین پائی نہین جاتی) یقین وجود خالق وجزا وسزا۔
۱۴۹	قانون قدرت سے خدا کے موجود ہونیکا ثبوت نہین ملتا گو اسکی ضرورت ثابت ہوتی ہے اور جزا وسزا کا بہی اسمین ثبوت پایا نہین جاتا۔
۱۵۵	الہام کی نسبت برہم سماج کے پہلے اعتراض کا کہ "الہام کی ضرورت نہین" جواب
۱۶۶	آنکے اعتراض دوم کا کہ "الہام کے ضروری ہونے سے اسکا موجود ہونا ثابت نہین ہوتا"۔ جواب۔
۱۶۷	انکے اعتراض سوم کا کہ "عقل جسقدر مفید معرفت ہے نجات کے لئے کافی ہے" جواب۔
۱۶۹	انکے اعتراض چہارم کا کہ "الہام ضروری اور عقل ناکافی ہی تو ہر ایک بشر کو الہام کیون نہین ہوتا" ۔جواب۔
۱۷۶	عیسائیون کے اس اعتقاد پر کہ "انبیا کے لئے تقدس اور عصمت اور محبت الہی حاصل نہین" اعتراض۔
۱۸۲	برہم سماج کی اعتراض پنجم کا کہ "مدار نجات قران ہی تو یہہ تمام معمورات مین شایع کیون نہین ہوا۔
۱۸۸	مورد الہام ہونے مین تفاوت مراتب اشخاص کی حکمتون کا بیان۔

* یہہ نمبر صفحات حاشیہ مین جو متن کے بعد خط فاصل دیکر لکہا گیا ہے۔ ۱۲

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

‡ ۱۹۱ برہم سماج کے اعتراض ششم کا کہ "قانون قدرت جو کبہی بند نہیں ہوتا رہنما ہے نہ الہام جسکا دروازہ کبہی کبہی کہلتا ہے" جواب

۱۹۹ ناظرین قانون قدرت کا شرک سے نہ بچنا۔

۲۰۳ انکی اعتراض ہفتم کا کہ "کسی کتاب کی تمام صداقتیں ختم نہیں ہوسکتیں" جواب

۲۰۸ انکی اعتراض ہشتم کا کہ "انسان کا خدا سے ہمکلام ہونا بے ادبی ہے" جواب

۲۱۰ انکی اعتراض نہم (جسمین نیچری بہی انکی شریک ہین) کہ "آسمان سے کلام خدا کا نازل ہونا نامتصور ہے اور الہام ان خیالات سے بڑہکر نہیں جو عقلمند ونکے دل سے اوٹہتے ہین" جواب

اس جواب کی ضمن مین کئی اور مطالب بیان ہوے ہین اور کئی اعتراضون کی جواب ادا ہوے ہین

۲۱۱ (۱) صاحب الہام پر امور غیبیہ منکشف ہوتے ہین۔ (۲) مولف کا دعوی کہ جسکو الہام مین

۲۱۵ و شک ہو ہم اسکو مشاہدہ کرا دیتے ہین بشرط صدق۔ (۳) بجز پیروان قرآن کسی

۲۱۷ عیسائی یہودی آریہ برہمو کو یہہ الہام نہین ہوتا۔ (۴) اس اعتراض کا کہ "بعض امور

۲۱۸ غیبیہ نجومی رمال میزمرزم بہی بتاتے ہین" جواب (۵) قرآن شریف کی چند پیشین گوئیان

و ۲۱۹ متضمن امور غیبیہ۔ (۶) اس اعتراض کا کہ "انبیا تکلیف مین کیون رہے" جواب

۲۶۳ برہم سماج کے اعتراض دہم کا کہ "اعتقاد الہام ترقی فکر و عقل سے مانع ہے" جواب

تلخیص مطالب حواشی حاشیہ نمبر ۱۱ مندرجہ حصہ سوم کتاب

اس حصہ مین حاشیہ نمبر ۱۱ کی دو حاشیہ مندرج ہین حاشیہ درحاشیہ نمبر ۱ و ۲۔

۲۱۷* حاشیہ درحاشیہ نمبر ۱ مین مولوی ابوعبداللہ غلام علی قصوری صاحب کے انکار الہام اولیاء اللہ کا جواب ہے۔

۲۲۳ الہام اولیاء کے پانچ صورتون مین سے پہلی صورت۔ حالت غنودگی مین

* یہہ نمبر صفحات حاشیہ درحاشیہ ہین جو حاشیہ کی بعد خط فاصل دیکر لکہا گیا۔

‡ یہ نمبر صفحات [illegible] خط فاصل [illegible] لکہا گیا ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مین بعض کلمات کا نرمی یا سختی سے جاری ہونا۔
۲۳۶* صورت دوم۔ کامل بیہوشی کی بعد افاقہ مین ایک موزون و لطیف کلام کا جاری ہونا
۲۴۴ اس شبہ کا کہ "ایک ادنی امتی اس شرف سے کیونکر مشرف ہو سکتا ہے" جواب
۲۴۷ صورت سوم۔ بلا بیہوشی و غنودگی کوئی کلمہ دل مین آجانا۔
۲۴۸ صورت چہارم۔ سچی خوابین جنمین کوئی غیبی امر خدا کی طرف سے منکشف ہو یا کوئی فرشتہ انسانی شکل مین متشکل ہو کر کوئی بات بتا دے۔
۲۵۸ صورت پنجم۔ خارج سے کوئی آواز سننا۔
۲۶۴ اس قسم کے الہامون پر قران کی شہادت اور الہامات خضر علیہ السلام کا ذکر۔
رر حاشیہ در حاشیہ نمبر ۲ مین عیسائیون کے اس اعتراض کا کہ "قران نے کونسی نئی عمدہ تعلیم کی ہے جو انجیل مین نہ تھی" جواب

تلخیص مطالب حصہ چہارم کتاب

حصہ چہارم مین فصل اول کا تتمہ ہے اور تمہید سوم کا تکملہ اور تمہید سوم کی متعلق اعتراضات مخالفین (جنمین دو اعتراض حصہ سوم مین منقول ہو چکے ہین) کا بقیہ جوابات۔
۲۹۷‡ اس اعتراض (نمبر ۳) کا کہ "بولی انسان کی ایجاد ہے پھر اسمین انسان کی ترقی اعلی مراتب کمال تک کیون ناممکن ہے" جواب
۳۰۹ سب بولیون کا خالق خدا تعالے ہے۔
۳۱۷ اس اعتراض (نمبر ۴) کا کہ "بولیون مین ہمیشہ تصرف و تبدیل ہوتی ہین" جواب
۳۲۶ اس اعتراض (نمبر ۵) کا کہ "کیون جائز نہین ہے کہ طبعی طور پر بولیان ایجاد ہو گئی ہون" جواب
۳۳۹ مختلف بولیون مین القا و الہام ہونا۔
۳۵۹ اس اعتراض (نمبر ۶) کا کہ "جنگلیون کو بذریعہ الہام کسی بولی پر کیون مطلع نہین کیا جاتا" جواب۔
۳۶۳ آریہ کے اس خیال کا ابطال کہ پرمیسر کی بولی صرف سنسکرت ہے باقی بولیان سب مخلوق

* [illegible]

‡ یہ نمبر صفحات متن مین جو حاشیہ کے اوپر ہے۔

© rasailojaraid.com

کی ایجاد میں۔
۲۷۹* اس اعتراض (نمبر ۶) کا کہ خدا تعالیٰ نے ایک ہی ولی پر کیوں اکتفا نہ کیا جواب
۳۸۱ تمہید چہارم میں یہہ بیان ہے کہ قانون قدرت کی عجائبات بھی ایسے ہیں جو بادی النظر سے معلوم نہیں ہو سکتے غور سے دریافت ہوتی ہیں ایسا ہی خدا کا کلام ہو تو کسی اعتراض کا محل نہیں۔
۴۲۲ عام اصول نجات کی آسان اور واضح ہیں۔
۴۲۸ تمہید پنجم میں یہہ بیان ہے کہ معجزات معقولی کو معجزات منقولی پر ترجیح ہے۔
۴۳۴ انجیل کے معجزہ منقولی (شفاء بیماران) پر بحث
۴۶۳ تازہ مردہ کبھی نمک میں دبانے سے زندہ ہو جاتی ہے۔
۴۶۷ تمہید ششم میں یہہ بیان ہے کہ ان غیبی خبروں کو جو قدرت الٰہی کی متضمن ہوں اُن خبروں پر ترجیح ہے جو صرف اخبار ہوں۔
۴۷۰ تمہید ہفتم میں یہہ بیان ہے کہ قرآن کی علوم و معارف ایک امی کی زبان سے ظاہر ہونا عجیب بات ہے۔
۴۷۳ آنحضرت کے امّی ہونے کی دلیل۔
۴۸۹ مخالفین کی ان باتوں کا کہ محمد کو کسی بشیر یا جنات نے قرآن سکھایا ہے جواب
۴۹۹ تمہید ہشتم جو امر خارق عادت کسی ولی سے سرزد ہوتا ہے وہ اوس ولی کے متبوع نبی کا معجزہ ہوتا ہے۔
ان تمہیدات ہشتگانہ کی بعد اس حصہ (چہارم) میں فصل اول کے پہلے باب کا آغاز ہے جس میں قرآن شریف کی حقانیت پر بیرونی شہادتوں کا بیان ہے از انجملہ پہلے دلیل (یا شہادت) کے بیان میں چند آیات قرآنی کا ذکر ہے جن کا یہہ مضمون ہے کہ دنیا میں کفر وغیرہ برائیاں عام تمام ہو رہی تہیں اور اس حالت میں خدا نے رسول بھیجا۔
۵۴۹ ان آیات سے استدلال کی وجہ۔

* یہہ نمبر صفحات متن کا ہیں

© rasailojaraid.com

۵۵۲　ان مقدمات کا ثبوت جن پر اس استدلال کا مدار ہے۔ خدا تعالیٰ جسمانی اور روحانی حاجتوں کے وقت مدد کرتا ہے۔

۵۵۶　برہم سماج پر اس دلیل سے الزام۔

یہہ اس حصہ کے مطالب متن کا خلاصہ ہے اب اس حصہ کی حاشیہ نمبر ۱۱ اور اسکے حواشی کا خلاصہ بیان کیا جاتا ہے۔

خلاصہ مطالب بقیہ حاشیہ نمبر ۱۱ مندرجہ حصہ چہارم کتاب

۲۷۹　برہم سماج کے اعتراض دہم کا تتمہ جواب

۲۸۵　اس اعتراض کی ایک ضمیمہ کا کہ "الہام قید ہے اور ہم آزاد" جواب

۲۹۶　اس اعتراض کے دوسرے ضمیمہ کا کہ الہام خلاف فطرت ہے" جواب

۳۰۱　عقل بلا مدد الہام صدق و وفا کے محافظ نہیں۔

۳۱۸　پنڈت شیو نراین اگنی ہوتری کے ریویو براہین احمدیہ کا جواب

۳۲۰　پنڈت کو رجسٹرڈ خطوط کی ذریعہ سے الہامات کا مشاہدہ کرا دینے کا وعدہ بشرط ہو اہتہ ار اسلام بعد مشاہدہ۔

۳۲۷　پنڈت کے اس اعتراض کا کہ "رسول کی شناخت کے لئے بجز فطرت کون گواہ ہے پھر وہی فطرت رہنما کیوں نہیں ہو سکتی" جواب۔

۳۲۹　پنڈت کے اس دعوی کا کہ قران سے بہتر تصنیف ہو سکتی ہے"۔ جواب

۳۳۱　پھول گلاب کی بے مثل خواص کا بیان۔

۳۳۳　سورہ فاتحہ کی بے مثل خواص۔

۳۳۸　سورہ فاتحہ کے خاصہ حصول صفائی دل۔

۳۴۷　سورہ فاتحہ کے معارف و اسرار۔

*یہہ نمبر صفحات حاشیہ ہین جو متن کی متصل خط فاصل لگا کر لکھا گیا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۳۶۱ بسم اللہ پر پادری عماد الدین کے اعتراض کا جواب۔

۳۶۳ پادری کو بامحاورہ عربی بولنے پر انعام کا وعدہ۔

۳۶۵ دنیا مین بجز اسلام کوئی مذہب نہین جو خدا کی نسبت اس تنزیہ کا اعتقاد رکھتا ہو جو الحمد للہ سے ثابت ہے۔

۳۶۵ ہندؤن اور آریہ کا اعتقاد ربوبیت مین شرک۔

۳۶۷ عیسائیون کا عقیدہ شرکیہ

۳۶۸ بدھ کا عقیدہ شرکیہ اور عیسائیون کا اس سے بڑھکر۔

۳۷۱ الرحمن الرحیم مالک یوم الدین کے معارف۔

۳۸۳ ان اوصاف کی چار صداقتین۔ خدا کا رب ہونا۔ رحمن ہونا۔ رحیم ہونا۔ جزا و سزا کا مالک ہونا۔

۳۸۶ یہہ صداقتین دنیا سے اُٹھ چکی تھین تو قران نازل ہوا۔

۳۸۷ یہودیون مین ان صداقتون کا پایا نہ جانا۔

۳۹۰ عیسائیون مین انکا پایا نہ جانا۔

۳۹۳ ہندون اور آریہ مین انکا پایا نہ جانا۔

۳۹۶ برہم سماج مین انکا پایا نہ جانا۔

۴۳۹ سورۂ فاتحہ کی باقی تین صداقتون کا بیان اور اقوام غیر کا ان سے محروم ہونا۔

۴۷۳ آریہ وغیرہ کا ان صداقتون سے بیخبر ہونا۔

۴۷۶ سے ۵۲۳ سورۂ فاتحہ کے اسرار و لطائف خمسہ۔

۴۹۳ قران شریف کے مقاصد عشرہ۔

۵۲۴ سورۂ فاتحہ کے خواص روحانی۔ ازانجملہ اسکے وردسے مورد الہام ہو جانا۔

۵۳۰ عام لوگون سے اسکا تجربہ و مشاہدہ کرا دینے کا وعدہ بشرط صدق و اختیار اسلام بعد مشاہدہ

۵۳۴ پنڈت دیانند سے اسکے تجربہ و مشاہدہ کا وعدہ بذریعہ خطوط رجسٹری شدہ۔

۵۴۳ پادریون کا وعدہ بشرط صدق و ارادت۔

دیکھو نوٹ صفحہ گذشتہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۵۴۹ لوگون کے اس شبہہ کا کہ "یہہ لطایف مسلمانون کے اپنے ایجادات اور ذہنی نکات ہین" جواب

خلاصہ مطالب حواشی حاشیہ نمبر ۱۱ مندرجہ حصہ چہارم کتاب

اس حصہ چہارم مین حاشیہ نمبر ۱۱ کے حاشیہ در حاشیہ نمبر ۲ کا بقیہ ہے اور دو حاشیہ در حاشیہ اور ہین نمبر ۳ و ۴ ۔

بقیہ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۲ کا خلاصہ

٭
۲۸۳ قرآن کی دقایق و اسرار جو بیان ہوئی ہین پہلی کسی کتاب مین پائی نہین جاتی۔
۲۹۳ نور افشان کی اس سوال کا کہ منجی صادق کی علامات و شرائط کیا ہین جواب
۳۰۳ نجومیون اور جوتشیون کی پیش گوئی کا بے اعتبار ہونا۔

خلاصہ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳

۳۳۰ عیسائیون سے خطاب اور یہہ بحث کہ اناجیل اربعہ بھی الہامی نہین۔
۳۴۳ عیسائیون کی اس دلیل کا کہ "انجیل کی تعلیم حلم اسکے بے مثل ہونے پر دلیل ہے" جواب
۳۴۷ بت پرستون مین اس سی زیادہ حلم کی تاکید ہے۔
۳۴۵ بحکم فطرت حلم و غضب دونو ضروری ہین۔
۳۵۶ قرآن کا حکم اسکے مطابق ہے۔
۳۷۳ فیضی کی تفسیر بے نقط کے معارضہ کا جواب۔
۳۸۴ قرآن کا لغو و فضول کلام سے پاک ہونا۔
۳۹۷ آریہ کے دعوی فصاحت و الہام وید کا جواب۔
۳۹۹ وید بد شاعرانہ کلام ہے۔
۴۰۳ وید مین شرک کی تعلیم ہے۔

٭ یہہ نمبر صفحات حاشیہ در حاشیہ مین جو حاشیہ کے متصل خط فاصل دیکر لکھا گیا ہے۔

© rasailojaraid.com

۴۰۷ ویدکی سشرتیان متضمن تعلیم شرک۔
۴۲۷ اسکے مقابلہ مین قرآن کی تعلیم توحید۔
۴۴۵ قرآن کے متابعت کے آثار۔ (۱) کشف حقایق والہامات۔ (۲) اخلاق فاضلہ
۴۵۱ و ۴۵۵ الہام کا تجربہ و مشاہدہ کرا دینے کا وعدہ بشرط صدق و ارادت۔
۴۶۱ مسیح کا کوئی معجزہ نہ دکھانا۔
۴۹۰ مولف کے الہامات ہندی و فارسی و انگریزی و عبرانی۔
۵۰۱ جو خوارق پہلے نبی چھپ کر بتاتے تھے وہ اب سید الرسل کے خادم (اپنے آپ کو مراد رکھتے ہین) علانیہ طور پر دکھاتے ہین۔

خلاصہ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۴

۵۴۴ ایک شخص منکر الہام اولیاء کے سوالات کا جواب۔
۵۴۵ الہامات اولیاء امت محمدیہ کا ذکر۔
۵۴۹ مولف کے الہامات کا ذکر۔

یہہ اس کتاب کا خلاصہ مطالب ہے اب ہم اس پر اپنی رائے نہایت مختصر اور بے مبالغہ الفاظ مین **ظاہر کرتے ہین**۔ ہماری رائے مین یہہ کتاب اس زمانہ مین اور موجودہ حالت کی نظر سے ایسی کتاب ہے جسکی نظیر آجتک اسلام مین تالیف نہین ہوئی۔ اور آیندہ کی خبر نہین **لعل اللہ یحدث بعد ذلک امرا**۔ اور اسکا مولف بھی اسلام کی مالی و جانی و قلمی و لسانی و حالی و قالی نصرت مین ایسا ثابت قدم نکلا ہے جسکی نظیر پہلے مسلمانون مین بہت ہی کم پائی گئی ہے۔ ہمارے ان الفاظ کو کوئی ایشیائی مبالغہ سمجھے تو ہمکو کم سے کم ایک ایسی کتاب بتا دے جسمین جملہ فرقہ ہای مخالفین اسلام خصوصاً فرقہ آریہ و برہم سماج سے اس زور شور سے مقابلہ پایا جاتا ہو۔ اور دو چار ایسے اشخاص انصار اسلام کے نشان دہی کرے جنہون نے اسلام کی نصرت مالی و جانی و قلمی و لسانی کے علاوہ حالی نصرت کا بھی بیڑا اٹھا لیا ہو اور مخالفین اسلام اور منکرین الہام کے مقابلہ مین مردانہ تحدی کے ساتھہ یہہ دعوی کیا ہو کہ جسکو وجود الہام کا شک ہو وہ ہمارے پاس

© rasailojaraid.com

آگر اسکا تجربہ و مشاہدہ کر لے اور اس تجربہ و مشاہدہ کا اقوام غیر کو مزہ بھی چکھا دیا ہو۔
مگر افسوس صد افسوس سب سے پہلے اس کتاب کی خوبی و بحق اسلام نفع رسانی سے
بعض مسلمانوں ہی نے + انکار کیا ہے اور بر طبق وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُونَ
اس احسان مولف کے مقابلہ میں کفران کر کے دکھا دیا۔
اُنکے اس انکار و کفران کا مورد و موجب مولف کتاب کے وہی الہامات ہیں جو اس کتاب

+ امرتسر و لودیانہ وغیرہ کے ساکن ہیں۔

✲ **نوٹ۔ لایق توجہ گورنمنٹ**۔ اس انکار و کفران پر باعث **لودیانہ** کے بعض مسلمانوں کو تو صرف حسد و عداوت ہے۔ جسکے ظاہری **دو سبب ہیں۔ ایک** یہہ کہ اونکو اپنی جہالت (نہ اسلام کی ہدایت) سے گورنمنٹ انگلشیہ سے جہاد و بغاوت کا اعتقاد ہے۔ اور اس کتاب میں اس گورنمنٹ سے جہاد و بغاوت کو ناجایز لکھا ہے۔ لہذا وہ لوگ اس کتاب کے مولف کو منکر جہاد سمجھتے ہیں اور از راہ تعصب و جہالت اسکی بغض و مخالفت کو اپنا مذہبی فرض خیال کرتے ہیں۔ مگر چونکہ وہ گورنمنٹ کے سیف و اقبال کے خوف سے علانیہ طور پر اونکو منکر جہاد نہیں کہہ سکتے اور بعض عام مسلمانوں کے روبرو اس وجہ سے انکو کافر بنا سکتے ہیں لہذا وہ اس وجہ کفر کو دل میں کہتے ہیں۔ اور بجبر خاص اشخاص (جنسے ہمکو یہہ خبر پہنچی ہے) کسی پر ظاہر نہیں کرتے اور اسکا اظہار دوسرے لباس و پیرایہ میں کرتے اور یہہ کہتے ہیں کہ **براہین احمدیہ** میں فلان فلان امور کفریہ (دعوی نبوت اور نزول قرآن اور تعریف آیات قرآنیہ پائی جاتی ہیں) اسلئے اسکا مولف کافر ہے۔

موقع جلسہ دستار بندی مدرسہ دیوبند پر یہہ حضرات بھی وہان پہونچے۔ اور اپنی لبنی فتوی تکفیر مولف **براہین احمدیہ** کے لکھ کر لے گئے اور علماء دیوبند و گنگوہ وغیرہ سے اسپر دستخط و مہر ثبت کرنیکے خواستگار ہوے۔ مگر چونکہ وہ کفر انکا اپنا خانہ ساز کفر تہا جسکا کتاب براہین احمدیہ میں کچھہ اثر پایا نہ جاتا تہا لہذا علماء دیوبند و گنگوہ نے ان فتووں پر مہر دستخط کرنے سے انکار کیا اور ان لوگوں کو تکفیر مولف سے روکا۔ اور کوئی ایک عالم بہی انکا اس تکفیر میں موافق نہوا۔ جس سے وہ بہت ناخوش ہوے اور بلا ملاقات وہان سے بہاگ گئے اور کانہم حمر مستنفرہ فرت من قسورہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کے اخص برکات سے ہین۔ ان الہامات کو **بعض** مسلمان (امرتسری) تو صرف غیر صحیح و غیر ممکن و ناقابل تسلیم بتاتے ہین اور **بعضے** (لودہانہ والے) انکو کھلم کھلا کفر قرار دیتے ہین **فریق اول** (امرتسری مسلمان) تو اپنی انکار کی وجہ یہہ پیش کرتے ہین کہ الہام غیبی (جو ہمرنگ وحی ہے) بجز انبیا کے کسیکو نہین ہو سکتا اور آجتک کسی کو نہین ہوا اور اگر طبعی خیالات و خطرات مراد ہین تو ان کو ولی سے کیا خصوصیت ہے یہہ خطرات کافر انسان بلکہ حیوان مکہی وغیرہ کو بہی ہوتے ہین۔

بقیہ نوٹ صفحہ ۱۰

کے مصداق بنیے

ناظرین انکا یہہ حال سنکر متعجب اور اس امر کے منتظر ہونگے کہ ایسے دلیر اور شیر بہادر کون ہین جو سب علماء وقت کے مخالف ہوکر ایسے جلیل القدر مسلمان کی تکفیر کرتے ہین اور اپنی مہربان گورنمنٹ کے (جسکے ظل حمایت مین بامن شعار مذہبی ادا کرتے ہین) جہاد کو جایز سمجہتے ہین۔ انکے دفع تعجب اور رفع انتظار کے لئے ہم ان حضرات کے نام بہی ظاہر کر دیتے ہین۔ وہ مولوی **عبد العزیز** و مولوی **محمد** وغیرہ پسران مولوی **عبد القادر** ہین جن سے کا شئہ سے باغی و بدخواہ گورنمنٹ ہونا ہم **اشاعة السنہ** نمبر ۱ جلد ۶ وغیرہ مین ظاہر و ثابت کر چکے ہین اور اب بہی پبلک طور پر سرکاری کاغذات کی شہادت سے ثابت کرنیکو موجود و مستعد ہین اگر وہ یا کوئی انکا ناواقف معتقد اس سے انکار کرے۔

دوسرا سبب یہہ کہ انہون نے باستعانت بعض معزز اہل اسلام لودہانہ (جنکی نیک نیتی اور خیر خواہی ملک و سلطنت مین کوئی شک نہین) بمقابلہ مدرسہ صنعت کاری انجمن رفاہ عام لودہانہ ایک مدرسہ قایم کرنا چاہا تہا اور اس مدرسہ کے لئے لودہانہ مین چندہ جمع ہو رہا تہا کہ انہی دنون مولف براہین احمدیہ باستدعا اہل اسلام لودہانہ مین پہنچ گئے۔ اور وہانکے مسلمان انکے فیض زیارت اور شرف صحبت سے مشرف ہوئے۔ انکی برکات و اثر صحبت کو دیکہکر اکثر چندہ والے انکی طرف متوجہ ہو گئے۔ اور اس چندہ کے بہت سے روپیہ طبع و اشاعت براہین احمدیہ کو مولف کی خدمت مین پیشکش کئے گئے۔ اور مولوی صاحبان مذکور تہیدست ہوکر ہاتہ ملتے رہگئے۔ اس امر نے بہی ان حضرات کو بہڑکایا اور مولف کی تکفیر پر آمادہ کیا۔ جنکو ان باتون کی

© rasailojaraid.com

اور فریق دوم (لودہانوی مدعیان اسلام) اپنی تکفیر کی یہہ وجہ پیش کرتے ہین کہ ان الہامات مین مولف نے پیغمبری کا دعوی کیا ہے اور اپنے آپ کو اُن کمالات کا جو انبیا سے مخصوص ہین محل ٹھہرایا ہے اور اون آیات قرانیہ کا جو خاص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور انبیاے سابقین کے خطاب مین وارد ہین مورد نزول قرار دیا ہے۔ از انجملہ چند آیات معہ ترجمہ و نشان محل بیان قرآن و براہین احمدیہ کیجاتی ہین۔

(۱) قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔ (آل عمران ع ۴ براہین احمدیہ صـ ۲۳۸ و ۲۳۹)	اے رسول تو کہدے اگر تمہین خدا کی محبت ہے تو میری تابعداری کرو خدا تمسے پیار کریگا۔
(۲) یا ایہا المدثر قم فانذر وربک فکبر۔ (المدثر ع ۱ ب صـ ۲۴۲)	اے (نبی) کپڑا لپیٹ کر پڑجانے والے اُٹھہ لوگون کو جگا اور اپنے رب کی بڑائی بیان کر۔
(۳) فاصدع بما تؤمر واعرض عن الجاہلین (الحجر ع ۶ ب صـ ۵۰۳)	اے نبی پکار کر کہہ جو تجھے حکم ملا ہے اور جاہلون سے مونہہ پہیر لے۔
(۴) وقالوا لولا نزل القرآن علی رجل من القریتین عظیم۔ (زخرف ع ۳ ب صـ ۵۰۳)	مشرکون نے کہا کہ یہہ قران دو بستیون مکہ اور طایف کے کسی سردار پر کیون نہ اترا۔
(۵) تاللہ لقد ارسلنا الی امم من قبلک فزین لہم الشیطان اعمالہم۔ (نحل ع ۸ ب صـ ۵۰۴)	ہمکو اپنی قسم ہے ہمنے تجھسے پہلے امتون کی طرف رسول بھیجے پہر شیطان نے انکو اُن کے بد اعمال اچھے کر دکھائے۔
(۶) قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی۔ (حم السجدہ ع ۱ ب صـ ۵۱۱)	تو کہدے (اے نبی) مین تمہارے جیسا بشر ہی ہون پر میری طرف وحی ہوتی ہے۔

صدق مین شک ہو وہ ہمکو اس امر سے مطلع کرے ہم لودہانہ سے عمدہ اور واضح طور پر ان باتون کی تصدیق کرا دینگے۔ وباللہ التوفیق۔

امر سوم کہ مسلمانون کے اس انکار کا باعث انکی نافہمی اور بدذوقی اور رسیدہ ہوا الی اللہ اہل اللہ سے گوشہ تعصبی انکو خاص کر مولف براہین سے کچھہ عداوت نہین ہے۔

© rasailojaraid.com

(۷) انا فتحنا لک فتحا مبینا لیغفرلک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر۔ (الفتح ع ۱ ب صـ ۵۱۵)	ہمنے تمکو (اے نبی) کھلی کھلی فتح دی ہے تا کہ تیرے اگلے پچھلے گناہ ہم معاف کریں۔
(۸) انا اعطیناک الکوثر فصل لربک وانحر (کوثر ع ۱ ب صـ ۵۱۷)	اے نبی ہمنے تجھے حوض کوثر عطا کیا ہے پس تو خدا کے لئے نماز پڑھ ۔ اور قربانی کر
(۹) یا عیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیمۃ۔ (آل عمران ۶۶ ب صـ ۵۵۶)	اے عیسیٰ میں تجھے فوت کرنیوالا ہوں ۔ اور اپنی طرف اٹھانیوالا اور تیرے پیروان کو تیرے منکروں سے قیامت تک ادنچا رکھنے والا۔
(۱۰) وبالحق انزلناہ وبالحق نزل۔ (بنی اسرائیل ع ۱۲ ب صـ ۴۹۸)	ہمنے قرآن کو حق کے ساتھہ اتارا ہے اور وہ حق کے ساتھہ اتارا ہے۔
(۱۱) یا آدم اسکن انت وزوجک الجنۃ (بقرع ۴ ب صـ ۴۹۶)	اے آدم تو اور تیری جورو بہشت میں رہ

اسی قسم کی بیسیوں آیات اور ہیں جنکے مور د نزول ہونیکا مولف کو دعوی ہے علاوہ بران بہت سی عربی و انگریزی و فارسی فقرات ایسے اس کتاب میں درج ہیں جن سے مولف کا دعوی نبوت مترشح ہوتا ہے جیسے یہہ فقرات (عربی زبان میں)

انت وجیہ فی حضرتی اخترتک لنفسی (ب صـ ۴۸۹)	تو ہماری بارگاہ میں صاحب وجاہت ہے ۔ ہمنے تجھے اپنے لئے چن لیا ہے
انا انزلناہ قریبا من القادیان وبالحق انزلناہ وبالحق نزل۔ (ب صـ ۴۹۸)	ہمنے اسکو یا اوسکی الہامات کو قادیان کے قریب اتارا ہے اور ہمنے انکو حق کے ساتھہ اتارا ہے ۔ اور حق کے ساتھہ اترے ہیں۔

ان **ایات و فقرات** کو دیکہکر فریق مکفر کو یہہ خیال پیدا ہوا ہے کہ مولف کتاب ان ایات قرانی کا جو انبیا کے شان وخطاب میں وارد ہیں اپنے آپ کو مخاطب ٹھہراتا ہے اور ان

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کمالات کا (جو آیات یا اُن عربی فقرات مین مذکور اور وہ انبیا سے مخصوص ہین) محل ہونے کا مدعی ہے پھر اوسکے دعویٰ نبوت مین کیا کسر رہی۔

ایک مولوی صاحب (امرتسری) ایک اور مدعی الہام آیات قرآنیہ کے مقابلہ مین اپنے **رسالہ** مین لکھتے ہین کہ مدعی الہام آیات قرآنیہ ان آیات کا مخاطب و مورد اپنے آپ کو ٹھہراتا ہے تو اس سے قرآن کا دعویٰ اعجاز و تحدی (قرآن کے مثل بنانیکا مطالبہ) باطل ہوتا ہے کیونکہ ان آیات کو جو اس شخص کے خطاب مین نازل ہوئی ہین قرآن تو کہا نہین جاسکتا۔ اسلئے کہ وہ غیر نبی کے خطاب مین نازل ہوے ہین اور قرآن وہ ہے جو آنحضرت صلعم کے خطاب مین نازل ہوا ہے اور مع ذلک وہ آیات صورت و الفاظ مین مثل قرآن ہین تو قرآن کا بےمثل ہونا کہان باقی رہا اور دعویٰ اعجاز و تحدی کیون کر نہ ٹوٹا۔

ان دلایل تکفیر و انکار کے علاوہ فریقین ان الہامات پر کئی اعتراضات اور بھی کرتے ہین جن سے ان الہامات کا غلط اور ناقابل اعتبار ہونا ثابت ہو **ازانجملہ** ایک اعتراض یہہ کہ بعض الہامات مین لفظی و معنوی غلطیان ہین جیسے **ھذی الیک بجذع النخلہ** سے جو بصیغہ تانیث ہے مولف مذکر کا خطاب اور **یا مریم اسکن انت و زوجک الجنۃ** مین مریم مونث کا صیغہ مذکر سے خطاب اور مریم کے لئے زوج کا اثبات۔

ازانجملہ یہہ کہ بعض الہامات انگریزی مین ہوئی ہین اور انگریزی ایسی بری زبان ہے کہ اوسکے پڑھنے اور بولنے سے مومن کا ایمان جاتا رہتا ہے یا اسکو گناہ چمٹ جاتا ہے پھر اسمین الہام خداوندی جو ایمان کا رہنما ہے کیونکر ممکن ہے۔ **ازانجملہ** یہہ کہ مولف نے اپنے الہامات کے قطعی ہونیکا دعویٰ کیا ہے حالانکہ علماء اہل سنت الہام کو حجت نہین سمجھتے چنانچہ **عقاید نسفی** مین لکھا ہے کہ الہام علم صحیح کا موجب و سبب نہین ہے اور عامہ کتب مین لکھا ہے کہ ادلہ شرعیہ چار ہین جنمین کشف و الہام غیر نبی کو کسی نے شمار نہین کیا۔

> الالہام لیس من اسباب المعرفۃ بصحۃ الشی عند اہل الحق

یہہ اس کتاب پر اسکے مخالفین کی مذہبی نکتہ چینی ہے۔ بعض حاسدین کوتاہ اندیش (لودہانہ کے مدعیان اسلام) نے اس نکتہ چینی کے علاوہ اس پر

* یہہ اصول اعتراضات ہین۔ انکے فروعات اور بہت ہین جنکا ذکر و جواب ان اعتراضات کے جوابات کے ضمن میں ہوگا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

پولیٹیکل نکتہ چینی بھی کی ہے اور بوجہ شدت حسد و عناد و بغرض فتنہ و فساد بعض لودہانہ کے عوام مین یہہ بات شایع کردی ہے کہ یہہ کتاب گورنمنٹ کی مخالف ہے اور اسکی مولف نے پیشوائی مذہبی کے علاوہ پولیٹیکل سرداری کا بہی اسمین دعوی کیا ہے اپنے آپ کو مسیح قرار دیا ہے اور اپنے غلبہ اور فتح کی بشارتین اور اپنے مخالفین کی شکست و ہزیمت کی خبرین اسمین درج کی ہین۔ اس **بہتان** و افترا پردازی سے شاید انکی **غرض** یہہ ہو کہ یہہ بہتان عوام مین شہرت پاکر خواص تک پہونچ جاوے۔ اور رفتہ رفتہ گورنمنٹ کے گوش گذار ہو جاوے اور گورنمنٹ کی طرف سے کتاب یا اسکے مولف سے کسی قسم کی مزاحمت ہو۔

ہر چند ہمکو اپنی بیدار مغز عاقبت اندیش **گورنمنٹ** سے یہہ توقع (یا اندیشہ) نہین کہ وہ ایسی بے بنیاد اور مبنی بر حسد و عناد باتون کی کچھ بہی توجہ کرے اور کسی مفسد خودغرض کے کہنے سے مولف کتاب سے (جسکے تمام خاندان کا خیرخواہ سلطنت ہونا گورنمنٹ کو بخوبی معلوم ہے اور خاص اسکا خیرخواہ ہونا اسکی اسی کتاب سے آفتاب نیمروز کی طرح ثابت ہے) کسی قسم کی مزاحمت کرے **ولیکن** چونکہ اکثر **عوام** اور بعض خواص مولف اور اسکے خاندان کے حالات سے واقف نہین اور اکثر اشخاص اصل کتاب کو دیکھہ بہی نہین سکتے اور اس وجہ سے انکے خیال پر اس بہتان کا اثر بد (مولف سے سوء ظنی اور کتاب سے وحشت) پیدا ہونا ممکن ہے **لہذا** ان لوگون کی رفع وحشت اور **انکے** خیال کی اصلاح و حفاظت کے لئے اس نکتہ چینی کا ذکر و جواب بہی اس ریویو مین مناسب معلوم ہوا۔

ہماری تحقیق و تجربہ و یقین و مشاہدہ کردے یہہ **سب** نکتہ چینیان (مذہبی ہین خواہ پولیٹیکل) اور سرتاپا سوء **فہمی** یا دیدہ دانستہ دہوکہ **دہی** پر مبنی ہین۔ اور بجز دعوی الہام جو کچھہ مولف کی نسبت کہا گیا ہے محض بے اصل ہے نہ مولف کو نبوت کا دعوی ہے نہ حصول خصوصیات و کمالات انبیاء کا ادعا نہ پولیٹیکل سرداری کا خیال ہے بجز مذہبی ہدایت و اشاعت بذریعہ قلم و زبان کسی امر کا قصد و مقال اسلئے ہم حسبتہ للہ و نصیحتہ لخلق اللہ اس ریویو مین ان نکتہ چینیون کا جواب دیتے ہین۔ اور ان تہمتون سے کتاب اور مولف کے دامن کو پاک کرتے ہین اور چونکہ مذہبی نکتہ چینی کا جواب زیادہ بحث طلب ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور جواب پولیٹیکل نکتہ چینی مختصر لہذا ہم اسکے جواب کو مقدم کرتے ہین سو باللہ التوفیق

پولیٹیکل نکتہ چینی کا جواب

مولف براہین احمدیہ کے حالات و خیالات سے جسقدر ہم واقف ہین ہمارے معاصرین ایسے واقف کم نکلینگے۔ مولف صاحب ہمارے ہموطن ہین بلکہ اوایل عمر کے (جب ہم قطبی و شرح ملا پڑہتے تہے) ہمارے ہم مکتب اُس زمانہ سے آجتک ہم مین اُنمین خط و کتابت و ملاقات و مراسلت برابر جاری رہی ہے اسلئے ہمارا یہہ کہنا کہ ہم اُن کے حالات و خیالات سے بہت واقف ہین مبالغہ قرار نہ دیئے جانے کے لایق ہے۔

گورنمنٹ انگلشیہ کی مخالفت کا خیال کبھی مولف کے اس پاس بہی نہین پہٹکا وہ کیا انکے خاندان مین اس خیال کا کوئی آدمی نہین ہے بلکہ انکے والد بزرگوار مرزا غلام مرتضی نے تو عین زمانہ طوفان بے تمیزی (غدر ۱۸۵۷ء) مین گورنمنٹ کا خیرخواہ جان نثار و فادار ہونا عملاً بہی ثابت کر دیا اس غدر مین جبکہ تر موں کے گھاٹ پر متصل گورداسپورہ مفسدین بدطینت نے یورش کی تہی انکے والد ماجد نے باوجودیکہ وہ بہت بڑے جاگیردار و سردار نہ تہے اپنی جیب خاص سے پچاس گھوڑے مع سواران و ساز و سامان طیار کر کے زیر کمان اپنے فرزند دلبند مرزا غلام قادر مرحوم کے گورنمنٹ کی معاونت مین دئے جسپر گورنمنٹ کی طرف سے انکی اس خدمت پر شکریہ ادا ہوا اور کسی قدر انعام بہی ملا۔ علاوہ بران ان خدمات کے لحاظ سے مرزا صاحب مرحوم (والد مولف) ہمیشہ مورد کرم و لطف گورنمنٹ رہے اور دربار گورنری مین عزت کے ساتہہ انکو کرسی ملتی رہی اور حکام اعلی ضلع و قسمت (یعنی صاحبان ڈپٹی کمشنر و کمشنر) چٹہیات خوشنودی مزاج (جنہین سے کئی چٹہیات اسوقت ہمارے سامنے رکہی ہوئی ہین) وقتاً وقتاً انکو عطا کرتے رہے ہین اُن چٹہیات سے واضح ہوتا ہے کہ وہ بڑے دلی جوش سے لکہی گئی ہین جو بغیر ایک خاص خیرخواہ اور سچے وفادار کے کسی دوسرے کے لئے تحریر نہین ہوسکتیں اکثر صاحبان ڈپٹی کمشنر و کمشنر اپنے ایام دورہ مین ازراہ خوش خلقی و محبت و دلجوئی مرزا صاحب کے مکان پر جا کر ملاقات کرتے رہے اور انکی وفات پر صاحبان کمشنر و فنانشل کمشنر اور صاحب

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

لفٹنٹ گورنر بہادر نے اپنے خطوط مین بہت سا افسوس ظاہر کیا ہے اور آیندہ کے لئے قدردانی اور اس خاندان کے لحاظ اور رعایت کا وعدہ فرمایا ہے - اسی شرف خاندان اور قدیم خیرخواہ ہونیکے لحاظ سے صاحب فنانشل کمشنر بہادر نے اندنون مین **مرزا سلطان احمد** (فرزند مولف) کے لئے **تحصیلداری** کی خاص سفارش کی ہے جسکی رپورٹ بہ تعمیل حکم ضلع سے روانہ ہوچکی ہے - الغرض یہہ خاندان قدیم سے خیرخواہ اور زیر نظر عنایت گورنمنٹ چلاآتا ہے - **ان حالات** و واقعات کی **تصدیق** کے لئے منجملہ ان چٹھیات کی جو اسوقت ہمارے پیش نظر ہین ہم تین چٹھیان حاشیہ مین نقل کرتے ہین تاکہ حاسد ناعاقبت اندیش اس خاندان کی گورنمنٹ انگریزی مین قدر و منزلت سے آگاہ ہوکر اپنے ارادہ بدونیت فاسد سے باز آوین اور عام مسلمان انکے دہوکہ مین آکر اس کتاب اور اسکے مولف سے بدگمان اور متوحش ہون ہرچند خاصکر مولف کتاب (مرزا غلام احمد صاحب) سے انکی عالمانہ اور درویشانہ وضع

نقل مراسلہ

(ولسن صاحب)

نمبر ۳۵۳

تہور پناہ شجاعت دستگاہ مرزا غلام مرتضےٰ
رئیس قادیان حفظہ

عریضہ شما مشعر بر یاددہانی خدمات
و حقوق خود و خاندان خود بملاحظہ حضور
اینجانب در آمد ما خوب میدانیم کہ بلا شک
شما و خاندان شما از ابتدای دخل و حکومت
سرکار انگریزی جان نثار و وفا کیش ثابت قدم
ماندہ اید و حقوق شما در اصل قابل قدر اند
بہر نہج تسلی و تشفی دارید سرکار انگریزی

Translate of certificate of - J. M. Wilson (9)

To

Mirza Ghulam Murtaza Khan

Chief of Kadian

I have perused your applica-
-tion reminding me of your and
your family's past services and rights
I am well aware that since the intro-
duction of the British Govt. you &
your family have certainly re-
-mained devoted, faithful & steady
subjects & that your rights are really
worthy of regard

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

رسالت کی سبب کوئی ایسی کارروائی نہیں ہوئی مگر جس قدر خیر خواہی گورنمنٹ منصب علما

In every respect you may rest assured & satisfied that the British Govt. will never forget your family's rights and services which will receive due consideration when a favorable opportunity offers itself.

You must continue to be faithful & devoted subjects as in it lies the satisfaction of the Govt. & your welfare. 11-6-1849. Lahore.

حقوق و خدمات خاندان شما ہرگز فراموش نخواہد کرد بموقع مناسب بر حقوق خدمات شما غور و توجہ کردہ خواہد شد باید کہ ہمیشہ ہوا خواہ و جان نثار سرکار انگریزی بمانند کہ درین امر خوشنودی سرکار و بہبودی شما متصور است فقط

المرقوم ۱۱ جون
سنہ ۱۸۴۹ء

مقام لاہور ۔ انار کلی

Translation of Mr. Robert Cust's Certificate

To

Mirza Ghulam Murtaza Khan
Chief of Kadian

As you rendered great help in enlisting Sowars & supplying horses to Govt. in the mutiny of 1857 and maintained loyalty since its beginning up to date & thereby gained the favor of Govt. a Khilat worth

نقل مراسلہ

(رابرٹ کسٹ صاحب بہادر
کمشنر لاہور)

تہور و شجاعت دستگاہ مرزا غلام مرتضیٰ رئیس قادیان بعافیت باشند۔

ازانجا کہ ہنگام مفسدہ ہندوستان موقوعہ ۱۸۵۷ء از جانب آپ کے رفاقت و خیر خواہی و مدد دہی سرکار دولتمدار انگلشیہ درباب نگاہداشت سواران و بہم رسانی اسپان بخوبی بمنصۂ ظہور پہونچی اور شروع مفسدہ سے آجتک

[illegible] ۱۶۷

© rasailojaraid.com

اور درویشون کی مناسب ہے اور انکی قدرت مین داخل ہے اس سے انہون نے کبھی پرہیز نہیں کیا عالمونکی ملوا قلم کر

Rs 200/. is presented to you in recog-nition of good services & as a reward for your loyalty.

Moreover in accordance with the wishes of Chief Commissioner as conveyed in his no 576 of 10th August 58 this parwana is addressed to you as a token of satisfaction of Govt for your fidelity and repute.

Translation of Sir Robert Egerton Financial Commrs Murasla of 29th June 1876

My dear friend Ghulam Qadir

I have perused your letter of the 2nd instant & deeply regret the death of your father Mirza Ghulam Murtaza who was a great well wisher & faithful Chief of Govt.

In consideration of your family

آپ بدل ہواہ خواہ سرکار رہے ہیں -

اور باعث خوشنودی سرکار ہوا

لہذا بجلدوی اس خیرخواہی وخیرسگالی

کے خلعت مبلغ دوصد روپیہ کا سرکار

سے آپ کو عطا ہوتا ہے اور حسب منشاء چٹھی

صاحب چیف کمشنر بہادر نمبری ۵۷۶ مورخہ

۱۰ اگست ۱۸۵۸ء پروانہ ہذا باظہار خوشنودی

سرکار و نیکنامی و وفاداری بنام آپ کے لکھا جاتا ہے

مرقومہ تاریخ ۲۰ ستمبر ۱۸۵۸ء -

نقل مراسلہ فنانشل کمشنر پنجاب

مشفق مہربان دوستان مرزا غلام قادر

رئیس قادیان حفظہ -

آپ کا خط ۲ - ماہ حال کا لکھا ہوا ملاحظہ

حضور اینجانب مین گذرا مرزا غلام مرتضی

صاحب آپ کی والد کی وفات سے ہمکو

بہت افسوس ہوا مرزا غلام مرتضی

سرکار انگریزی کا اچھا خیرخواہ اور وفادار

رئیس تھا ہم آپ کی خاندانی خدمات

کے لحاظ سے اسی طرح پر عزت کرینگے

جس طرح تمہارے باپ وفادار

بقیہ حاشیہ متعلقہ صفحہ ۱۶۸

© rasailojaraid.com
© rasailojaraid.com

اور فقیرون کا ہتھیار دعا۔ مولف نے ان ہتھیارون کے ساتھہ گورنمنٹ کی خیر خواہی و معاونت سے دریغ نہین فرمایا اپنی قلم سے بارہا لکھہ چکے اور اپنی اسی کتاب مین جسکی اشاعت انکا شبا روزی فرض ہے وہ صاف درج کر چکے ہین کہ \#گورنمنٹ انگلشیہ خدا کی نعمتون سے ایک نعمت ہے۔ یہہ ایک عظیم الشان رحمت ہے۔ یہہ سلطنت مسلمانون کے لئے آسمانی برکت کا حکم رکھتی ہے خداوند رحیم نے اس سلطنت کو مسلمانون کے لئے ایک باران رحمت بہیجا۔ ایسی سلطنت سے لڑائی اور جہاد کرنا قطعی حرام ہے اسلام کا

services I will esteem you with the same respect as that bestowed on your loyal father. I will keep in mind the restoration & welfare of your family when a favorable opportunity occurs

کی گیجاتی تہی۔ ہمکو کسی اچہے موقعہ کے نکلنے پر تمہارے خاندان کی بہتری اور بحالی کا خیال رہیگا۔

المرقوم ۲۹ جون سنہ ۷۶ء۔

الراقم۔ سر رابرٹ ایجرٹن صاحب بہادر فنانشل کمشنر پنجاب

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۶۹

\# **اصل کلام** مولف یہہ ہے جو اس کتاب کے حصہ سوم و چہارم سے بہ تلخیص نقل کیا جاتا ہے۔

حصہ سوم کے ابتدائی اوراق مین آپ فرماتے ہین مسلمانون پر جن امور کا اپنی اصلاح حال کے لئے اپنی ہمت اور کوشش سے انجام دینا لازم ہے وہ انہین فکر اور غور کے وقت آپ ہی معلوم ہو جائینگے حاجت بیان و تشریح نہین مگر اسجگہ ان امرون مین سے یہہ امر قابل تذکرہ ہے جس پر گورنمنٹ انگلشیہ کی عنایات اور توجہات موقوف ہین کہ گورنمنٹ ممدوحہ کے دل پر اچہی طرح یہہ امر مرکوز کرنا چاہئے کہ مسلمانان ہند ایک وفادار رعیت ہے کیونکہ بعض ناواقف انگریزون نے خصوصاً ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے کہ جو کمیشن تعلیم کے اب پریسیڈنٹ ہین اپنی ایک مشہور تصنیف مین اس دعوی پر بہت اصرار کیا ہے کہ مسلمان لوگ سرکار انگریزی کے دلی خیر خواہ نہین ہین اور انگریزون سے جہاد کرنا فرض سمجہتے ہین۔ گو یہہ خیال ڈاکٹر صاحب کا شریعت اسلام پر نظر کرنے کے بعد ہر یک شخص پر محض بے اصل اور خلاف واقعہ ثابت ہوگا

© rasailojaraid.com

ہرگز یہہ اصول نہین کہ مسلمانون کی قوم جس سلطنت کے ماتحت رہکر اوسکا احسان اُٹھاویں
اوسکے ظل حمایت مین بامن وآسایش رہکر اپنا مقسوم کھاوے اُسکے انعامات متواترہ سے

لیکن افسوس کہ بعض کوہستانی اور بے تمیز سفہا کی نالائق حرکتین اس خیال کی تائید کرتی ہیں اور شاید انہیں اتفاقی مشاہدات سے ڈاکٹر صاحب موصوف کا وہم بھی مستحکم ہوگیا ہے کیونکہ کبھی کبھی جاہل لوگون کی طرف سے اس قسم کی حرکات صادر ہوتی رہتی ہین لیکن محقق پر یہہ امر پوشیدہ نہین رہ سکتا کہ اس قسم کے لوگ اسلامی ترتین سے دور و مہجور ہین اور ایسے ہی مسلمان ہین جیسے مسکین عیسائی تھا جس ظاہر ہے کہ انکی یہہ ذاتی حرکات ہین نہ شرعی پابندی سے اور اُنکے مقابل پر اُن ہزارہا مسلمانون کو دیکھنا چاہیے کہ جو ہمیشہ جان نثاری سے خیرخواہی دولت انگلشیہ کی کرتے رہے ہین اور کرتے ہین ۱۸۵۷ء مین جو کچھہ فساد ہوا اُسمین بجز جہلا اور بدچلن لوگون کے اور کوئی شائستہ اور نیک بخت مسلمان جو باعلم اور باتمیز تھا ہرگز مفسدہ مین شامل نہین ہوا بلکہ پنجاب مین بھی غریب غریب مسلمانون نے سرکار انگریزی کو اپنی طاقت سے زیادہ مدد دی چنانچہ ہمارے والد صاحب مرحوم نے بھی باوصف کم استطاعتی کے اپنے اخلاص اور جوش خیرخواہی سے پچاس گھوڑے اپنی گرہ سے خرید کرکے اور پچاس مضبوط اور لائق سپاہی بہم پہونچاکر سرکار مین بطور مدد کے نذر کئے اور اپنی غریبانہ حالت سے بڑھ کر خیرخواہی دکھلائی اور جو مسلمان صاحب دولت وملک تھے اُنہون نے تو بڑی بڑی خدمات نمایان ادا کئے - اب ہم پھر اس تقریر کی طرف متوجہ ہوتے ہیں کہ گو مسلمانون کی طرف سے اخلاص اور وفاداری کے بڑے بڑے نمونہ ظاہر ہوچکے ہین مگر ڈاکٹر صاحب نے مسلمانون کی بدنصیبی کی وجہ سے اُن تمام وفاداریون کو نظرانداز کردیا اور نتیجہ نکالنے کے وقت اُن مخلصانہ خدمات کو نہ اپنی قیاس کے صغرے مین جگہہ دی اور نہ کبرے مین بہرحال ہمارے بھائی مسلمانون پر لازم ہے کہ گورنمنٹ پر انکے وہمون سے متاثر ہونے سے پہلے مدہ طور پر اپنی خیرخواہی ظاہر کرین - جس حالت مین شریعت اسلام کا یہہ واضع مسئلہ ہے جسپر تمام مسلمانون کا اتفاق ہے کہ ایسی سلطنت سے لڑائی اور جہاد کرنا جسکے زیرسایہ مسلمان لوگ امن اور عافیت اور آزادی سے زندگی بسر کرتے ہون اور جسکے عطیات سے ممنون منت اور مرہون احسان ہون اور جسکی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

پرورش پادی پہراسی پہ عقرب کی طرح نیش چلاوی- اور دعا سے بہی انہون نی اس گورنمنٹ کی

مبارک سلطنت حقیقت مین نیکی اور ہدایت پہیلانے کے لئے کامل مددگار ہو قطعی حرام ہے تو بہ بڑے افسوس کی بات ہی کہ علماء اسلام اپنی جمہوری اتفاق سی اس مسئلہ کو اچہی طرح شایع نہ کرسکے ناواقف لوگون کی زبان اور قلم سی مورد اعتراض ہوتے رہین جن اعتراضون سے انکی دین کی سستی پائی جاوی اور انکی دنیا کو ناحق ضرر پہونچی- سو اس عاجز کی دانست مین قرین مصلحت یہہ ہی کہ انجمن اسلامیہ لاہور و کلکتہ و بمبئی وغیرہ یہہ بندوبست کرین کہ چند نامی لوگ صاحبان جنکی فضیلت اور علم اور زہد اور تقوی اکثر لوگون کی نظر مین مسلم الثبوت ہو اس امر کے لئے چن لئے جاوین کہ اطراف اکناف کی اہل علم کو جو اپنی مسکن کے گرد و نواح مین کسیقدر شہرت رکہتی ہون اپنی اپنی عالمانہ تحریرین جنمین بر طبق شریعت حقہ سلطنت انگلشیہ سی جو مسلمانان ہند کی مربی و محسن ہی جہاد کرنیکی صاف ممانعت ہو اُن علماء کی خدمت مین بہ ثبت مواہیر بہیجدین کہ جو بموجب قرار داد بالا اس خدمت کے لئے منتخب کئے گئے ہین اور جب سب خطوط جمع ہو جاوین تو یہہ مجموعہ خطوط جو مکتوبات علماء ہند سے موسوم ہو سکتا ہے کسی خوشخط مطبع مین بہ صحت تمام چہپا یا جاوی اور پہر دس بیس نسخے اسکی گورنمنٹ مین اور باقی نسخجات متفرق مواضع پنجاب و ہندوستان خاص کر سرحدی ملکون مین تقسیم کئے جاوین یہہ سچ ہی کہ بعض عمودار مسلمانون نے ڈاکٹر ہنٹر صاحب کے خیالات کا رد لکہا ہی مگر یہہ دو چار مسلمانون کا رد جمہوری رد کا ہرگز قایم مقام نہین ہو سکتا بلاشبہ جمہوری رد کا ایسا اثر قوی اور پرزور ہوگا جسمین ڈاکٹر صاحب کی تمام غلط تحریرین خاک سی ملجاوینگی اور بعض ناواقف مسلمان بہی اپنی سچے اور پاک اصول سی بخوبی مطلع ہو جاوینگے اور گورنمنٹ انگلشیہ پہ بہی صاف باطنی مسلمانون کی اور خیر خواہی اس رعیت کی کما حقہ کہل جاویگی اور بعض کوہستانی جہلاء کے خیالات کی اصلاح بہی بذریعہ اسی کتاب کی وعظ و نصیحت کے ہوتی رہیگی- بالآخر یہہ بات بہی ظاہر کرنا ہم اپنی نفس پر واجب سمجہتی ہین کہ اگرچہ تمام ہندوستان پر یہہ حق واجب ہے کہ بنظر ان احسانات کے کہ جو سلطنت انگلشیہ سی اسکی حکومت اور آرام بخش حکمت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بہت دفعہ یاد کیا ہے انکی آخری دعا انکی اشتہار مطبوعہ ریاض ہند پریس امرتسر جسکی ۰۰۰ تین ہزار

کے ذریعے سے عامہ خلایق پروار دہین سلطنت ممدوحہ کو خداوند تعالے کے ایک نعمت سمجھین اور
شل اور نعماء الہی کے اسکا شکر بہی ادا کرین لیکن پنجاب کے مسلمان شریف ناشکرگذار ہونگے اگر
وہ اس سلطنت کو جو انکے حق مین خدا کی ایک عظیم الشان رحمت ہی نعمت عظمی یقین نہ کرین
انکو سوچنا چاہیئے کہ اس سلطنت سے پہلے وہ کس حالت پر ملالت مین تھے اور پہر کیسے امن وامان
مین آگئے لیس فی الحقیقۃ یہہ سلطنت انکے لئے ایک آسمانی برکت کا حکم رکھتی ہے جسکے آنے سے
سب تکلیفین انکی دور ہوئین اور ہر ایک قسم کے ظلم و تعدی سے نجات حاصل ہوئی اور ہر ایک
ناجایز روک اور مزاحمت سے آزادی میسر آئی کوئی ایسا مانع نہین کہ جو ہمکو نیک کام کرنے سے
روک سکے یا ہماری آسایش مین خلل ڈال سکے بس حقیقت مین خداوند کریم و رحیم نے اس
سلطنت کو مسلمانون کے لئے ایک باران رحمت بھیجا ہے جس سے پودہ اسلام کا پہر اس ملک
پنجاب مین سرسبز ہوتا جاتا ہے اور جسکے فواید کا اقرار حقیقت مین خدا کے احسانون کا قرار
ہے یہی سلطنت ہے جسکی آزادی ایسی بدیہی اور مسلم الثبوت ہے کہ بعض دوسرے ملکون سے مظلوم
مسلمان ہجرت کرکے اس ملک مین آبا دل و جان پسند کرتے ہین۔ جس صفائی سے اس سلطنت کے
ظل حمایت مین مسلمانون کی اصلاح کے لئے اور انکی بدعات مخلوطہ دور کرنیکے لئے وعظ ہو سکتا ہے
اور جن تقریبات سے علماء اسلام کو ترویج دین کے لئے اس گورنمنٹ مین جوش پیدا ہوتے ہین
اور فکر اور نظر سے اعلے درجہ کا کام لینا پڑتا ہے اور عمیق تحقیقاتون سے تائید دین متین مین
تالیفات ہوکر حجت اسلام مخالفین پر پوری کیجاتی ہے وہ میری دانست مین آجکل کسی اور ملک
مین ممکن نہین۔ یہی سلطنت ہے جسکی عادلانہ حمایت سے علماء کو مدتون کے بعد گویا صد ہا سال
کے بعد یہہ موقعہ ملا کہ بے دھڑک بدعات کی آلودگیون سے اور شرک کی خرابیون سے اور مخلوق پرستی
کے فسادون سے نادان لوگون کو مطلع کرین اور اپنے رسول مقبول کا صراط مستقیم کہولکر
بتلاوین کیا ایسی سلطنت کی بدخواہی جسکے زیر سایہ تمام مسلمان امن اور آزادی سے
بسر کرتے ہین اور فرایض دین کو کما حقہ بجا لاتے ہین اور ترویج دین مین سب ملکون سے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کاپی چھپوا کر ہند اور انگلنڈ مین اُنہون نے شایع کرنی چاہی ہے یہہ کلمات دعائیہ مرقوم ہین - انگریز جنکی شایستہ اور مہذب اور بارحم گورنمنٹ نے ہمکو اپنے احسانات اور

زیادہ مشغول مین جایز ہو سکتی ہے حاشا وکلا ہرگز جایز نہین اور نہ کوئی نیک اور رشیدآدمی ایسا بدخیال دلمین لاسکتا ہے ہم سچ سچ کہتے ہین کہ دنیا مین آج یہی ایک سلطنت ہے جس کے سایہ عاطفت مین بعض بعض اسلامی مقاصد ایسے حاصل ہوتے ہین کہ جو دوسرے ممالک مین ہرگز ممکن الحصول نہین شیعون کے ملک مین جاؤ تو وہ سنت جماعت کی وعظون سے افروختہ ہوتے ہین اور سنت جماعت کے ملکون مین شیعہ اپنی رای ظاہر کرنے سے خایف ہین ایسا ہی مقلدین موحدین کے شہرون مین اور موحدین مقلدین کے بلاد مین دم نہین مار سکتے - اور گو کسی بدعت کو اپنی آنکھ سے دیکھ لین مونہہ سے بات نکالنے کا موقعہ نہین رکھتے آخر یہی سلطنت ہے جسکی پناہ مین ہر ایک فرقہ امن اور آرام سے اپنی رای ظاہر کرتا ہے اور یہہ بات اہل حق کے لئے نہایت ہی مفید ہے کیونکہ جس ملک مین بات کرنیکی گنجایش ہی نہین نصیحت دینے کا حوصلہ ہی نہین اُس ملک مین کیونکر راستی پہیل سکتی ہے راستی پہیلانے کے لئے وہی ملک مناسب ہے جسمین آزادی سے اہل حق وعظ کر سکتے ہین - یہہ بہی سمجھنا چاہیے کہ دینی جہادون سے اصلی غرض آزادی کا قایم کرنا اور ظلم کا دور کرنا تہا اور دینی جہاد اُنہین ملکون کے مقابلہ ہوئے تہے جنمین واعظین کو اپنی وعظ کے وقت جان کا اندیشہ تہا اور جنمین امن کے ساتہہ وعظ ہونا قطعی محال تہا اور کوئی شخص طریقہ حقہ کو اختیار کر کے اپنی قوم کے ظلم سے محفوظ نہین رہ سکتا تہا لیکن سلطنت انگلشیہ کی آزادی نہ صرف ان خرابیون سے خالی ہے بلکہ اسلامی ترقی کی بدرجہ غایت ناصر اور موید ہے مسلمانون پر لازم ہے کہ اِس خداداد نعمت کا قدر کرین اور اُسکے ذریعہ سے اپنی دینی ترقیات مین قدم بڑہادین" -

اور **حصہ چہارم** کے ابتدائی اوراق مین آپ فرماتے ہین - تہوڑا عرصہ گذرا ہے کہ بعض صاحبون نے مسلمانون مین سے اس مضمون کی بابت کہ جو حصہ سوم کے ساتہہ گورنمنٹ انگریزی کی شکرگذاری مین شامل ہے اعتراض کیا اور بعض نے خطوط بہی بہیجے اور بعض نے سخت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دوستانہ معاملات سے ممنون کرکے اس بات کے لئے دلی جوش بخشتا ہے کہ ہم اونکے دین و دنیا کے لئے دلی جوش سے بہبودی اور سلامتی چاہین تا اُنکے گورے وسپید مونہہ

اور درشت لفظ بھی نکلے کہ انگریزی عملداری کو دوسری عملداریون پر کیون ترجیح دی لیکر ظاہر ہے کہ جس سلطنت کو اپنی شائستگی اور حسن انتظام کی روسے ترجیح ہو اُسکو کیونکر چھپا سکتے ہین۔ خوبی باعتبار اپنی ذاتی کیفیت کے خوبی ہی ہے گو وہ کسی گورنمنٹ مین پائی جائے الحکمۃ ضالۃ المومن۔ الخ اور یہ بھی سمجھنا چاہئے کہ اسلام ہرگز یہ اصول نہین ہے کہ مسلمانوں کی قوم جس سلطنت کے ماتحت رہکر اوسکا احسان اوٹھاوے اُسکے ظل حمایت مین باامن و آسایش رہ کر اپنا رزق مقسوم کھاوے اُسکے انعامات متواترہ سے پرورش پاوے پھر اوسی پر عقرب کی طرح نیش چلاوے اور اُسکے سلوک اور مروت کا ایک ذرہ شکر بجا نہ لاوے بلکہ ہمارے خداوند کریم نے اپنے رسول مقبول کے ذریعہ سے یہی تعلیم دی ہے کہ ہم نیکی کا معاوضہ بہت زیادہ نیکی کے ساتھہ کرین اور منعم کا شکر بجالاوین اور جب کبھی ہمکو موقعہ ملے تو ایسی گورنمنٹ سے بدلی صدق کمال ہمدردی سے پیش آوین اور بہ طیب خاطر معروف اور واجب طور پر اطاعت اُٹھاوین سو اس عاجز نے جسقدر حصہ سوم کے پرچہ مشمولہ مین انگریزی گورنمنٹ کا شکر ادا کیا ہے وہ صرف اپنے ذاتی خیال سے ادا نہین کیا بلکہ قرآن شریف اور احادیث نبوی کی اُن بزرگ تاکیدوں نے جو اس عاجز کے پیش نظر ہین مجھکو اس شکر ادا کرنے پر مجبور کیا ہے سو ہمارے بعض ناسمجھہ بھائیون کی یہہ افراط ہے جسکو وہ اپنی کوتاہ اندیشی اور بخل فطرتی سے اسلام کا جز سمجھہ بیٹھے ہین۔

اے جفاکیش نہ عذراست طریق عشاق
ہرزہ بدنام کنی چند نکونامے را (براہین احمدیہ)

© rasailojaraid.com

جس طرح دنیا میں خوبصورت ہیں آخرت میں بھی نورانی و منور ہوں۔ فضل اللہ تعالی خیرھم فی الدنیا والاخرہ۔ اللھم اھدھم واید ھم بروح منک واجعل لھم حظا کثیرا فی دینک۔ الخ"

پھر ایسے شخص پر یہ بہتان کہ اسکے دل میں گورنمنٹ انگلشیہ کی مخالفت ہے اور اسکی کتاب کی نسبت یہ گمان کہ وہ گورنمنٹ کے مخالف ہے پرلے سرے کی بے ایمانی اور شرارت شیطانی نہیں تو کیا ہے۔ خیرخواہان سلطنت و پیروان مذہب اسلام ان یاوہ گو حاسدوں کی ایسی باتیں ہرگز نہ سنیں اور اس کتاب یا مولف کیطرف سے بدظنی کو اپنے دلوں میں جگہ نہ دیں۔ گورنمنٹ سے تو ہم پہلے ہی مطمئن ہیں کہ وہ ان باتوں کو مولف کی نسبت ہرگز نہ سنیگی۔ بلکہ جو ان باتوں کو گورنمنٹ تک پہونچا یگا۔ اسکو اسکی دروغ گوئی پر سرزنش کریگی۔

شاید وہ مفتری حاسد اپنے افترا کی تائید میں اس کتاب کی اُن عبارات و بشارات کو جنہیں مولف نے اپنی یا اسلام کی فتح اور مخالفین اسلام کی ہزیمت کی خبریں دی ہیں یا اپنی مشابہت مسیح علیہ السلام سے بیان کی ہے عوام میں جنکو وہ بہکانا چاہتے ہیں پیش کریں یا کرچکے ہوں۔ لھذا اس مقام میں ان عبارات و بشارات کا حل مطلب ضروری ہے تاکہ عوام ان عبارات و بشارات کے مطالب سمجھنے میں غلطی نہ کھائیں اور ان مفتریوں کے دہوکہ میں نہ آجائیں۔ پس واضح ہو کہ وہ عبارات و بشارات جن سے ان مفتریوں کے ہاتھ مارنے کا گمان ہے یہہ ہیں۔

(۱) آیہ بشارت فتح اسلام۔ جو براہین احمدیہ میں بصفحہ ۵۱۵ منقول ہے اور اس رسالہ میں بصفحہ (۱۷۳) | انا فتحنا لک فتحا مبینا |

(۲) آیت پیشین گوئی ہزیمت مخالفین اسلام جو براہین میں بصفحہ ۴۹۸ موجود ہے | ام یقولون نحن جمیع منتصر سیھزم الجمع ویولون الدبر۔ | کہ کیا وہ کہتے ہیں ہم سب بدلہ لینے والی ہیں۔ وہ بہگائے جائینگے اور پیٹھ پھیر دینگے۔

(۳) مولف کی یہہ کشفی پیش گوئی جو بصفحہ ۵۱۵ براہین احمدیہ منقول ہے کہ اس موقع

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(الہام آیت الفتح) کے اثنا، میں جبکہ یہہ عاجز بغرض تصحیح کاپی کو دیکہہ رہا تہا بعالم کشف چند ورق ہاتہہ میں دئے گئے اور اُن پر لکہا ہوا تہا کہ فتح کا نقارہ بجے پہر ایک نے مسکرا کر ان ورقوں کے دوسری طرف ایک تصویر دکہائی اور کہا کیا کہتی ہے تمہاری تصویر جب اس عاجز نے دیکہا تو وہ اسی عاجز کی تصویر تہی اور سبز پوشاک تہی مگر نہایت رعب ناک جیسے سپہ سالار مسلح فتحیاب ہوتے ہیں اور تصویر کے یمین و یسار میں حجۃ اللہ القادر و سلطان احمد مختار لکہا تہا۔"

(۴) مولف کی یہہ الہامی پیش گوئی بزبان انگریزی بصفحہ ۴۸۴ کتاب براہین احمدیہ

گاڈ اِز کمِنگ بائی ہز آرمی - ہی اِز وِد یُو ٹو کِل اینمی - یعنے خدا اپنا لشکر لئے آرہا ہے وہ دشمن کے مارنے کے لئے تیرے ساتہہ ہے -	God is coming by his army He is with you to kill enemy.

(۵) آیت خطاب مولف بلفظ یا عیسیٰ جو براہین میں بصفحہ ۵۵۶ اور اس رسالہ میں بصفحہ (۱۷۳) منقول ہو چکی ہے -

(۶) مولف کی نسبت یہہ بشارت بصفحہ ۵۲۱ کتاب کہ "بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈہونڈینگے۔"

اسی قسم کی اور آیات و بشارات بزبان عربی فارسی و انگریزی اس کتاب میں پائے جاتے ہیں اور اسکی کے مطابق اس کتاب کے معاونوں اور مولف کی معتقدوں کی کلام میں الفاظ نصرت و فتح مستعمل ہوئے ہیں - (دیکھو اشتہار طولانی جماعت معاونین کتاب مطبوعہ ریاض ہند پریس امرتسر جسمیں لفظ فتح و نصرت موجود ہیں اور بحق مولف یہہ شعر منقول ہے ۵ سب مریضوں کے ہی تمہیں پہ نگاہ - تم مسیحا بنو خدا کے لئے)

ولیکن اس کتاب میں ان بشارات و عبارات کے الفاظ کی تشریح و تفسیر ایسی ہو چکی ہے کہ اسمیں کسی مفتری کے افترا اور کسی مفسد کے اختراع کی گنجایش نہیں - اسمیں صاف اور کہلے طور پر بیان کیا گیا ہے کہ فتح اسلام سے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ملکی فتح مراد نہین اور نہ ہزیمت مخالفین اسلام سے انکا میدان جنگ مین شمشیر و تفنگ سے بہاگ جانا مراد ہے بلکہ فتح اسلام سے اسکا دلایل و بیان و حجت و برہان سے غالب ہونا۔ اور ہزیمت و مغلوبیت مخالفین سے انکا بحث و دلایل سے عاجز آنا مراد ہے۔

اور مولف کو بلفظ **یا عیسیٰ** مخاطب کرنے سے یہہ **مراد** نہین ہے کہ مولف

درحقیقت وہ مسیح موعود ہے جسکا اہل اسلام اور عیسائیون (دونو) کو انتظار ہے بلکہ اس سے مراد یہہ ہے کہ مولف حضرت مسیح علیہ السلام سے مشابہ ⁑ اور بعض اوصاف مین مماثل ہو سو یہہ نہی اونکے جسمانی اور سیاست ملکی کے اوصاف مین بلکہ صرف روحانی اور تعلیمی صفت مین

اور **مولف کے کپڑون** سے **بادشاہون** کی برکت ڈہونڈنے سے یہہ **مراد** نہین کہ اُنکو ظاہری بادشاہت ہوجائیگی اور دوسرے بادشاہ موجودہ وقت خصوصاً انگریز جنکے ظلّ حمایت و بادشاہت مین مولف رہتا ہے اُنکی زیر حکومت ہوجائینگے بلکہ اس سے انکی دینی بادشاہی اور روحانی سرداری اور اخروی پیشوائی مراد ہے اس بشارت کی نظیرین **حضرت مسیح** کی وہ بشارتین ہین جو عیسائیون کے زعم مین عہد عتیق و جدید مین انکی **بادشاہت** و تسلط کی نسبت وارد † ہین ۔ حالانکہ حضرت مسیح عیسائیون

⁑ یہہ تشبیہ بعینہ ان تشبیہون کی مانند ہے جو عیسائیون کے اعتقاد مین عہد عتیق و جدید مین حضرت مسیح کے حق مین ابراہیم سے (پیدایش ۱۷-۵) آدم سے (روم ۵-۱۴) اسحاق سے (پید ۲۲-۱ و ۲) پناہ کے شہر سے (گنتی ۳۵-۶) پیتل سے (خر ۲۲-۲۹) پیتل کے حوض سے (خر ۳۰-۱۸) بزغالہ سے (احبار ۱۶-۲۰) وغیرہ وغیرہ سے وارد ہیں جنسے کوئی مسلمان یا عیسائی یہہ سمجھ نہین سکتا کہ مسیح درحقیقت آدم یا ابراہیم یا پیتل کا حوض یا بزغالہ وغیرہ ہے۔

† کہ وہ خدا کا تخت نشین ہے (مکاشفات یوحنا ۳-۲۱) وہ داؤد کے تخت پر اور اسکے ملک پر آجسے لیکے ابد تک بندوبست کریگا۔ (اشعیا ۹-۷ وغیرہ) مینے تو اپنے بادشاہ کو کوہ مقدس صیہون پر بٹھلایا ہے (زبور ۲-۶ وغیرہ) اسے پہلوان اپنی تلوار کو جو

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہے کے اعتقاد مین دنیا کے بادشاہ نہین ہوئی اور نہ انہون نے کبھی تلوار لٹکائی اور نہ کسی پر چلائی خود حضرت مسیح نے پلاطوس کو مخاطب ہو کر فرمایا ہے کہ میری بادشاہت اس جہان کی نہین اگر میری بادشاہت اس جہان کی ہوتی تو میرے لوگ لڑائی کرتے تاکہ مین یہودیون کے حوالہ نہ کیا جاتا پر میری بادشاہت یہان کی نہین (یوحنا ۱۸-۳۶)۔ اب ہمکو یہہ دکہانا باقی رہا **مولف کے کلام** مین اُن عبارات کی اس قسم کی **تشریح و تفسیر** کہان پائی جاتی ہے تاکہ ناظرین ہماری بیانات کو ہماری خیالی تاویلات نہ سمجہین اور انکو نکات بعد الوقوع قرار دیکر مطلب سعدی دگرست نہ کہہ سکین لہذا ہم اس باقی کو ادا کرتے ہین اور اپنے بیان کا ایک ایک لفظ مولف کی کلام سے نکالدیتے ہین

واضح ہو کہ مولف نے **پیشین گوئی نمبر ۲** حصہ چہارم کتاب مین صفحہ ۴۹۸ نقل کرکے اسکا ترجمہ ان الفاظ سے کیا ہے کیا کہتے ہین کہ ہم ایک قوی جماعت ہین جو

تیری حشمت اور بزرگواری سے حمایل کرکے اپنی ران پر لٹکا اور اپنی بزرگواری سے سوار ہو اور سچائی اور حلامیت اور صداقت کے واسطے اقبال مندی سے آگے بڑہ اور تیرا دہنا ہاتہ تجہے کو ہیبت کام سکہلادیگا تیرے تیر تیز ہین لوگ تیرے نیچے گر پڑتے ہین وے بادشاہ کے دشمنون کے دل مین لگ جاتے ہین (زبور ۴۵-۳ وغیرہ) سمندر سے سمندر تک اور دریا سے انتہائے زمین تک اسکا حکم جاری ہوگا وے جو بیابان کے باشندے ہین اسکے سامنے جہکینگے ترسیس اور جزیرون کے سلاطین نذرین لاوینگے سبا اور سیبا کے ہدیے گذرانینگے ہان سارے بادشاہ اسکے حضور سجدہ کرینگے (زبور ۷۲-۸ وغیرہ) تو میرے دہنے ہاتہ بیٹہ جبتک کہ مین تیرے دشمنون کو تیرے پانو تلے کی چوکی بنادون (زبور ۱۱۰-۱ وغیرہ) کیونکہ جبتک وہ سارے دشمنون کو اپنے پانو تلے نہ لاوے اسے ضرور ہے کہ سلطنت کرے (۱-قر-۱۵-۲۵) وے برہ سے لڑائی کرینگے اور برہ انپر غالب ہوگا کیونکہ وہ خداوندون کا خداوند ہے اور بادشاہون کا بادشاہ ہے (مکاشفات ۱۷-۱۴)۔ اس بادشاہی کی ایک عمدہ نظیر اسوقت کی موجودہ عیسائیو

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جواب دینے پر قادر ہیں عنقریب یہہ ساری جماعت بہاگ جائیگی اور پیٹھ پہیر لیگی
اور پیشین گوئی نمبر ۲ کا ترجمہ بہی خود ہی ان الفاظ سے کیا ہے۔ خدا تعالے دلایل
اور براہین کا لشکر لیکر چلا آتا ہے وہ دشمن کو مغلوب اور ہلاک کرنے کے لئے تمہارے ساتہہ
ہے۔

یہہ الفاظ ہمارے اس بیان کے صاف مصدق ہیں کہ فتح و ہزیمت سے مراد ان پیشگوئیوں
مین بحث و دلایل و جواب و سوال مین ہار جیت ہے نہ تلوار کی لڑائی مین۔

اسی صفحہ مین آیتہ بشارت غلبہ اسلام منقولہ حاشیہ نقل کر کے حضرت مسیح سے
اپنا مشابہہ ہونا (نہ عین مسیح ہونا) ان الفاظ سے بیان کیا ہے۔ یہہ آیت جسمانی اور سیاست

هو الذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق لیظهره علی الدین کله

ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق مین پیشگوئی
ہے اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ
دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور مین آئیگا اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ
اس دنیا مین تشریف لائینگے تو انکے ہاتہہ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار مین پہیل جائیگا
لیکن اس عاجز پر ظاہر کیا گیا ہے کہ یہہ خاکسار اپنی غربت و انکسار اور توکل اور ایثار اور آیات
اور انوار کے رو سے مسیح کی پہلی زندگی کا نمونہ ہے اور اس عاجز کی فطرت اور مسیح کی فطرت نہایت
ہی باہم متشابہ واقع ہوئی ہے گویا ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑے یا ایک ہی درخت کے دو پہل
ہین اور بحدے اتحاد ہے[††] کہ نظر کشفی مین نہایت ہی باریک امتیاز ہے اور نیز ظاہری طور پر بہی
ایک مشابہت ہے اور وہ یون کہ مسیح ایک کامل اور عظیم الشان نبی یعنے موسیٰ کا تابع اور
خادم دین تہا اور اسکی انجیل توریت کی فرع ہے اور یہہ عاجز بہی اوس جلیل الشان نبی کے
احقر خادمین مین سے ہے کہ جو سید الرسل اور سب رسولون کا تاج ہے اگر وہ حامد ہین تو وہ احمد
ہین اور اگر وہ محمود ہین تو وہ محمد ہے صلے اللہ علیہ وسلم سو چونکہ اس عاجز کو حضرت مسیح

مو کی بجاتی فوج ہے جسمین جرنیل کرنیل میجر کپتان سب عہدہ دار فوجی موجود ہین اور حقیقت مین نوجی کوئی نہین
وہ سبب اپنے روحانی مناصب کے مدعی ہین ایسی تشبیہات اور اصطلاحات کسی مسلمان نے برتی ہوتی تو کیا گناہ
کیا اور وہ الفاظ کے استعمال سے خیر خواہی سلطنت کی دم بہرتا ہے اگیونکر باغی ہو گیا۔

[††] ایسا اتحاد امام محدث ابن حزم ظاہری کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مشابہت تامہ ہے اسلئے خداوند کریم نے مسیح کی پیشگوئی مین ابتدا سے اس عاجز کو بھی شریک کر رکھا ہے یعنے حضرت مسیح پیش گوئی متذکرہ بالا کا ظاہری اور جسمانی طور پر مصداق ہے اور یہہ عاجز روحانی اور معقولی طور پر اُسکا محل اور مورد ہے یعنے روحانی طور پہ دین اسلام کا غلبہ جو حجج قاطعہ اور براہین ساطعہ پر موقوف ہے اس عاجز کے ذریعہ سے مقدر ہے گو اُسکی زندگی مین یا بعد وفات ہو۔

یہہ الفاظ ہمارے اس بیان کے مصدق ہین کہ مولف کو مسیح موعود ہونے کا دعوی نہین بلکہ حضرت مسیح سے مشابہت کا ادعا ہے سو بھی نہ ظاہری جسمانی اوصاف مین بلکہ روحانی اور تعلیمی وصف مین اور غلبہ اسلام سے جسکی مولف کو بشارت دی گئی ہے

م محی الدین ابن عربی کے مکاشفہ مین منکشف ہوا ہے چنانچہ فتوحات مکیہ باب ۳۲۲

غایۃ الوصلۃ ان یکون الشیٔ عین ما ظہر ولا یعرف۔ کما رایت رسول اللہ صلعم وقد عانق ابن حزم المحدث فغاب احدہما فی الآخر فلم نر الا واحداً وہو رسول اللہ صلعم فہذہ غایۃ الوصلۃ وہو المعبر عنہ بالاتحاد۔ (فتوحات مکیہ)

مین آپ نے فرمایا ہے کہ نہایت درجہ کا اتصال یہہ ہے کہ ایک چیز بعینہ وہ چیز ہو جائے جسمین وہ ظاہر ہوا اور خود نظر نہ آوے جیسا کہ مین نے خواب مین آنحضرت کو دیکھا کہ آپ نے ابو محمد بن حزم محدث سے معانقہ کیا پس ایک دوسرے مین غایب ہو گیا بجز ایک رسول اللہ صلعم کے نظر نہ آیا۔ نواب صاحب بھوپال نے کتاب اتحاف النبلا مین اسکی تائید مین ایک عربی رباعی نقل کی ہے جسکا مطلب

توہم واشینا بلیل ہزارہ فہم لیسعی بیننا بالتباعد فعانقتہ حتی اتحدنا تعانقاً فلما اتانا ما رای غیر واحد

یہہ ہے کہ ہمارے بدگو (رقیب) نے شب کو ہمارے پاس ہمارے معشوق کے آنے کا گمان کیا تو ہم مین جدائی ڈالنے مین کوشش کرنے لگا۔ پس مین نے اپنے معشوق کو گلے سے لگا لیا۔ پھر وہ (رقیب) آیا تو اُسنے بجز مجھہ ایک کے کسی کو نہ دیکھا۔ پھر یہہ شعر فارسی ع

© rasailojaraid.com

دلایل وبراہین کا غلبہ مراد ہے نہ سیاست ملکی مین غلبہ اور بصفحہ ۵۵۵ **پیش گوئی نمبر (۵)**
جسمین مولف کو بلفظ یا عیسیٰ مخاطب کیا گیا ہے نقل کرکے اُسکا ترجمہ ان الفاظ سے کیا۔ اے
عیسیٰ مین تجھے کامل اجر بخشونگا یا وفات دونگا اور اپنی طرف اٹھاونگا اور تیرے تابعین کو انپر

یا عیسیٰ انی متوفیک۔ الخ

جو منکر ہین قیامت تک غلبہ بخشونگا یعنے تیرے ہم عقیدہ اور ہم مشربون کو **حجت** اور **برہان** اور **برکات** کے رو سے دوسرے لوگون پر قیامت تک فایق رکھونگا پہلون مین سے بھی ایک گروہ ہے اور پچھلون مین سے بھی ایک گروہ ہے اس جگہ عیسیٰ کے نام سے بھی یہی عاجز مراد ہے۔

اس عبارت مین الفاظ حجت۔ برہان۔ **برکات** ہماری بیان کے صاف موید ہین۔
اور **بصفحہ ۴۹۲** اس کتاب کے ایک عربی فقرہ اس مضمون کا کہ ہم زمین مین ایک **خلیفہ**

اردت ان استخلف فخلقت آدم
انی جاعل فی الارض

بنانے والے ہین نقل کرکے کہا ہے اسجگہ خلیفہ کے لفظ سے ایسا شخص مراد ہے کہ جو ارشاد اور ہدایت کے لئے بین اللہ وبین الخلق واسطہ ہو خلافت ظاہری کہ جو سلطنت اور حکمرانی پر اطلاق پاتی ہے مراد نہین ہے اور نہ وہ بجز قریش کے کسی دوسرے کے لئے خدا کی طرف سے شریعت اسلام مین مسلم ہو سکتی ہے بلکہ یہہ محض روحانی مراتب اور روحانی نیابت کا ذکر ہے اور آدم کے لفظ سے بھی وہ آدم جو ابو البشر ہے مراد نہین بلکہ ایسا شخص مراد ہے جس سے سلسلہ ارشاد اور ہدایت کا قایم ہوکر روحانی پیدایش کی بنیاد ڈالی جائے گویا وہ روحانی زندگی کے رو سے حق کے طالبون کا باپ ہے اور یہہ ایک عظیم الشان پیشگوئی ہے جس مین

---

۴ نقل کیا ہے ۔ جذبہ شوق بہم بست میان من و تو ۔ کہ رقیب آمد و نشناخت نشان من و تو
اسکے بعد یہہ جملہ دعائیہ لکھا ہے ۔ **رزقنا اللہ من ھذا الاتحاد فی الدنیا والآخرۃ**
یعنے خدا تعالیٰ ہمکو بھی ایسا ہی اتحاد دنیا و آخرت مین نصیب کرے۔ اس اتحاد پر بعض اسوقت کے لوگون نے کچھ اعتراض بھی کئے ہین جنکے ضمیمہ اخبار سفیر ہند سنہ ۱۸۸۴ء نمبر ۱۲ و ۱۴ میں اونکو کافی جواب دئے ہین۔ ناظرین اون نمبرون کو دیکھین ۔

© rasailojaraid.com

روحانی سلسلہ کے قایم ہونیکی طرف اشارہ کیا گیا ہی ایسے وقت مین جبکہ اس سلسلہ کا نام و نشان نہین۔

اس **عبارت** نے تو ہمارے بیانات کی پوری تائید کر دی اور مخالفین کی **تہمتوں** کی **جڑہ کاٹ** ڈالی اسکو اس جملہ نے کہ اس منصب خلافت سے (جسکا اس پیشگوئی مین مولف کو وعدہ دیا گیا ہی) خلافت ظاہری جو سلطنت اور حکمرانی پر اطلاق پاتی ہی مراد نہین اور نہ وہ بجز قریش کسی دوسرے کے لئے خدا کی طرف سے شریعت اسلام مین مسلم ہوسکتی ہی بلکہ یہہ محض روحانی مراتب اور روحانی نیابت کا ذکر ہے" صاف تصریح کر دی ہی کہ مولف کو ظاہری حکومت و سلطنت اسلامی کا ہرگز دعوی نہین اور نہ وہ اس دعوی کو بحکم شریعت اپنے لئے جائز سمجھتا ہے کیونکہ وہ قریش سے مخصوص ہی اور مولف قریشی نہین فارسی الاصل ہی (چنانچہ صفحہ ۲۴۲ وغیرہ کتاب اسپر شاہد ہی) لو بس جھگڑا ختم ہوا اور خوب فیصلہ ہوگیا کہ مولف کی نسبت جو دعوی پولٹیکل سرداری کا (جو اسلام مین خلافت کہلاتی ہے) تجویز کیا گیا ہے یہہ بحکم اسلام اور خود مولف کی کلام کے امکان سے خارج ہی نہ اسنے یہہ دعوی کیا نہ آیندہ کرسکتا ہی نہ اوسکا مذہب اس دعوی کی اجازت دیتا ہی۔

بالآخر ہم اسقدر کہنے سے باز نہین رہ سکتے کہ اگر یہہ معاملہ **گورنمنٹ** تک پہنچتا تو یقین تھا کہ ہماری زیرک اور دانشمند گورنمنٹ ایسے مفسدون کو (جنہون نے بحق ایسے شریف خاندانی کے جو ایک معزز نیکنام و خیرخواہ سرکار کا بیٹا ہی اور خود بھی سرکار کا دلی خیرخواہ و شکرگذار و دعاگو ہے اور درویشی و غربت سے زندگی بسر کرتا ہی ایسا مفسدانہ افترا کیا اور بہت لوگون کے دلون کو آزار پہنچایا ہی) سخت سزا دیتی۔

اور ہم یہہ بھی امید رکھتے ہین کہ گورنمنٹ ایسے خیرخواہ و وفادار خاندان کو (جسکی جان نثاری اور وفاداری کا وہ نازک وقتون مین تجربہ کر چکی ہے) کبھی نہ بھولیگی اور ہمیشہ اوسکی قدر و منزلت کو بڑہائیگی ؎

قدر یاران خود را بیفزا اے قدر
کہ ہرگز نیاید زپیہ ورزدہ غدر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مذہبی نکتہ چینی کا جواب

فریق اول (امرتسری منکرون) کی وجہ انکار کا جواب

تمہید

اس فریق کا انکار گو صورۃً انکار فریق دوم سے اخف ہی (کیونکہ فریق دوم مکفر ہے یہہ مکفر نہین) مگر درحقیقت یہہ انکار اشد ہی۔ اسلئے کہ فریق دوم کا انکار گو حد تکفیر تک پہنچا ہوا ہی مگر وہ صرف اور خاص کر الہامات مولف براہین احمدیہ کی متعلق ہی اونکی سوا اور اولیاء اللہ کے الہامات سی اسکو تعلق نہین اور اونکو مطلق الہام اولیاء اللہ سی انکار نہین۔ اور یہہ حضرات فریق اول معتزلہ اور نیچریہ کی طرح مطلق اولیاء اللہ کے الہام غیبی (ہمرنگ وحی) سے انکاری ہین۔ اور مولف براہین کے سوا بہی کسی ولی (سری سقطی۔ جنید بغدادی۔ شیخ عبدالقادر جیلانی وغیرہ) کے الہام غیبی کو نہین مانتے۔ اسلئے انکا انکار بلا تکفیر فریق دوم کے انکار با تکفیر سے اشد اور اغلظ ہے۔ اور اسکا جواب و تعاقب بہ نسبت جواب انکار فریق دوم اہم و اقدم ہے اور اسمین نہ صرف مولف براہین احمدیہ یا اور اولیاء اللہ کے الہامات کی نصرت و حمایت متصور و مقصود ہے بلکہ الہام انبیا کی تائید بہی اسمین متحقق ہے اور یہی تائید (الہام انبیا) ہمارا اصلی مقصد ہے۔ اسلئے کہ غیر نبی کے الہام غیبی سے مطلق انکار نبی کے الہام سی انکار کا مقدمہ ہے اور اسکی نوبت کہینچ لیجا سکتا ہی کیونکہ دونون الہامون کا حال و اصول ایک ہی بلکہ سچ پوچہو تو وہ دونو ایک ہی چشمہ یا منبع کی دو نہرین ہین لہذا ایک سی انکار ہو تو دوسرے کی تسلیم کرنے کی عقلی وجہ کوئی نہین۔ اور ایک کے وجود سے انکار کرنے سے دوسرے سی انکار کا بہی خوف ہے۔ اسیوجہ سے محققین اہل عرفان نے کہا ہی۔ جس کو اولیاء کی اس فیض باطنی اور علم لدنی سے انکار ہو۔ اسکو سوء خاتمہ کا خوف ہی۔ شاید اسکی دل مین ایک نہ ایک دن انبیا کے علم لدنی و الہام غیبی سے انکار بہی جگہ پکڑ لے۔ تمہید ختم ہوئی اب جواب وجہ انکار فریق اول قلم مین آتا ہی۔

© rasailojaraid.com

الہام غیبی (بہ رنگ وحی) جس سے فریق اول کو انکار ہے وہ الہام ہے جس کی
چار صورتوں کی تشریح براہین احمدیہ حصہ سوم کے صفحہ ۲۲۳ و ۲۳۶ و ۲۴۷ و ۲۵۸
میں ہو چکی ہے۔ اور اوسمین کلام و تکلم خداوندی پایا جاتا ہے۔ ایسا الہام (جسمین کلام و خطاب
ہو) فریق اول کے نزدیک وحی کہلاتا ہے اور وہ انکے خیال میں بجز نبی کسی کو نہیں ہو سکتا ‡
اور نہ کبھی کسی کو ہوا۔ پہر فریق اول نے اس دعوی کی مناقض یہہ بہی کہدیا ہے کہ جسکو
خدا کی طرف سے کلام و الفاظ سے خطاب ہو وہ اوسکو الہام کیون کہتا ہے وحی کیون نہین بولتا۔
اور اسکے ساتھہ یہہ بہی کھدیا ہے † کہ حضرت موسیٰ کی ماں کو انہین معنی کر وحی ہوئی تہی
اور وحی بمعنی اعلام بکلام و ارسال فرشتہ نبوت کا خاصہ نہین۔ اس قول مین انہون نے
الہام بکلام (جسکو وہ وحی کہتے ہین اور خاصہ نبوت سمجہتے ہین) کو اورون کے لئے جایز کر دیا۔
(گو اسکا نام الہام نہین رکہا) اور جس امر سے وہ انکاری تہے اسکا انہون نے خود اقرار کر لیا۔
لہذا انکے اس خیال و مقال (گو وہ مجرد دعوی بلا دلیل ہے) کے جواب مین صرف اسقدر

---

‡ چنانچہ سرگروہ فریق اول کے رسالہ ابطال الہام مین ہے لیکن اس طور کہنا کہ خدا نے مجہکو
یہہ آیتہ الہام کی۔ اور اسکی کلام و تکلم کا خیال کرنا کہ خدا نے مجہسے کلام کی اور اس
آیتہ کو مجہے فرمایا ان معنون سے جایز نہین "

† چنانچہ اسی رسالہ مین ہے ۔ اور اوحینا الی ام موسیٰ مین مفسرین الہام کی معنی
کرتے ہین لیکن الہام کے معنی درست نہین ہوتے کیونکہ الہام صرف القاہی ہوتا ہے
وہان جواب نہین ہوتا۔ اگر وحی کے معنی صرف اعلام کے یا ارسال فرشتہ کے کئے جاوین تو
منع نہین۔ کیونکہ وحی رسالت خاصہ انبیا ہے نہ وحی اطلاع و ارسال فرشتہ کئی شخص
کے پاس فرشتہ آئے اور کلام کین اور کئی نے آوازین سنین۔ پہر اسکی تمثیل مین چند وجہ
نقل کرکے کہا ہے سچا یہ ہے موسیٰ کی ماں کو فرشتہ کے ذریعہ سے یا کسی اور وسیلہ سے کلام ہوئی ہو جب
یہہ بات ثابت ہوئی کہ الہام کی معنون مین کلام اور تکلم ماخوذ نہین اگر کوئی شخص دعوی کلام و تکلم کا کرے
تو ہم اوسکو صادق نہ جانین گے اسپر الہام بولنا اوسکا غلط ہے وحی کیون نہین بولتا وحی کی معنون میں [illegible]

© rasailojaraid.com

کہنا کافی ہے کہ مدعی الہام کا دعوی یہی تہا کہ مجہسے خداتعالی نے فلان فلان آیت یا فلان کلام سے مخاطب فرمایا ہے۔ اور مجہ سے خداتعالی ہمکلام ہوا ہے جس کو فریق اول نے مان لیا۔ رہی اسکی یہہ نزاع کہ وہ بشہادت لغت اسکو الہام نہین کہتا وحی نام رکہتا ہے۔ سو یہہ لفظی نزاع ہے (جسکی طرف محصلین و محققین کبہی رجوع نہین کرتے) اس نزاع کا قطع و رفع مدعی الہام کی لفظ الہام کو چہوڑ دینے اور بجاے الہام لفظ وحی استعمال کرنے سے باسانی ممکن ہے۔ وہ بجاے دعوی الہام کلام یہہ دعوی کرسکتا ہے کہ خدا نے مجہکو وحی (سننے اعلام کلام سے (جو فریق اول کے نزدیک خاصہ نبوت نہین ہے) مشرف فرمایا ہے اور اسی وحی کے ذریعہ سے فلان آیتہ یا فلان کلام سے مخاطب کیا ہے۔ جسمین **فریق اول** کو (اگر وہ انصاف کرے) کسی وجہ سے مجال مقال نہین ہے۔ اور اگر وہ انصاف سے مناظرہ کی داب سے یکسو ہوکر اب اسمین یہہ بات نکالے کہ وحی کلام کا (جسکو ہم غیر نبی کی لئے جایز رکہتے ہین) کانون سے مسموع ہونا ضروری ہے اور مدعیان الہام کلام کہ ہم کے دلپر وارد ہونے کا دعوی کرتے ہین (چنانچہ مولف براہین احمدیہ نے پہلی تین صورتون الہام مین دلپر القا ہونیکا صریح دعوی کیا ہے۔ کانون سے آواز سننے کو صرف پانچوین صورت سے مخصوص کیا ہے) اور القا و واردات قلبی کو عرفاً و لغتاً بہی کلام نہین کہا جاتا پس ہمپر تسلیم الہام کلام کا الزام کیونکر صحیح ہوسکتا ہے۔ تو اگرچہ آپ انکی یہہ بات لایق سماعت و مستحق جواب نہین کیونکہ مشتی بعد از جنگ کا مصداق ہے۔ **فریق اول** کے نزدیک وحی کلام و القائی قلب مین منافات تہی تو پہلے اوس نے اس امر کی کیون نہ تصریح کی اور وحی کلام کو جب غیر نبی کے لئے جایز کیا تہا تو اسمین مسموع ہونے کلام کی کیون قید نہ لگا دی تاہم احقاق حق و اظہار صواب کے لئے اونکی اس بات کا جواب یہہ دیا جاوے گا۔ کہ اگر کلام ملہم کو (جسکا خدا کی طرف سے صرف دل پر القا ہو ظاہری کانون سے سنا نہ جائے) وحی نہ کہا جائے اور نہ اسکو کلام کہین تو وحی غیر متلو انبیاء جسکو فرشتہ نہ لاتا تہا صرف اوسکا القا انبیاء کے قلب پر ہوتا تہا وحی نہ کہلا سکیگی اور نہ اسکو کلام ربانی کہا جاوے حالانکہ کوئی مسلمان اسکا قایل نہین۔ اور عرف بہی اس کے مخالف ہے۔ عرف عام اور عرف شرع مین بلا اختلاف حدیث النفس اور کلام نفسی

© rasailojaraid.com

اِس لحاظ سے کہ وہ تکلم مین آسکتا ہے۔ اور کبھی نہ کبھی زبان پر آتا ہے کلام بولا جاتا ہے۔ اور ایسا ہی تکلم وتلفظ عام دو معنی ہے حقیقت لفظ مین جو کلمہ وکلام کا جزء ہے لغۃً وعرفاً ماخوذ ہے۔ لہذا فریق اول کو ہرگز نہین پہنچتا۔ کہ وہ کلام ملہم کے (جسکا صرف القا ہوا ہو کانون سے وہ سنائی نہ دیا ہو) وحی ہونے سے انکار کرے اور اس الزام تناقض سے بچ سکے۔ اِس بیان سے **ثابت** ہوا کہ جو اس **فریق** (اول) نے نفی الہام اولیاء اللہ پر **استدلال** پیش **کیا ہے اس سے** اِس **الہام کا ثبوت** نکلتا ہے نہ نفی اور اس استدلال کو پیش کرنے والے پر رجل تقضی علی نفسہ کی مثل خوب صادق آتی ہے۔ یہہ اس فریق کے سرگروہ کی استدلال کا حال ہے۔ اب اس فریق کے عوام مصداق ومنھم امیون لایعلمون **الکتاب الا امانی وان ھم الا یظنون کی استدلالات** † اور ان کے جوابات کو سننا چاہیے

بعض عوام فریق اول نفی الہام اولیاء اللہ پر یہہ **نقلی استدلال** پیش کرتے ہین کہ خدا تعالے نے قرآن مین فرمایا ہے کہ وھی (عزوجل) غیب جاننے والا ہے وہ اپنے غیب پر

عالم الغیب فلا یظھر علی غیبہ احدًا الا من ارتضی من رسول فانہ یسلک من بین یدیہ ومن خلفہ رصدًا۔ (سورۃ الجن ۲۲)	بجز رسول کسی کو مطلع نہین کرتا۔ اسکو آگے اور پیچھے وہ پہرا چوکی رکہتا ہے جس سے صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ ولی کو وہ اپنے غیب پر مطلع نہین کرتا۔

* چنانچہ نحو کی پہلی کتاب پڑہنے والے لفظ کی تعریف مین تکلم وتلفظ کو ایسا ہی وسیع کرتے اور یہہ کہتے ہین۔ اللفظ ما یتلفظ بہ الانسان حقیقۃً او حکمًا۔ الخ

† اور جو آپ کو غیر نبی پر نزول والہام آیات قرآن مین شبہ ہے اسکا جواب جواب استدلال فریق ثانی کے ضمن مین عنقریب آتا ہے۔

‡ یہہ استدلالات بھی سرگروہ فریق اول کے افادات وتعلیمات سے ہین جو روزمرہ کی درس وتعلیم مین

(۱۱) **بعض** یہہ عقلی استدلال پیش کرتے ہین کہ غیر نبی کو ہر رنگ وحی ہو وہی الہام غیبی ہو تو نبی و غیر نبی مین فرق نہین رہتا - اور نبی کی نبوت مین اشتباہ واقع ہوجاتا ہے -

بعض ان ہی استدلالات سے وہ یہہ نتایج نکالتے ہین اور الہام غیبی اولیا اللہ کے علاوہ انکے تمام خوارق و کرامات کا بطلان بھی ان دلائل سے استنباط کرتے ہین -

یہہ مقالات و استدلالات تو معتزلہ کیا امیہ وغیرہ کے ہین جو بواسطہ شیخ فرق اول اب اس گروہ کی عوام مین شایع ہوئی ہین اور انکے جوابات بھی پرانے **علماء اہل سنت** نے بسط و تفصیل کے ساتھہ بھی کتب عقاید و تفاسیر مین دیئے ہین - لہذا اس مقام مین ان ہی علماء کے جوابات کو حوالہ قلم کرنا کافی ہے - ناظرین اہل علم ان پرانی مباحث و دلائل کی نقل و اعادہ کا عذر اس بہروپ کرین - ان ہی حضرات (فرق اول) کو (جنہون نے اس پرانے سلسلہ کو اسنئے سرے سے بلایا اور اس زمانہ مین **اعتزال** کا جال پھیلایا اور اہل سنت خصوصاً اہل حدیث کو معتزلی و **نیچری** بنا دیا ہے) جو کہنا ہو سو کہین -

---

آپ سے سرزد ہوتی ہین کہ آپکے رسالہ مین یہہ مضمون شایع نہین ہوئے ورنہ وہ بیچارہ عوام استدلال و دلیل کو کیا جانین وہ اکثر تو امی محض ہین اور بعض جو اردو و فارسی مین لیاقت رکھتے ہین علوم دین سے نا واقف ہین لہذا جو کچھہ انکے شیخ کہدین وہ اسی کو دلیل ایمان سمجھ لیتے ہین - اسکی صحت و فساد کو وہ پہچان نہین سکتے - وہ وہی تقلید و تسلیم جو شیوہ اسلام ہوتے ہی قبل استحکام تعلیم عقاید اسلام انحضرت کی محبت دین مین نقصان پہنچتے ہین انکے حال پر سخت افسوس آتا ہے کہ وہ اپنی تقلید چھوڑکر ایسے شخص کے مقلد کیون ہو گئے الحمد للہ اب تو ہم

* نیچری مذہب اس مسئلہ سے بھی اپنا مقصود و مقصد یہ نکلتا ہے کہ معجزات و خوارق سے انکار ہے نیچری کا اصول اصول یہی ہے - اس رسالہ میں جو ہر سطر نیچری مسایل ان گروہ کے عوام وجہلا مین پہیلانے میں اسیا نکلا ہے مسئلہ نیچر کی حقیقت و خاصیت البیان تم ایمان پیدا نہین ہوا ہے "

پس واضح ہو کہ ان حضرات نے جو نقلی استدلال پیش کیا ہے یہ جار اللہ زمخشری معتزلی کا استدلال ہے۔ چنانچہ تفسیر کشاف میں آیۃ متنازعہ فریق اول کے ذیل میں اس نے کہا ہے کہ اس آیۃ میں کرامات اولیاء کا ابطال پایا جاتا ہے کیونکہ جن لوگوں کی طرف کرامات منسوب ہیں وہ اگرچہ پسندیدہ ولی ہیں مگر رسول نہیں ہیں۔ اور خدا تعالے نے اپنے غیب پر مطلع کرنے کے لئے رسولوں کو مخصوص کر دیا ہے۔

وفی ھذا ابطال الکرامات۔ لان الذین تضاف الیھم الکرامات وان کانوا اولیاء مرتضین فلیسوا برسل وقد خص اللہ الرسل من بین المرتضین بالاطلاع علی الغیب۔ (کشاف)

اس کا جواب علماء اہل سنت (کثرھم اللہ تعالے) سے امام رازی قاضی بیضاوی شاہ عبد العزیز دہلوی وغیرہ اکابر نے متعدد وجوہ سے دیا ہے ان سب میں سے جواب حضرت شاہ صاحب بسیط ولطیف ہے۔ لہذا اس مقام میں اُسی جواب کی نقل پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ حضرت شاہ عبد العزیز نے تفسیر عزیزی میں فرمایا ہے۔

بایدو دانست کہ صاحب کشاف بنابر مذہب اعتزال خود در تحت این آیۃ گفتہ وفی ہذا ابطال الکرامات الخ۔ ولیکن باوجود ادعائے دانشمندی این حرف از وے بسیار بیجا واقع شدہ زیرا کہ این آیۃ نفی اطلاع بر غیب بوجہیکہ رفع تلبیس و اشتباہ بکلی در آن حاصل شود از غیر رسول میکند نہ نفی اطلاع بر غیب مطلقا چہ جائے آنکہ کرامات دیگر را ابطال نماید و در تفسیر گذشت کہ اظہار بر غیب چیزے دیگر است۔ و اطلاع بر غیب چیزے دیگر۔ و از نفی آن نفی این لازم نمی آید۔ اولیاء اللہ را اگرچہ اظہار بر غیب حاصل نیست اما اطلاع بر غیب برایشان جائز و واقع ست چنانچہ در حق مادر موسی علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام در سورۃ قصص منصوص ست کہ انا رادوہ

دو ماہ کا ہوا کہ ابو سعید [illegible] ہے جس کا نام [illegible] اشاعۃ السنۃ جلد ۴ کے نمبر ۲ و ۳ کے ملاحظہ سے بخوبی پتہ لگ سکتا ہے۔

© rasailojaraid.com

الیک وما علوه من المرسلین۔ اکثر علماء اہل سنت کہ فرق در اظہار شخص بر غیب و اظہار
غیب بر شخص نکردہ اند میگویند کہ مراد از غیب درین آیۃ احکام شرعیہ اند کہ تکلیف بآنہا عام بر مکلفین
می باشد و اگر از غیب مطلق غیب مراد باشد لازم آید کہ نبی محض را مثل حضرت خضر نیز
اطلاع بر ہیچ غیب حاصل نہ شود زیرا کہ در آیۃ حصر علم غیب بر لفظ رسول فرمودہ اند و رسول
اخص از نبی ست آرے اطلاع بر احکام شرعیہ جدیدہ دادن خاصہ رسول ست کہ در وحی یافتہ
مے شود و بعض از ایشان گفتہ اند کہ حصر بملاحظہ قید اصالت است یعنی بالاصالۃ اطلاع
بر غیب خاصہ پیغمبران ست و اولیا را اطلاع بر غیب بطریق وراثت و تبعیت حاصل مے شود
چنانچہ نور قمر مستفاد از نور شمس ست۔ اور **اس سے پہلے تفسیر آیۃ**
فلا یظہر علی غیبہ مین غیب پر کسیکو مطلع کرنے اور اسکو غیب کی اطلاع دینے مین
فرق کے بیان مین **فرمایا ہے**۔ پس مطلع نمی کند ہیچکس را بوجہے کہ رفع تلبیس و اشتباہ
خطا بکلی در آن اطلاع حاصل شود۔ و احتمال خطا و اشتباہ اصلاً نماند و ہمین اطلاع دادن
کذائی ست کہ او را اظہار شخصی بر غیب توان گفت بخلاف اطلاع منجمین و اطبا و کاہنان و رمالان
و جفریان و فال بینان کہ علم ایشان ببعض حوادث کونیہ از راہ استدلال باسباب و علامات ظنیہ
یا اخبار محتملۃ الصدق والکذب جنیان و شیاطین تخمینی و وہمی می باشد نہ یقینے۔ و اولیا
را ہر چند علم **الہامی یقینی** ببعض حقایق ذات و صفات یا وقایع کونیہ **حاصل می شود**
اما تلبیس و اشتباہ بجمیع الوجوہ از ان مرتفع نے گردد تا اظہار ایشان بر غیب و استیلا بر ان مستحق
گردد بلکہ اظہار غیب بر ایشان و انعکاس صورت غیبیہ در آئینہ وجدان ایشان ست و لہذا الہام
بآن مستحق نے شود و خود ہم در تحصیل یقین بآن و اعتماد بر آن محتاج بشواہد کتاب و سنت کہ تمام
وحی اند میشوند پس اظہار بر غیب ہیچکس را نمے دہند۔ الا من ارتضی من رسول۔ مگر کسیکہ
پسند می کند و آنکس رسول مے باشد خواہ از جنس ملک باشد مثل حضرت جبرئیل علیہ السلام و خواہ
از جنس بشر مثل حضرت محمد و موسیٰ و عیسیٰ علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات کہ او را اظہار

© rasailojaraid.com

بر بعض از غیوب خاصہ خود مفرماید تا آن غیوب را بمکلفین برساند و تلبیس و اشتباہ را از ان بکلی رفع نماید تا احتمال خطا و ناراستی اصلاً پیرامون آن نگردد و عامہ مکلفین کہ بدیدن معجزہ تصدیق رسول بشری نمودہ باشند در وحی ہر بارہ بر آن اعتماد نمودہ در غلط نیفتند و راہ گم نکنند ولہذا در انزال وحی احتیاط بلیغ بکار مے برد **فَإِنَّهُ يَسْلُكُ** یعنے پس تحقیق پروردگار من روانہ میکند **مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ** پیش دست آن رسول خواہ ملکی باشد خواہ رسول بشری و پیش دست قوت فکریہ و قوت وھمیہ و قوت خیالیہ اوست و طبایع و اخلاق حاضر الوقت **وَمِنْ خَلْفِهِ** یعنی و از پس پشت آن رسول خواہ ملکی باشد خواہ بشری و پس پشت علوم مخزونہ در حافظہ اوست و عادات و اخلاق متروکہ **رَصَدًا** چوکیداران را از جنس ملایکہ تا وقت آوردن وحی وگذشتن آن قوت فکریہ و وھمیہ و خیالیہ را سبقت کردن ندہند۔" الخ

اس **کلام** بلاغت نظام **مین** حضرت شاہ صاحب مرحوم نے استدلال منکرین الہام وکرامات اولیاء اللہ کا شافی جواب دیا اور بخوبی ثابت کر دیا ہے کہ اس آیۃ مین خدا تعالیٰ نے اپنے غیب پر بجز رسول کسیکو ایسے طور پر مطلع کرنے کہ اُسمین خطا و اشتباہ کا امکان ذرا نہ ہو اور اُسکے ساتھ فرشتون کا پہرہ چوکی بہی ہو کی نفی کی ہے۔ مطلق اطلاع غیب کی غیر رسول سے نفی نہین کی اور ایسی اطلاع غیب خدا کی طرف سے غیر رسول کے لئے جائز بلکہ واقع ہو چکی ہے۔ چنانچہ والدہ حضرت موسیٰ و خضر علیہ السلام کے لئے ہوئی۔

خاکسار (اڈیٹر) کہتا ہے۔ اس مقام مین ان تمثیلات کی تشریح ضروری ہے تا کہ عوام اہل حدیث جو فریق اول کے دام اعتزال مین پہنس رہے یا پہنسا چاہتے ہین۔ ان تمثیلات منصوصہ قرآنیہ سے واقف ہو کر ان کے دام سے رہائی پائین اور یہہ جان جائین کہ مطلق اطلاع غیب خاصہ انبیا نہین ہے خاص کر اطلاع بحفاظت وحراست انبیاء سے مخصوص ہے۔

حضرت موسیٰ کی والدہ کو غیب پر مطلع کرنے کا حال قرآن مین یون

© rasailojaraid.com

بیان فرمایا ہے۔ کہ ہمنے مادر موسیٰ کو یہہ الہام کیا (جب اسکو حضرت موسیٰ کے تولد پر

> واوحینا الی ام موسیٰ ان ارضعیہ فاذا خفت علیہ فالقیہ فی الیم ولا تخافی ولا تحزنی انا رادوہ الیک وجاعلوہ من المرسلین۔ (القصص ع ۱)

فرعون کے حاکم قتل کا ڈر لگا) کہ تو اسکو دودھ پلا۔ پہر جب تجھے (اسکی مارے جانیکا) ڈر لگے تو اسے (صندوق مین بند کرکے) دریا مین ڈالدے اور (اسکے ڈوب جانے یا فرعون کے ہاتہہ سے مارے جانیکا) خوف وغم نکر ہم اسکو تیرے پاس پہر لائینگے اور اسکو پیغمبر بنائینگے۔

اور حضرت خضر علیہ السلام کا حال اطلاع غیب قرآن مین یہہ بیان ہوا ہے کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتہہ کشتی مین سوار ہوئے تو انہون نے کشتی کے تختے کو اوکہاڑ دیا۔ پہر ایک بیگناہ لڑکے کو مار ڈالا۔ پہر ایک قوم کی گرنے والی دیوار کو کہڑا کر دیا۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان فعلون پر اعتراض کیا تو حضرت خضر نے اونکا سبب یون بتایا کہ وہ کشتی تو مسکینون کی تہی (جنکے ذریعہ سے) وہ دریا

> اما السفینۃ فکانت لمسٰکین یعملون فی البحر فاردت ان اعیبہا وکان وراءھم ملک یاخذ کل سفینۃ غصبا واما الغلام فکان ابواہ مومنین فخشینا ان یرھقھما طغیانا وکفرا فاردنا ان یبدلھما ربھما خیرا منہ زکوۃ واقرب رحما واما الجدار فکان لغلامین یتیمین فی المدینۃ وکان تحتہ کنز لھما وکان ابوھما صالحا فاراد ربک ان یبلغا اشدھما ویستخرجا

مین کام کیا کرتے مین نے اسکو (اس لئے) عیب ناک کرنا چاہا (کہ) اُنکے پیچہے سے ایک (ظالم) بادشاہ آرہا تہا جو سب (اچہی) کشتیونکو بیگار مین پکڑ لیتا تہا۔ وہ لڑکا (پیدایشی کافر تہا اور) اُسکے ماباپ مسلمان تہے مجہے خوف لگا کہ وہ (بڑا ہوکر) انکو گمراہی وکفر مین ڈال دیگا۔ مین نے (اسکو قتل کردینے سے) یہہ چاہا کہ خدا انکو اسکے بدلے اس سے بہتر ستہرا اور رحم والا فرزند عطا کرے۔ وہ دیوار

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کنزھما رحمۃ من ربک وما فعلتہ عن امری ذالک تاویل ما لم تسطع علیہ صبرا ۔ (الکہف ع ۱۰)

دو یتیم لڑکون کی تہی اور اسکے نیچے انکا خزانہ تہا اور انکا باپ نیک تہا خدا نے از راہ مہربانی رہیرے اس فعل سے یہہ چاہا کہ وہ دونو جوان ہوکر اپنا خزانہ نکالین یہہ جو کچھہ مینے کیا یا کہا اپنی رائے یا اختیار سے نہین کیا یعنی یہہ خدا کا حکم اور الہام تہا۔

ایک اور مثال (حضرت مریم کو غیب کی اطلاع دہی) ایسی ہی منصوص اور صریح قرآن مین موجود ہے جسکو شاہ صاحب نے اس مقام مین ذکر نہین کیا۔ اوسکا ذکر بہی بمقابلہ اس نقلی استدلال* مخالفین کے مناسب ہے۔

خدا تعالے نے سورہ **مریم** مین فرمایا ہے۔ کہ ہمنے مریم کی طرف اپنی روح الامین کو بہیجا وہ اوسکو پورے انسان کی صورت مین دکہائی دیا اوسنے کہا مین تجھہ سے خدا کی پناہ مین آئی اگر تجھے خدا کا ڈر ہے وہ بولا مین تو خدا ہی کا رسول ہون کہ تجھکو ایک ستہرا لڑکا دون وہ بولی مجھے لڑکا کیونکر ہوگا مجھے کسی بشر نے جایز طور پر ہاتہہ تہیز لگایا۔ اور نہ مین ناجایز فعل کرنے والی ہون اوسنے کہا ایسا ہی ہے بلا مس بشر تولد فرزند ہوگا۔ تیرا رب کہتا ہے یہہ امر بلا مس بشر لڑکا دینا مجھے آسان ہے اور تا کہ مین اوسکو لوگون کے لئے ایک نشانی قدرت اور اپنی طرف سے رحمت بناؤن یہہ امر ہوا ہوا ہے۔

فارسلنا الیھا روحنا فتمثل لھا بشرا سویا قالت انی اعوذ بالرحمن منک ان کنت تقیا قال انما انا رسول ربک لاھب لک غلاما زکیا قالت انی یکون لی غلام ولم یمسسنی بشر ولم اک بغیا قال کذالک قال ربک ھو علی ھین ولنجعلہ ایۃ للناس ورحمۃ منا وکان امرا مقضیا ۔ (مریم ع ۲)

* گو یہہ گروہ فریق اول کے استدلال سابق کی مقابلہ مین پیش نہین کی جاسکتی کیونکہ اسمین

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اِن تمثیلات ثلثہ کو پڑھ یا سنکر مسلمان پہر وقران کو اسمین شک باقی نہین رہ سکتا کہ خدا تعالی نے حضرت مریم علیہا السلام اور والدہ موسیٰ علیہ السلام کو (جو بالاتفاق نبی نہ تہین) اور حضرت خضر علیہ السلام کو (جو باتفاق جمہور علماء اسلام نبی نہ تہے۔ اور انکے رسول نہ ہونے مین توکلام ہی نہین۔) بعض غیب باتون کی اطلاع دی جس سے یقیناً وجزماً معلوم ہوگیا۔ کہ اس آیۃ متمسکہ مخالفین مین غیر نبی کے لئے مطلق اطلاع غیب کی نفی ہرگز مراد نہین کسی خاص وجہہ (یا قسم کی اطلاع غیب کی نفی مراد ہے۔ وہ وجہہ یا قسم وہ ہو جو شاہصاحب وغیرہ نے بیان کی ہے خواہ کوئی اور وجہہ (یا قسم) جسکو یہہ حضرات خود تجویز کرلین‡ بہرحال ظاہری اطلاق ہرگز مورد نفی نہین ہوسکتا۔

ان تمثیلات کی نسبت فریق اول کا خیال ومقال

اور

اُس کا ابطال

یہہ تمثیلات منصوصہ قرآنیہ قطعیہ یقینہ فریق اول کے خواص اور بعض عوام پہنچتی یا ننتیں پر

اوسنے غیر نبی کی طرف وحی خداوندی (اطلاع غیب پر مشتمل کیون نہ ہو) جایز رکہی ہر لہذا اس تمثیل کا اسی نقلی استدلال مخالفین کے مقابلہ مین پیش کرنا مناسب ہر جسمین غیر نبی کے لئے مطلق اطلاع غیب کی (بواسطہ فرشتہ ہو خواہ بلا واسطہ) نفی کی گئی ہے۔

‡ اس مین اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ وجہ بیان کردہ شاہصاحب یا کسی اور صاحب کی صحت کا بالخصوصیتہ ہمکو دعوی نہین ہمارا مقصود صرف یہہ ہے کہ اس آیۃ مین مطلق اطلاع دینے کی نفی ہرگز مراد نہین۔ اس مطلق نفی کو چہوڑ کر اسکی مراد جو چاہو سو ٹہرالو۔ ہمکو اس مقام مین بحث نہین۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تو باوجود ادعاء پیروی قرآن و ترک تقلید این و آن ناانصافی و سخن پروری سے ان **تمثیلات** کے **جواب** مین یہہ کہہ دیتے ہین کہ انہین غیر نبی کے لئے اطلاع غیبی پائی جاتی ہے تو یہہ **پہلی امتون کے لئے ہے** - اس امت محمدیہ کے اولیاء کہلانے والون کے لئے (جنکے الہامات سے ہمکو انکار ہے) ایسی اطلاع غیبی ان تمثیلات مین یا اور کہیں کہان پائی جاتی ہے - پہر اس امتہ کے اولیاء کو دعوی الہام غیبی کیونکر جائز ہے -

انکے اس مقال کا **مآل** و ماحصل یہہ ہے کہ ہمنے اپنے اوس انکار عام کو چہوڑا - اور یہہ مان لیا کہ مطلق اطلاع غیب خاصہ انبیاء نہین - غیر نبی کو بعض صورتون سے اطلاع غیب دیجاتی ہے - مگر یہہ شرف و منصب پہلی ہی امتون کو حاصل تہا - یہہ امتہ (محمدیہ مرحومہ) اس شرف و فیض الہی سے محروم و بے نصیب ہے اس امتہ مین صحابہ سے لیکر اسوقت کے اولیاء تک کوئی اُس شرف و منصب (جو ادر موسی یا حضرت مریم یا خضر علیہم السلام کو عطا ہوا تہا) لایق و اہل نہین گذرا -

ہر **چند** انکا یہہ خیال و مقال اس قابل نہ تہا کہ ہم اسکو نقل کرتے چہ جائیکہ اسکا جواب قلم مین لاتے کیونکہ اسمین پرلے سرے کی خفت اور اس امتہ مرحومہ کے اولیاء و اصفیا (صحابہ و تابعین وغیرہ ائمہ دین) کی اہانت پائی جاتی ہے **مگر** چونکہ انکا یہہ خیال و مقال پہلے سے عوام فریق اول مین شایع ہوکر صحیح تسلیم کیا گیا ہے - اسلئے مجبوراً و اضطراراً اسکا **جواب** دیا جاتا ہے -

بعد تسلیم اس امر کے کہ خدا تعالی بعض وجوہ سے اطلاع غیب غیر نبی کو بہی دیتا ہے اور یہہ امر پہلی امتون مین بشہادت قرآن پایا گیا ہے" - اس امتہ مرحومہ کے لئے اس شرف کے حصول پر ہمارے پاس کوئی **خاص** نص قرآن یا حدیث **نہ بہی ہو** تو ہمکو حصول اس شرف کے ثابت کرنے کے لئے ایک وہ **آیتہ** جسمین اس مرحومہ امتہ کو خیر امت ٹہرایا

کنتم خیر امتہ اخرجت للناس (آل عمران ع ۱۲)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

عن بہز عن ابیہ عن جدہ انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی قولہ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس قال انتم تتمون سبعین امۃ انتم خیرھا واکرمھا علی اللہ - ھذا حدیث حسن

(جامع ترمذی ص ۴۷۹)

گیا ہے اور ایک وہ حدیث جو اس آیت کی تفسیر ہے اور اسمین یہ تصریح ہے کہ تم نے (اے امت محمدیہ) ستر امتون کو پورا کیا ہے اور تم ان سب سے اللہ کی نزدیک بہتر اور بہت باعزت ہو **کافی دلیل** ہے ومع ہذا بالفعل ہم ایک خاص **روایت حدیث** حصول اس شرف کے ثبوت مین پیش کرتے ہین منکرین مخالفین اس حدیث کا ثبوت اس مدعا کے لئے ناکافی ہونا ثابت کرینگے تو ہم اس قسم کی بیسیون روایات کتب حدیث سے اور پیش کرینگے - انشاء اللہ تعالی

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی سے روایت ہی کہ ایک دن آپ

المحب الطبری عن عمرو بن الحارث قال بینما عمر یخطب یوم الجمعۃ اذ ترک الخطبۃ فنادی یا ساریۃ الجبل مرتین او ثلثا ثم اقبل علی خطبتہ فقال ناس من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ لمجنون ترک خطبتہ ونادی یا ساریۃ الجبل فدخل علیہ عبد الرحمن بن عوف وکان ینبسط علیہ فقال یا امیر المومنین تجعل للناس علیک مقالا بینما انت فی خطبتک اذ نادیت یا ساریۃ الجبل ای شی ھذا قال واللہ ما ملکت ذلک

مسجد نبوی مین منبر پر جمعہ کا خطبہ پڑھ رہے تھے کہ ناگاہ اثناء خطبہ مین آپ نے یہہ الفاظ فرمائے **"یاساریۃ الجبل"** یعنی اے ساریہ (یہہ ایک امیر لشکر ہے جسکو آپ نے سپہ سالار کرکے نہاوند[1] مین بھیجا تھا - اور وہ میدان جنگ مین بے موقعہ کھڑا ہوا تھا اور اُسکا یہہ بے موقعہ کھڑا ہونا خدا تعالی نے حضرت عمر کو غیب سے مشاہدہ کرا دیا تھا) پہاڑ کو پس پشت لے - لوگ آپ کے یہہ الفاظ سنکر متعجب و معترض ہوئے - تو نعوذ باللہ حضرت عبد الرحمن بن عوف نے آپ سے

[1] نہاوند کوہستان جبلیہ ہمدان مین ایک شہر کا نام ہے - قاموس

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حين رأيتُ سارية وأصحابه يقاتلون
عند جبل وعدوّ يؤمّون من بين أيديهم
ومن خلفهم فلم أملك أن قلتُ يا سارية
الجبل ليلحقوا بالجبل فلم تمض الأيام حتى
جاء رسولُ سارية بكتابه ان القوم
لقونا يوم الجمعة فقاتلناهم من
حين صلينا الصبح الى ان حضرت الجمعة
ودرّ حاجب الشمس فسمعنا صوت منادٍ
ينادي الجبل مرتين فلحقنا بالجبل فلم
نزل قاهرين لعدونا حتى هزمهم
الله تعالى۔

(ازالۃ الخفا حضرت
شاہ ولی اللہ)

استفسار حال کیا۔ آپ نے فرمایا
مین نے ساریہ اور اسکے ساتہہ والون کو ایک
پہاڑ کے پاس ایسے موقعہ پر کہڑے ہوئے
دیکہا کہ اون کے آگے پیچہے دونون
طرف سے دشمن آرہے تہے جسمین
انکی شکست کا خوف تہا تو مین یہہ بات
کہنے سے رک نہ سکا۔ پہر بہت دن نہ گذرے تہے
کہ ساریہ کا قاصد الکا خط لیکر پہنچا۔ جسمین
یہہ لکہا تہا کہ صبح سے جمعہ کے وقت تک
ہمارا دشمن سے مقابلہ رہا (اور میدان ہاتہہ
نہ آتا تہا) کہ ناگاہ ہمنے دو دفعہ یہہ پکار سنی
کہ اے ساریہ پہاڑ کو پس پشت لے
پس ہمنے پہاڑ کو پس پشت لیکر دشمن
کا یکسو ہوکر مقابلہ کیا تو خدا نے دشمن کو بہگا دیا۔
اس حدیث کو امام بیہقی و حافظ ابی نعیم نے دلائل النبوت مین لالکائی
نے شرح السنت مین دیر عاقولی نے اپنے فوائد مین ابن الاعرابی
نے کرامات الاولیاء مین خطیب
بغدادی نے رواۃ مالک مین
محب طبری و ابن مردویہ
ابو یعلی وغیرہ نے اپنی اپنی تصانیف
مین روایت کیا ہے۔ اور انسے اکابر محدثین

اخرج البیہقی وابو نعیم فی دلائل النبوۃ
واللالکائی فی شرح السنۃ والدیر عاقولی
فی فوائدہ وابن الاعرابی فی کرامات الاولیاء
والخطیب فی رواۃ مالک عن نافع عن
ابن عمر قال وجہ عمر جیشا وامر علیہم

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مہولاً یدعی ساریۃ فبینما عمر یخطب جعل
ینادی یاساریۃ الجبل ثلاثاً الحدیث
قال ابن حجر فی الاصابہ اسناد قصتہ
ساریۃ حسن۔
(تاریخ الخلفاء صفحہ ۱۲۴)

وتکلمین (متقدمین ومتاخرین) نے طبقۃً
بعد طبقۃً اپنی تصانیف مین (جیسے صاحب
مشکوٰۃ نے مشکوٰۃ مین حافظ
ابن حجر نے اصابہ مین امام سیوطی
نے تاریخ الخلفاء مین حضرت شاہ
ولی اللہ نے ازالۃ الخفا مین ملا علی قاری نے شرح فقہ اکبر مین علامہ
تفتازانی نے شرح عقاید مین) نقل کرکے اس سے استشہاد اور اسپر اعتماد
کیاہے۔ اور حافظ امام ابن حجر نے اصابہ مین اسکی اسناد کو حسن کہاہے۔ چنانچہ
امام سیوطی نے تاریخ الخلفا مین ان سے نقل فرمایاہے۔

اس حدیث مین ایک تو حضرت عمر فاروق کو خدا تعالی کا غیب پر اطلاع دینا پایاجاتاہے
جنہون نے اتنی دور سے صف جنگ کا معاینہ کرلیا۔ دوسرے حضرت ساریہ اور انکے
ساتھہ والون کو جنہون نے اتنی غیبوبت سے حضرت عمر فاروق کی آواز کو سن لیا۔

اب اس سے بڑھکر اس امتہ مرحومہ کے لئے حصول اس شرف پر شہادت دلیل
اور کیسی درکار ہے اور اس دلیل کے ثبوت و دلالت مین کسیکو کب جاء انکار ہے

اب تو فریق اول کا اپنے خیال سے دست بردار ہوناہی شرط انصاف وعلامت اتباع قرآن
وحدیث ہے مگر افسوس فریق اول کے بعض ناانصاف اس حدیث کو پڑھکر یا سنکر
بھی اپنے خیال سے دست بردار نہین ہوتے اور اس حدیث کی صحت یا دلالت مین کچھہ
نہ کچھہ (ربنے خواہ نہ بنے) کہدیتے ہین۔
✝
اس کے ثبوت مین تو وہ یہہ کلام کرتے ہین کہ یہہ حدیث ضعیف ہے“

✝ یہہ دعوے ہمنے اس فریق کے خواص سے نہین سنا۔ اور نہ ان کے رسالہ ابطال الہام

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور **دلالت** مین یہہ **کلام** کہ اس مین صرف صحابہ کی اطلاع غیب کا ثبوت پایا جاتا ہے غیر صحابہ (پچہلے اولیاء) کے الہامات و اطلاع مغیبات کا اس مین کہان ثبوت ہے۔

انکی اس کلام (دوم) کا ماحصل یہہ ہے کہ ہمنے صحابہ کی اطلاع غیبی کو بہی مانا۔ اور اس سے انکار کو بہی چہوڑ دیا اب ہمکو صرف ان سے پچہلے اولیاء کے الہامات و اطلاع مغیبات سے انکار ہے اور اسیکا ثبوت درکار ہے۔

انکے **دعوی ضعف** حدیث **کا جواب** تو ہمارے بیان سابق مین آچکا ہے کہ یہہ حدیث حسن ہے ضعیف نہین ہے اور شاید یہہ حضرات بہی (اگر انہین کچہہ سمجہہ وانصاف ہے) اس جواب کو دیکہکر پہر اس ضعف کا نام نہ لین۔

اور **دعوی خصوصیت صحابہ کا جواب** مولف براہین احمدیہ نے خود اپنی کتاب کے حصہ چہارم مین بصفحہ ۵۴۵ دیدیا ہے جسکا ماحصل[#] یہہ ہے کہ صحابہ سے پچہلے

مین دیکہا صرف ادن کے عوام کی زبان پر ہے۔ عرصہ تخمیناً پندرہ سال کا ہوا ہے کہ ہمنے اپنی وعظ مین اس حدیث کو ثبوت کرامات اولیاء اللہ مین پیش کیا تہا تو ایک ادنے مسلم (جو ہر گروہ فریق اول کا دست گرفتہ ہے) یہہ کہدیا تہا کہ یہہ حدیث ضعیف ہے انہون نے بہی ایک نو مسلم سے (کہ وہ بہی ان حضرات کا مقلد وگرویدہ ہے) یہہ دعوی کیا ہے۔ ہرچند یہہ دعاوی بڑے حضرت کی تعلیمات و افادات سے ہین ورنہ وہ بیچارہ عوام کیا جانین مگر جب تک حضرت اعلی بر ملا خود یہہ دعوی زبان پر یا قلم مین نہ لاوین اور اسکی ثبوت مین کسی محدث امام جرح و تعدیل کا قول پیش نہ کرین ہم اس دعوی کی طرف زیادہ التفات نہین کرتے اور عامیون سے خطاب مناسب نہین سمجہتے۔ حضرت اعلی خود دعوی ضعف حدیث مین تو مرد میدان نہین پہر ہے اسکا جواب سنین بیچارہ نو مسلم جاہلون کے کانون مین ایسی باتین پہونک دینا اور انپر دین کو مشتبہہ کرنا مردانگی کی بات نہین ہے۔

[#] اصل کلام مولف یہہ ہے نبوت کے عہد مین مصلحت ربانی کا تقاضا یہی تہا کہ جو غیر نبی ہے آنحضرت کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

پہلے اولیاء اللہ کے اس قسم کے الہامات کا ثبوت حضرت شیخ عبد القادر جیلانی کی کتاب فتوح الغیب اور شیخ مجدد الف ثانی کے مکتوبات کی جلد دوم میں موجود ہیں ان کتابوں کو ملاحظہ کرو تو معلوم ہو کہ یہ شرف (الہام غیبی) صحابہ کے بعد بھی اولیاء امتہ محمدیہ کو بطور وراثت عطا ہوتا چلا آیا ہے۔

الہامات نبی کے وحی کی طرح قلبند نہ ہوں تا غیر نبی کا نبی کے کلام سے تداخل واقعہ نہ ہو جائے لیکن اس زمانہ کے بعد جسقدر اولیاء اور صاحب کمالات باطنیہ گذرے ہیں ان سب کے الہامات مشہور ومتعارف ہیں کہ جو ہر یک عصر میں قلبند ہوتے چلے آئے ہیں اسکی تصدیق کے لئے شیخ عبد القادر جیلانی اور مجدد الف ثانی کے مکتوبات اور دوسرے اولیاء اللہ کی کتابیں دیکھنی چاہئیں کہ کس کثرت سے انکے الہامات پائے جاتے ہیں بلکہ امام ربانی صاحب اپنے مکتوبات کی جلد ثانی میں جو مکتوب پنجاہ ویکم ہے اسمیں صاف لکھتے ہیں کہ غیر نبی بھی مکالمات ومخاطبات حضرت احدیت سے مشرف ہو جاتا ہے اور ایسا شخص محدث کے نام سے موسوم ہے اور انبیا کے مرتبہ سے اوسکا مرتبہ قریب واقع ہوتا ہے ایسا ہی شیخ عبد القادر صاحب نے فتوح الغیب کے کئی مقامات میں اسکی تصریح کی ہے اور اگر اولیاء اللہ کے ملفوظات اور مکتوبات کا تجسس کیا جائے تو اس قسم کے بیانات ان کے کلمات میں بہت سے پائے جائینگے اور امت محمدیہ میں محدثیت کا منصب استقدر بکثرت ثابت ہوتا ہے جس سے انکار کرنا بڑے غافل اور بیخبر کا کام ہے اس امت میں آجتک ہزارہا اولیاء اللہ صاحب کمال گذرے ہیں جنکی خوارق اور کرامات بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح ثابت اور متحقق ہو چکی ہیں اور جو شخص تفتیش کرے اسکو معلوم ہوگا کہ حضرت احدیت نے جیسا کہ اس امت کا خیر الامم نام رکھا ہے ایسا ہی اس امت کے اکابر کو سب سے زیادہ کمالات بھی بخشے ہیں جو کسی طرح چھپ نہیں سکتے اور ان سے انکار کرنا ایک سخت درجہ کی حق پوشی ہے۔ براہین احمدیہ صفحہ ۵۴۶

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور ظاہر ہے کہ صحابہ سے پچھلے اکابر کے حالات کے لئے اسی قسم کا ثبوت کافی ہے
یہہ ضروری نہین ہے کہ پچھلے اکابر کے حالات و واقعات کو بھی قرآن و حدیث
ہی سے نکالے

اور اگر یہہ حضرات دایرہ ثبوت و دلایل کو تنگ کرین۔ اور پچھلے اولیاء کے حالات کا
ثبوت قرآن و حدیث ہی سے طلب کرین اور یہہ کہین کہ کس آیتہ یا حدیث مین آیا ہے
کہ شیخ عبد القادر جیلانی و مجدد الف ثانی کو فلان فلان الہام غیبی ہوا ہے
تو مین نہین جانتا کہ کوئی عاقل (ہندو ہو خواہ مسلمان یہودی ہو خواہ نصرانی برہمو ہو
خواہ آریہ) انکے اس سوال کو مستحق جواب قرار دے۔ لہذا مناسب ہے کہ یہہ حضرات
ایسا سوال کرنے سے شرماوین اور اہل اسلام یا اقوام غیر کو نہ ہنساوین۔

اس بحث سے ثابت ہوا کہ تمثیلات ثلثہ قرآنیہ جنمین غیر نبی کا بعض
مغیبات پر خدا تعالی کی طرف سے مطلع ہونا پایا جاتا ہے بلا مزاحمت ثابت ہین۔ اور ان
تمثیلات کے نسبت فریق اول کا یہہ خیال کہ وہ پہلی امتون سے مخصوص ہین یا یہہ عذر کہ اس
امتہ محمدیہ یا خاص کر صحابہ سے پچھلے اولیاء کی اطلاع غیب پر اسلام مین کوئی شہادت پائی
نہین جاتی صحیح نہین۔ اور ان تمثیلات اور انکی نظایر سے جو امتہ محمدیہ مین پائی جاتی ہین
یقیناً و قطعاً معلوم ہوتا ہے کہ آیتہ متمسکہ فریق اول مین غیر رسول کے لئے اطلاع غیب
کی نفی مطلقاً ہرگز مراد نہین اور استدلال نقلی فریق اول اس آیتہ سے
بتقلید جار اللہ زمخشری معتزلی باطل ہے۔

استدلال عقلی (عوام فریق اول) بھی معتزلہ ہی کا استدلال ہے جو انہون
نے عموماً (الہام وغیرہ) کرامات اولیاء کی نفی مین پیش کیا ہے اور وہ کتب کلامیہ
(شرح مواقف شرح عقاید۔ شرح فقہ اکبر۔ تمہید سالمی وغیرہ)
مین منقول ہے۔ اور اسکا جواب بھی ان کتب مین موجود ہے۔ ہم اس مقام مین

© rasailojaraid.com

ان کتابون کی اصل عبارات معہ حاصل مطالب جو اس استدلال کے علاوہ فریق اول کے اور وساوس وخیالات کے جواب پر بھی مشتمل ہین نقل کرتے ہین۔

شرح مواقف مین لکھا ہے مقصد نہم اس بیان مین ہے کہ کرامات اولیاء

المقصد التاسع فی کرامات الاولیاء
وانہا جایزۃ واقعۃ - اما جوازہا
علی اصولنا فہو ان وجود الممکنات
مستند الی قدرتہ الشاملۃ ولا یجب
غرض فی افعالہ ولا شک ان الکرامۃ
امر ممکن اذ لیس یلزم من فرض وقوعہا
محال واما وقوعہا فلقصۃ مریم حیث
حبلت بلا ذکر ووجد الرزق عندہا
بلا سبب وتساقط علیہا الرطب من النخلۃ
الیابسۃ وجعل ہذہ الامور معجزۃ لزکریا
او ارہاصا لنبوۃ عیسی صلوۃ اللہ علیہما
مما لا یقدم علیہ منصف وقصۃ آصف
وقصۃ اصحاب الکہف وشی منہا لم یکن
معجزا لفقد شرطہ ومن انکر الکرامۃ
احتج بانہا لا تتمیز عن المعجزۃ فلا تکون
المعجزۃ دالۃ علی النبوۃ وینسد باب
اثباتہا والجواب انہا تتمیز بالتحدی
مع ادعایہ النبوۃ فی المعجزۃ وعدمہ

(جنمین الہام غیبی بہی داخل ہے) جایز (ممکن) اور واقع ہین - اسکا جواز تو ہمارے (اہلسنت کے) ان اصول سے ثابت ہے کہ جو امر ممکن ہو اسپر خدا قادر ہے اور خدا کے کسی فعل مین اسکی ذاتی غرض ضروری نہین اور یہہ ظاہر ہے کہ کرامت امر ممکن ہے کیونکہ اسکا وقوع فرض کرنے سے کوئی محال لازم نہین آتا ہے اور اسکا وقوع حضرت مریم علیہا السلام کے ان حالات سے کہ وہ بغیر مرد کے حاملہ ہوگئی اور اُسکے پاس رزق غیبی پہنچا اور خشک درخت خرما سے اُسپر کہجورین گر اپڑی گئین ثابت ہے۔ (ان امور کو حضرت زکریا کا معجزہ یا نبوت عیسی علیہ السلام کے لئے ارہاص (یا پیشگی معجزہ) قرار دینا ایسا امر ہے کہ کوئی منصف اسپر متوجہ نہین ہوسکتا) اور قصہ آصف اور قصہ اصحاب کہف سے بہی انکا وقوع ثابت ہے۔ ان امور سے معجزہ کوئی نہ تہا - کیونکہ معجزہ کی شرط

* مہر گروہ فریق اول کے بعض دست گرفتہ لوگون سے ہمنے یہی سنا ہے یہ لوگ اسکی جواب کو جو اس مقام مین اور بصفحہ (۲۱۶) ہے بغور پڑہین۔

© rasailojaraid.com

التحدی مع ذالک الادعاء فی الکرامتہ

(شرح مواقف صفحہ)

(جسکا ذکر عنقریب آتا ہے) اسمین پائی نہین گئی۔ جو لوگ کرامات کے منکر ہین وہ یہہ دلیل پیش کرتے ہین کہ کرامتہ معجزہ کی شکل واقع ہو تو اسمین اور معجزہ مین فرق نہین ہو سکتا اس صورت مین معجزہ دلیل نبوت نہین رہتا اور اثبات نبوت کا دروازہ بند ہو جاتا ہے اسکا جواب یہہ ہے کہ معجزہ اور کرامتہ مین فرق یہہ ہے کہ معجزہ مین دعوی نبوت کے ساتھہ تقابلہ کا مطالبہ ہوتا ہے اور یہہ امر کرامت مین نہین ہوتا یعنی اسمین ولی اپنی نبوت کا دعوی کر کے بالمقابلہ کرامتہ نہین دکہاتا اور نہ اسکا معارضہ چاہتا ہے۔

اور شرح عقاید نسفی مین ان تمثیلات وقوع کرامتہ کے علاوہ بعض اولیاء اللہ کا پانی پر چلنا اور ہوا مین اڑنا اور بعض اولیاء سے حیوانات اور جمادات کا کلام کرنا اور حضرت عمر فاروق کا صف جنگ ساریہ کو غیب سے مشاہدہ کرنا اور حضرت خالد کا زہر کہانے سے ضرر نہ پانا اور حضرت فاروق کے فرمان سے دریائے نیل کا جاری ہونا وغیرہ نقل کر کے انکے مقابلہ مین اس استدلال معتزلہ کو نقل کیا اور اسکا جواب یہہ دیا ہے کہ ولی کے ہاتھہ پر کرامت کا

لما استدلت المعتزلۃ المنکرۃ لکرامتہ الاولیاء بانہ لو جاز ظہور خوارق العادات من الاولیاء لاشتبہ بالمعجزۃ ولم یتمیز النبی من غیر النبی اشار الی الجواب ویکون ذلک الظہور ای ظہور الخوارق من الولی الذی ہو من احاد الامتہ معجزۃ للرسول الذی ظہرت ہذہ الکرامتہ لواحد من امتہ لانہ یظہر بہا انہ ولی ولن یکون

ظاہر ہونا اسکے پیشوا نبی کا معجزہ ہے اسی کرامتہ سے اسکا ولی ہونا ظاہر ہوتا ہے کیونکہ ولی وہی شخص ہے جو نبی کی اطاعت کا اقرار کرے اور اگر یہہ ولی خود اپنی نبوت کا دعوی کرے تو یہہ ولی ہو ہی نہین سکتا اور نہ اس کے ہاتہہ پر کرامت ظاہر ہو سکتی ہے۔

حاصل یہہ کہ امر خلاف عادت جو ہو وہ نبی کا معجزہ ہے۔ خود اس سے صادر ہو

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

محققاً فی دیانته و دیانته الاقرار بالقلب واللسان برسالة رسوله مع الطاعة له فی اوامره ونواهیه حتی لو ادعی هذا الولی الاستقلال بنفسه وعدم المتابعة له لم یکن ولیاً ولم یظهر ذالک علی یده - والحاصل ان الخارق للعادة هو بالنسبة الی النبی معجزة سواء ظهر من قبله او من قبل احاد امته - وبالنسبة الی امته کرامة لخلوه عن دعوی نبوة من ظهر ذلک من قبله

(شرح عقاید)

خواہ اُسکی امت سے اور وہی امر امتہ کی نسبت کرامتہ ہے معجزہ اسلیئے نہیں کہ جس سے وہ صرز د ہوتا ہے اُسکی طرف سے اپنی نبوت کا دعوی پایا نہیں جاتا -

اسکے بعد شرح عقاید مین معجزہ اور کرامتہ مین وجوہ فرق بیان کی ہین ہمنے بنظر اختصار اور نیز اس خیال سے کہ بعض وجوہ فرق کا بیان اور کتب خصوصاً شرح فقہ اکبر کی عبارات مین اچھے طور پر ہوا ہے - پوری عبارت شرح عقاید کو نقل نہین کیا -

یہی جواب **تمہید ابو شکور سالمی** مین معتزلہ کی اس استدلال کا دیا ہے

والذی یدل علی صحة هذا هو ان الکرامة لو لا یجوز اثباتها للاولیاء فلا یجوز اثباتها للانبیاء لان النبی قبل الوحی وقبل ظهور النبوة یکون ولیاء عند الناس وان کان نبیاً عند الله ویجوز اثبات الکرامة لهم قبل ظهور نبوته کما کان لنبینا علیه السلام وکان لابراهیم وموسی وعیسی وغیرهم من الانبیاء علیهم السلام فقبل الوحی والنبوة یسمی عند الناس ولیاً فلو لا یجوز

پھر اسکے معارضہ ومقابلہ مین مذہب اہلسنت پر یہہ استدلال قایم کیا ہے کہ اگر اولیا کی لئے اثبات کرامتہ جایز نہو تو نبی کے لئے بھی کرامات کا اثبات جایز نہوگا - کیونکہ نبی دعوی نبوت سے پہلے لوگون مین ولی ہی کہلاتا ہے اور قبل نبوت اسکی کرامات کا ظاہر ہونا ممکن ہے چنانچہ آنحضرت وحضرت ابراہیم وحضرت موسی وغیرہ سے کرامات ظاہر ہوئی ہین - پس اگر ولی کے لئے اثبات کرامات جایز

© rasailojaraid.com

اثبات الکرامۃ للولی فلا یجوز اثباتہ للنبی قبل الوحی فیکون فیہ نفی الکرامۃ عن النبی صلعم وھو محال۔ الی ان قال قبل الدعوی لایجب الفرق بین النبی والولی عند الناس ولا یجب الایمان قبل الدعوی واذا ادعی فلا تبقی شبہۃ فلا یلزم

(تمہید سالمی)

نہ ہو تو قبل از وحی نبی کے لئے بھی جایز نہ ہوگا۔ اس نیز آنحضرت کی کرامات کا قبل از وحی سرزد نہ ہونا لازم آتا ہے جو محال ہے یہہ کہکر فرمایا ہے کہ قبل دعوی نبوت نبی اور ولی مین فرق ضروری نہین اور نہ نبی پر قبل دعوی نبوت ایمان لانا واجب ہے اور جب دعوی نبوت ہوگا تو اس سے خود شبہ جاتا رہیگا۔ پس کرامت کا معجزہ مین شبہ ڈالنا ثابت نہ ہوا۔

ملا علی قاری نے شرح فقہ اکبر مین تمثیلات منقولہ سابق نقل کر کے کہا ہے

ثم ظاھر کلام الامام الاعظم فی ھذا المقام موافق لما علیہ جمھور العلماء الاعلام من ان کل ما جاز ان تکون کرامۃ لولی لافارق بینھما الا التحدی خلافا للقشیری ومن تبعہ کابن السبکی حیث قال لا الانحو ولد دون والد وقلب جماد بھیمۃ فلا تکون کرامۃ ھذا۔ والکتاب والسنۃ ینطق بظھور الکرامۃ من مریم وصاحب سلیمان۔ واما ما قیل من ان الاول ارھاص لنبوۃ عیسی علیہ السلام او معجزۃ لزکریا والثانی معجزۃ لسلیمان علیہ السلام فمدفوع بانا لا ندعی

کہ ظاہر کلام امام اعظم رح اس مقام (فقہ اکبر) مین جمہور علماء کے موافق ہے کہ جو امر خارق عادت بطور معجزہ نبی کے لئے جایز ہے وہ بطور کرامت ولی کے لئے جایز ہے معجزہ اور کرامت مین بجز تحدی کوئی فرق نہین ہے۔ اسمین امام قشیری اور اسکے تبع ابن السبکی کو اختلاف ہے وہ کہتے ہین اس قسم کی کرامتہ کہ بدون باپ بیٹا تولد ہو یا پتھر کا جانور بن جائے ولی سے سرزد نہین ہو سکتی اس قسم کے سوا اور کرامات کا سرزد ہونا جایز ہے اور قرآن وحدیث ظہور کرامات اولیاء) حضرت مریم

[illegible]

الاجواز الخوارق لبعض الصالحین
غیر مقرون بدعوی النبوة ولا یضرنا
تسمیته ارهاصًا او معجزة لنبی هو من امته
سابقًا او لاحقًا وسیاق القصة والاسئلة
سؤال عن الکیفیة والحاصل ان الامر
الخارق للعادة فهو بالنسبة الی النبی
معجزة سواء ظهر من قبله او من قبل امته
لدلالته علی صدق نبوته ورسالته فبهذا
الاعتبار جعل معجزة له والا فحقیقة المعجزة
ان تکون مقارنة التحدی علی ید المدعی
وبالنسبة الی الولی کرامة الی ان ذکر
خوارق اعداء الله (فرعون ودجال)
ثم قال انما قضاء حاجات لا کرامات
ثم قال واعلم ان ظهور خوارق العادة
بطریق الموافقة علی ید الکاذب جائز دون
المتنبی لان ظهورها علی ید المتنبی
یوجب انسداد باب معرفة النبی واما
ظهورها علی ید الکاذب لا یوجب انسداد
باب معرفة الله لان کل عاقل یعرف
ان المدعی المشتمل علی دلالات الحدوث
وسمات النقص لا یکون الها وان

لیدل علی انه اذا کان هذا ادعی دعوی النبوة ولم یکن الدال علی الرسالة المتقدم

اور آصف سے صاف ناطق ہین۔ ان کرامات
کی نسبت جو کہا گیا ہے کہ پہلے (کرامت
حضرت مریم) حضرت عیسی علیہ السلام
کی نبوت کا پیشگی معجزہ تہا یا حضرت زکریا
علیہ السلام کا معجزہ۔ اور دوسری کرامت
(آصف) حضرت سلیمان کا معجزہ تہا۔ اسکا
جواب† یہہ ہے کہ یہہ تو صرف یہہ دعوی ہر
کہ امر خارق عادت جسکے ساتہہ دعوی نبوت
نہو نبی کے سوا اور صالحین سے سرزد
ہونا جایز و ممکن ہے اسکو کوئی ارہاص یا
معجزہ اس نبی کا جسکی امت سے وہ سرزد
ہوا ہے (نبی پہلا ہو خواہ پچہلا) کہے
تو ہمارے دعوی کو اس سے کچہہ نقصان
نہین پہنچتا۔ اور قصہ کی روانگی (بیان)
سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ بوقت ظہور خوارق
مریم یا آصف کسیکی نبوت کا دعوی نہین
کیا گیا۔ بلکہ حضرت زکریا کو تو خوارق حضرت
مریم کا علم بہی نہین تہا ورنہ آپ اسکی کیفیت
نہ پوچہتے۔ حاصل یہہ کہ امر خلاف عادت
نبی کے حقمین معجزہ ہے اس سے ظاہر
ہو خواہ اسکی امت سے۔ کیونکہ وہ نبوت

† دیکہو نوٹ صفحہ ۲۱۲۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

یراد منہ الف خارق للعادۃ۔ (شرح فقہ اکبر) نبی کی صداقت پر شہادت دیتا ہے اسی لحاظ سے اسکو معجزہ کہا گیا ہے ورنہ حقیقت مین تو معجزہ وہ ہوتا ہے جسکے ساتھہ دعوی نبوّت اور تحدّی (طلب معارضہ) مقرون ہو۔ اور وہی امر خلاف عادت ولی کے حق مین کرامت ہے اسکے بعد ملا علی قاری نے امور خلاف عادت اعداء دین فرعون و دجّال وغیرہ کو ذکر کیا اور انمین اور معجزات انبیا مین یہہ فرق بتایا کہ خوارق اعداء دین کو کرامت نہین کہا جاتا۔ ان لوگون کی حاجت روائی کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ جس سے مقصود ان لوگون کی اہانت و عقوبت ہے پھر فرمایا کہ یہہ جان رکھو کہ اعداء دین سے جو مدعی الوہیت ہوں اسکے ہاتھہ سے ایسے خوارق عادت کا ظاہر ہونا جایز ہے نہ اُس شخص کے ہاتھہ سے جو خود بخود نبی بن بیٹھے یہہ اسلئے کہ ناحق مدعی نبوت کے ہاتھہ پر ایسے امور ظاہر ہون تو سچے نبی کی نبوت کے پہچان کا دروازہ بند ہو جاتا ہے اور اسمین اور جھوٹے نبی کے امر خارق عادت مین فرق معلوم نہین ہوتا۔ اور مدعی الوہیت سے امر خارق عادت ظاہر ہو تو خدا تعالے کی ربوبیت کی پہچان کا دروازہ بند نہین ہوتا۔ کیونکہ جھوٹے مدعی الوہیت کا جھوٹ اسکے حال سے کہ وہ حادث (نو پیدا) ہے اور اسمین علامات نقصان و عجز (کھانا پینا جگہ کا محتاج ہونا وغیرہ) پائے جاتے ہین ظاہر ہو جاتا ہے خواہ اس سے ہزار امر خارق مشاہدہ مین آوے۔

ان تقریرات و عبارات مین عقلی استدلال فریق اول کا جواب مع زواید و فواید ادا ہوا اور بخوبی ثابت ہو گیا کہ ولی کا الہام غیبی یا اسکی اور کرامات وہبی الہام انبیاء اور ان کے اور معجزات مین شبہ انداز نہین ہین۔ بلکہ اور موید اور منکرون کے لئے تازہ شواہد و نظایر مین۔ خصوصاً ایسے شخص کے الہامات و کرامات جو اُن کو اپنے نبی کی نبوت کی تایید و شہادت مین پیش کرے اور منکرین الہام نبی کو اُسکے نظایر دکھائے اور بصد زبان یہہ کہے کہ یہہ سب برکات میرے نبی افضل الرسل کی متبع اور خادم ہونیکا صدقہ ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور ایسی کے کرامات و معجزات چنانچہ مولف براہین احمدیہ سے واقع ہوا ہے*۔

مقالات و استدلالات فریق اول کا جواب تمام ہوا۔ اب فریق دوم (لودھیانہ کے مکفرین) کا جواب وخطاب شروع ہوتا ہے۔

جواب استدلال (وجہ انکار) فریق دوم

فریق دوم کی استدلال کا ماحصل یہ ہے کہ مولف براہین احمدیہ نے اپنے آپ کو بہت سی آیات قرآن کا جو حضرت محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) و آدم و عیسی و ابراہیم علیہم السلام کے خطاب میں وارد ہیں اور آنہ الجمد گیارہ آیات بذیل وجہ انکار فریق دوم بصفحہ ۱۶۱ منقول ہو چکی ہیں) مخاطب و مورد نزول ٹھہرایا ہے۔ اور ان کمالات کا جو انبیاء سے مخصوص ہیں (جیسے وجوب اتباع۔ نزول قرآن۔ وحی رسالت فتح مکہ حوض کوثر۔ زندہ آسمان کی طرف اٹھایا جانا وغیرہ) محل قرار دیا ہے۔ اس سے مفہوم ہوتا ہے کہ مولف براہین احمدیہ کو در پردہ نبوت کا دعوی ہے

اسکے جواب دو ہیں۔ اول یہہ کہ مولف براہین احمدیہ نے ہرگز یہہ دعوی نہیں کیا کہ قرآن میں ان آیات کا مورد نزول و مخاطب میں ہوں اور جو کچھہ قرآن یا پہلی کتابوں میں محمد رسول اللہ صلعم و عیسی و ابراہیم و آدم علیہم السلام کے خطابات میں خدا نے فرمایا ہے اس سے میرا خطاب مراد ہے اور نہ یہہ دعوی کیا ہے کہ جو خصوصیات و کمالات ان انبیاء میں پائی جاتی ہیں۔ وہ مجھہ میں پائی جاتی ہیں۔ کلا و اللہ ثم باللہ ثم تاللہ اس کتاب میں یا خارج مولف نے یہہ دعاوی نہیں کئے۔ اور ان کو کامل تقیض

---

* اسکی کتاب کا صفحہ ۲۴۲ و صفحہ ۴۸۸ و صفحہ ۴۹۹ و صفحہ ۵۲۱ و صفحہ ۵۵۸ وغیرہ کو ملاحظہ میں لاؤ اور قیامت کو حساب کو ایمان کو قرآن کو پیش چشم رکہہ کر خلاف واقع سوء ظن سے باز آؤ۔

© rasailojaraid.com

اور صاف اقرار ہے کہ قرآن اور پہلی کتابوں مین ان آیات
مین مخاطب و مراد وھی انبیا ہین جنکی طرف انہین خطاب ہے
اوران کمالات کے محل وھی حضرات ہین جنکو خدا تعالے نے
ان کمال کا محل ٹھرایا ہے۔

اپنے اوپر اون آیات کے الہام یا نزول کے دعوی سے ان کی مراد (جسکو وہ صریح الفاظ سے خود ظاہر کر چکے ہین ہم اپنی طرف سے اختراع نہین کرتے) یہہ ہے کہ جن الفاظ یا آیات سے خدا تعالے نے قرآن یا پہلی کتابون مین انبیا علیہم السلام کو مخاطب فرمایا ہے ان ہی الفاظ (یا آیات) سے دوبارہ مجھے بھی شرف خطاب بخشا گیا ہے پر میرے خطاب مین ان الفاظ سے اور معانی مراد رکھے ہین جو معانی مقصود قرآن اور پہلی کتابون سے کچھہ مغایرت اور کسیقدر مناسبت رکھتے ہین اور وہ معانی ان معانی کے اظلال و آثار ہین۔

تمثیلات

آیۃ نمبر ا (منجملہ آیات پیش کردہ فریق ثانی) کے معنی قرآن مین وہ یہی سمجھے ہین کہ یہہ آیۃ انحضرت کے خطاب مین ہے اور اسمین آنحضرت کا اتباع امت پر واجب کیا گیا ہے۔ اور جب ان ہی الفاظ سے خدا نے آپکو ملہم و مخاطب کیا تو ان الفاظ مین (نہ قرآن مین) وہ اپنے آپ کو مخاطب سمجھتے ہین اور اپنے اتباع سے اتباع* آنحضرت صلعم مراد قرار دیتے ہین چنانچہ بصفحہ ۲۵۰ کتاب اُن الفاظ ملہمہ کا ترجمہ ان الفاظ سے فرماتے ہین کہ اگر تم خدا سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو یعنے اتباع رسول مقبول کرو۔ تا خدا تمسے بھی محبت کرے۔

---

* یہی اتباع محمدی وہ اپنے اتباع سے اس اشتہار کے (جسکی بیس ہزار کاپی چھپواکر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور آیة نمبر ۲ کے قرآن مین تو وہ یہہ معنی سمجھتے ہین کہ اسمین قرآن مجید کی نسبت مشرکان کی قول کی حکایت ہے کہ وہ دو بستیون (مکہ اور طایف) مین سے کسی سردار آدمی پر کیون نہ اُترا اور جب ہی ان الفاظ سے خدانے اونکو ملہم و مخاطب فرمایا تو (اسمین انہ قرآن مین) امر منزل سے وہ اپنے الہام کو مراد خداوندی سمجھتے ہین (یہی وجہ ہے کہ انکے الفاظ مین لفظ منزل کے بعد لفظ قرآن واقع نہین ہوا جیسا کہ قرآن کی آیة مین ہے اور اسکے مطابق آیات پیش کردہ فریق ثانی کے ضمن مین نقل ہوا) اور دو شہرون سے کوئی اور دو شہر (مثلاً لدہانہ اور امرتسر) اور سردار آدمی سے کوئی مولوی فاضل (جیسے سرگروہ فریق اول وثانی) مراد قرار دیتے ہین چنانچہ بصفحہ ۵۰۴ ان الفاظ ملہمہ کا ترجمہ ان لفظون سے کرتے ہین "اور کہینگے کہ کیون نہین یہہ (انکا الہام) اُترا کسی عالم وفاضل پر اور شہرون مین سے" الخ۔

اور آیة نمبر ۵ کے قرآن مین تو وہ یہی معنی سمجھتے ہین کہ وہ آنحضرت کی خطاب مین نازل ہوئی ہے اور اسمین آپ سے پہلے رسولون کا حال بیان ہوا ہے۔ اور جسمین آپ کی رسالت کی طرف بہی اشارہ ہے۔ (باقی آیندہ)

ہندوانگلنڈ مین انہون نے شایع کرنی چاہی ہے) ۱۰ سطر مین مراد رکہتے ہین۔ جو لوگ مولف کی اصل کتاب کو نہین دیکہتے وہ اس اشتہار کے اس جملہ کہ "اُسکے (یعنی مولف کے) قدم پر چلنا موجب نجات وسعادت وبرکت اور اسکے برخلاف چلنا موجب بُعد وحرمان ہے" سے یہی مولف کا دعوی نبوت نکالتے ہین اور یہہ خیال نہین کرتے کہ مولف کس چال مین اپنی پیروی کو موجب نجات اور اسکے خلاف کو موجب بُعد کہتا ہے وہی آنحضرت کی چال جسپر چلنے کا مولف کو دعوی ہے یا اسکی اپنی ذاتی خیالی چال۔ معترضین اصل کتاب نہ سہی اسی اشتہار کے اس فقرہ سے پہلے ۲

۲ سطر ۱۷ کے ان الفاظ کو کہ مولف کو محض بہ برکت متابعت حضرت خیر البشر وافضل الرسل ﷺ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اشاعۃ السنّہ نمبر (۸) جلد (۷)

مضامین عبیر

مشیر قیصر کے مناظرات کی نسبت فیصلہ کا بقیہ

(امر سوم متنازعہ فیہہ) جناب اڈیٹر صاحب اخبار مشیر قیصر نے اپنے پرچہ نمبر ۲ جلد ۸ مورخہ ۸ - جنوری ۱۸۸۳ء مین یہہ دعوی کیا ہے کہ یہہ جو توبہ نامہ اسی پرچہ مشیر مین طبع ہوا ہی اور ہندوستان مین بذریعہ اشتہارات و اخبارات شہرت پا رہا ہے حقیقت مین مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب نے اسکو مکہ معظمہ مین لکھا ہے اور دلیل یہہ ہے کہ اکثر حجاج کے خطوط و بیانات اسکے مصدق ہین -

اسطرف ابو سعید محمد حسین صاحب فاضل لاہوری اس توبہ نامہ کو جعلی تبلاتے ہین اور بیان و خطوط حجاج کا یہہ جواب دیتے ہین کہ جنہون نے یہہ جعل بنایا یا بنانے مین انکے شریک رہے ہی اسکے مصدق ہین یہہ لوگ مولانا ممدوح کے دشمن مخالف بلکہ مدعی ہین انکی شہادت مولانا ممدوح کے حق مین ناجایز ہے دشمن ہونیکے وجوہات فاضل ممدوح نے اشاعۃ السنہ نمبر ۱ جلد ۶ مین طول و طویل لکھے ہین جو قرین قیاس معلوم ہوتے ہین -

فاضل ممدوح جعلی ہونے توبہ نامہ اور نامعتبری بیان و خطوط مصدقین توبہ نامہ پر بہت سے دلایل پیش کرتے ہین منجملہ انکے (۱) بہت سے عالم مہاجر حاجی متقی پرہیزگار اس توبہ نامہ اور بیان مصدقین توبہ نامہ کی تکذیب کرتے ہین (۲) جعلی توبہ نامہ کے مصدقین کا باہم اختلاف پانچ امور مندرجہ اشاعۃ السنہ نمبر ۱ جلد ۶ مین ثابت کرتے ہین (۳) توبہ نامہ کی کارروائی کو خلاف قانون عدالت و خلاف رابطہ یگانگت برٹش گورنمنٹ و دولت عثمانیہ ثابت کیا ہے - (۴) ان کارروائیون کا خلاف عقل ہونا ثابت کیا ہے - (۵) توبہ نامہ کے الفاظ خلاف قواعد عربی ثابت کئے ہین جس سے کسی اہل علم کا لکھا ہوا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

توبہ نامہ ثابت نہین ہوتا۔ (۶) توبہ نامہ کا مضمون بے معنی و خلاف مقصود ہے جسکو زور و شور سے ثابت کیا ہی۔ (۷) توبہ نامہ پر کسی عدالت کی مہر یا حاکم کے دستخط نہین ہین (۸) توبہ نامہ مخالف ہے اس روبکار پاشا مکہ معظمہ کے جسپر پاشا موصوف کی مہر ہے جسکا فوٹوگراف ہندوستان مین منگایا گیا جو کبھی غلط نہین ہو سکتا ہے (۹) مخالفین نے اصل توبہ نامہ یا اسکی فوٹوگراف کا مطالبہ فرمایا ہے اور درصورت آجانیکے نصف خرچ اسکا فاضل ممدوح نے اپنے ذمہ لیا ہے اور اپنے شیخ سید محمد نذیر حسین صاحب کی حامی و ناصر ہونے سے انکار کیا ہی۔ (۱۰) جنکی نسبت توبہ نامہ کا لکھنا بیان کیا ہی (یعنے سید محمد نذیر حسین صاحب) وہ اس توبہ نامہ کے لکھنے سے مطلق انکار کرتے ہین۔

اب ہم **دلایل** فریقین پر **نظر** کرتے ہین

اڈیٹر صاحب کی دلیل بسبب اختلاف بیان راویون اور مخالف و دشمن ہونے سے مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب کے قابل تسلیم نہین۔ کیونکہ مخالف کی گواہی نامعتبر ہے اسیطرح فاضل ممدوح کی دلیل اول بہی اسی علت سے قابل قبول نہین۔

تنبیہ

اس بیان مین ایک فریق (گواہان واقعہ) غلط گو ہے۔ جائے عبرت ہے و محل حیرت ہی کہ یہہ معاملہ اقوام غیر سنتے ہونگے کہ خاص اپنے متبرک و مقدس معبد مکہ معظمہ مین ایسے ایسے فاضل و عالم جہوٹہہ بولین تو مسلمانون کی دیانت و ایمانداری کو یہہ کیا سمجہتے ہونگے اگر اب بہی مسلمان نہ سمجہین تو اونکو خدا سمجہاوے۔

آمدم برسر مطلب رہی فاضل ممدوح کی **نو دلایل** وہ حقیقت مین مدلل و مبرہن ہین کہ انکا جواب نہ تو اوڈیٹر صاحب نے دیا اور نہ کسی اونکے معاون نے دیا اور نہ ہمارے خیال مین آتا ہے حقیقت مین یہہ دلایل لاجواب **قابل** تسلیم ہین اگر ہم اُن کو نہ مانین تو ہمسا ناانصاف و متعصب کون ہوگا۔

انہین آخر **تین** دلایل بہت ہی **قوی** ہین جنہین کسی طرح کا شبہ و احتمال نہین آسکتا ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دلیل ہشتم میں اختلاف روبکار مکہ معظمہ اور توبہ نامہ میں جو بیان ہوا ہے بہت صحیح ہے روبکار اس توبہ نامہ کو صاف رد کر رہا ہے مضمون روبکار حاکم مکہ معظمہ جو بنام حاکم مدینہ منورہ لکھا تھا یہہ ہے۔ "مولوی محمد نذیر حسین صاحب کے ہموطنوں نے اُنپر تہمت اعتزال لگائی تہی جس کے بعد تحقیقات وہ بری نکلی"۔ اگر مولانا ممدوح نے توبہ کی ہوتی یا توبہ نامہ لکھا ہوتا تو یہہ مضمون روبکار کا ہرگز نہ ہوتا بلکہ یہہ لکھا ہوتا کہ انہوں نے اپنی وہابیت یا اپنے اعتزال سے توبہ کی اُن پہ مواخذہ نہ ہو۔

دلیل نہم اس سے زیادہ قوی ہے اگر توبہ نامہ کا کچھہ بہی وجود ہوتا تو اڈیٹر صاحب یا اُسکے معاون و انصار ضرور اصل یا اُسکی فوٹوگراف کو منگواتے اور شایع کرتے جیسا کہ روبکار پاشا مکہ مکرمہ کا فوٹوگراف اہل حدیث نے شایع کیا ہے۔

دلیل دہم سب سے زیادہ واضح ہے۔ مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب زندہ ہندوستان میں موجود ہیں جو صاف اس توبہ نامہ سے انکار و لاعلمی ظاہر کر رہے ہیں۔

افسوس صد ہزار افسوس اُن مسلمانوں پر ہے جنہوں نے خاص مکہ معظمہ (جہاں تمام دنیا کے مسلمان اپنے گناہوں سے توبہ کرنے اور خیرات و حسنات کرنے آتے ہیں) میں یہہ جعل بنایا اور جہوٹہا توبہ نامہ لکہا کر ایک ایسے بزرگ پہ تہمت لگائی نہ خدا سے خوف کیا نہ دنیا میں کاذب کہلانے سے عار آئی۔ اور اُنسے زیادہ افسوس اُن سادہ لوح بزرگواروں پر جنہوں نے باوجود دیکہنے روبکار پاشا مکہ معظمہ و دیگر دلایل مکذب توبہ نامہ کے بہی اس جعلی توبہ نامہ کو صحیح تصور کیا اور ابتک اسی پہ اڑے چلے جاتے ہیں۔ خدا اُنکو عقل و انصاف دیوے۔ آمین

امر چہارم متنافیہ

اڈیٹر صاحب اخبار **مشیر قیصر** اپنے پرچہ نمبر ۲ جلد ۸ مطبوعہ ۸ جنوری میں فاضل ممدوح کو علماء حرم محترم و سلطان روم کا **توہین** کرنیوالا قرار دیتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ انہوں نے علماء حرم اور حاکم کو کہلا کہلا مشرک اور کافر اور ظالم قرار دیدیا۔ ادہر فاضل ممدوح فرماتے ہیں کہ ہم اور تمام اہل حدیث اس ہندوستان شہداء اور مطہر مسجد

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(مکہ مکرمہ) کی توہین کو کفر سمجھتے ہین اور اُسکی تعظیم کو جزو ایمان جانتے ہین اور خود سلطان روم کی تعریف کرتے ہین اور مخالفین (اڈیٹر مشیر قیصر اور اُنکے ہم خیال) کی نسبت فرماتے ہین کہ یہہ اہل مکہ کو رشوت لینے اور ظالمانہ کارروائی کرنیکا اتہام لگاتے ہین جس سے خود حکام مکہ کی توہین لازم آتی ہے۔

اڈیٹر صاحب کی دعوی کی دلیلون مین سے فاضل ممدوح کا ایک فقرہ ہے جس سے اڈیٹر صاحب نے توہین استنباط کی ہے ہم معہ اسکے اگلے پچھلے فقرات کے یہان لکھتے ہین تاکہ معلوم ہو کہ فاضل ممدوح کا اُس سے کیا مقصود ہے اور اُس سے کیا سمجھا جاتا ہے۔

واضح ہو کہ **فاضل** ممدوح نے اشاعۃ السنہ نمبر ۸ جلد ۱۴ صفحہ ۲۳۲ مین ایک مضمون اخبارون کے اڈیٹرون کی نصیحت مین لکھا تھا کہ وہ مذہبی چھیڑ چھاڑ نہ کیا کرین۔ اسکے ضمن مین مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب (جنکی نسبت اخبارون نے لکھا تھا کہ وہ مکہ مین پکڑے گئے اُنکو زدو کوب ہوئی وغیرہ) کے معاملہ کا ذکر کیا اور جو سلطنت روم وحاکم مکہ پا اڈیٹرون نے اتہام لگائے لکھکر نتیجہ مین صفحہ ۲۴۰ کی یہہ عبارت ارقام فرمائی ہے کیا جب عامہ اہل حدیث ان اخبارون کو پڑہکر یہہ یقین کر لینگے کہ اُنکے مقتدا و پیشوا مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی سے اہل مکہ نے یہہ سلوک کیا ہے جو ان حضرات خیر خواہان مذہب حنفی نے بیان کیا ہے تو وہ اہل مکہ کو مشرکین مکہ کی مثل یا مروانیون کی مثل یا یزیدیون کی مانند قرار نہ دینگے۔ اور کعبہ شریف کے حج کو اس جور و تعدی در فع امن کے سبب اپنے ذمہ سے ساقط سمجھکر اس فرض اتفاقی کو ترک نہ کرینگے۔ اور جب وہ مذہب اہل حدیث کی نسبت ان حضرات کے یہہ الفاظ سنینگے کہ یہہ مذہب جدید ہے یا محمد بن عبد الوہاب کی تجدید ہے تو اسکے مقابلہ مین وہ چارون مذاہب اور چارون مصلون کو محدث و بدعت قرار نہ دینگے۔ اور جب وہ اپنے اکابر علماء کی توہین کے الفاظ ان اخبارون مین پڑہینگے تو وہ از راہ حمیت جاہلیت حضرت امام ابو حنیفہ اور انکے تلامذہ کو (خدا اُنکو اپنی رحمت مین ڈہانک لے) صلواتین و تبرے نہ سنائینگے۔ اس جانب سے یہہ باتین و توقع مین نہین آئین تو کیا جانب ثانی (حنفیہ) جنکی خاطر یہہ مضامین اُن اخبارون مین درج ہوتے ہین اس جم غفیر کلمہ گویون کو

© rasailojaraid.com

(جنکی تعداد انہی اخبارون مین اسّی لاکہہ بتلائی گئی ہی) دایرہ اسلام سی خارج اور معابد ومشاہد اسلام سے علیحدہ نہ کرینگے - اور درپے انکے قتل وایذا کے نہونگے - اور یہہ امور خواہ کسی جانب سی واقع ہون ترقی قومی کے مزاحم ومانع نہین ہونگے - اور موجب خلل نظام عالم وامن کافہ انام (جو اصول سلطنت کے بہی مخالف ہے) قرار نہ پائینگے"۔

اس عبارت مین اڈیٹرون کی خوفناک کارروائی کے نتایج بتلائے گئے ہین کہ اہل حدیث ان اخبارون کو پڑہ کر حنفیہ ومذاہب اربعہ کے دشمن ہونگے اور حنفیہ اہل حدیث کے - اگر اس توہین مانی جاوی تو ہر دو فریق کی توہین ہوئی جس سی خود ہی فاضل ممدوح کا دایرہ اسلام سی خارج ہونا لازم آویگا اور یہہ ظاہر ہے کہ کوئی ادنی فہم والا اپنی اور اپنے ہم مذہبون کی توہین اپنے منہہ سے نہین کرتا ہی فاضل ممدوح کیونکر کرینگے - **اڈیٹر صاحب** کو یہہ خیال نہ آیا کہ ہم لوگون کی کارروائی کے بیان کرنے سی جب فاضل ممدوح سلطان روم وغیرہ کی توہین کرنیوالی ہوگئی تو ہم لوگون کا کیا حال ہوگا جنکی تحریرات کا یہہ نتیجہ ہے

انہین **اڈیٹرون** کے بیانات کے سچ ہونیکی شرط پہ فاضل ممدوح صفحہ ۲۳۷ مین یہہ فرماتے ہین "اگر یہہ حالات وفضایل سچ ہین تو تم سن لوگے کہ ایک نہ ایک دن حاجیونکے حفظ امن کیلئے خاص مکہ شریفہ مین بہی انگریزی کانسل (جیسا کہ جدہ مین ہی) متعین ہوگا اور سلطان روم کی بدانتظامی شہرہ پاکر اسکا رہا سہا رعب بہی روم کی راہ لیگا"۔

فاضل ممدوح کی اس بیان سی بہی کوئی توہین سلطان روم کی نہین پائی جاتی اگر ہے تو انکی بدانتظامی کی ہی وہ بہی اڈیٹرون کی جانب سی جنہون نی سلطنت روم کی بدانتظامی کی شہرت کی ہی اور سچ پوچہو تو اڈیٹر کیا اس سلطنت کی بدانتظامی کا دنیا مین کون قایل نہین ہی اگر بدانتظامی نہ ہوتی تو انکی سلطنت شاہان غیر کیون تقسیم کرلیتی اسی سال صدہا حجاج حج سی اسی بدانتظامی کی وجہ سی محروم رہی جس بدانتظامی کی تمام اخبارون مین پکار تہی - خود اخبار **مشیر قیصر** مین بہی بہنی اس **بدانتظامی کی شکایت** چہپی ہی - اور حق پوچہو تو بدانتظامی بہی بادشاہون مین کچہہ تعجبات سے نہین ہی - اکثر سلاطین وشاہان حتی کہ بعض خلفاء کے وقت مین بہی کبہی کبہی بدانتظامیان ہوگئی ہین

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اگر کانسل انگریزی کا سلطنت روم مین متعین ہوتا تو مین تصدیق کیجاوے تو جدہ مین کانسل مقرر ہونے سے پیشتر ہی توہین ہو چکی لاارکہ معظمہ مین تو نایب کانسل (ڈاکٹر عبد الرزاق) اب بھی موجود ہے پس اس سے توہین استنباط کرنا عجب ہے

اڈیٹر صاحب نے ایک دلیل توہین سلطان روم کی اپنی اخبار مطبوعہ ۷ مئی مین یہہ پیش کی ہے کہ "فاضل ممدوح نے جو بحث خلافت کی فرمائی اور سلطان روم کو خلیفہ کہنا از روے شرع شریف ناجایز ثابت کیا یہہ سب غصہ وہی ہے کہ انکے مرشد مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب سے حرم شریف مین مواخذہ ہوا ورنہ کچھہ ضرورت بحث خلافت کی نہ تھی بلکہ یہہ بحث بے محل ہے" مگر ہماری سمجھہ مین یہہ وجہ جو اڈیٹر صاحب اس بحث کی فرماتے ہین* مطلق نہین آتی ہے کیونکہ فاضل ممدوح اس مواخذہ (قید حوالات زد و کوب وغیرہ) کا مطلق انکار کرتے ہین اور اشاعۃ السنہ نمبر ۹ جلد ۷ کے صفحہ ۲۲۱ کی آٹھوین سطر مین صاف فرماتے ہین** "کوئی دانا اور خیر خواہ سلطنت روم ایسا خیال نہین کرسکتا کہ پاشا مکہ نے ایسی معزز رعایا اور خیر خواہ برٹش گورنمنٹ سے ایسی سخت و ناجایز مزاحمت کی ہو" اور قیاس مین بھی یہہ نہین آتا ہے کہ محض بعض حضرات کی چغلی کھانے سے (کہ مولوی نذیر حسین صاحب وہابی ہین) مواخذہ ہو حالانکہ مولانا موصوف کو ہمیشہ وہابیت سے انکار ہے - اور جو اصل وہابی نجدی مدعی وہابیت و خارجی و شیعہ ہین وہ بلا روک ٹوک حج کرین پس عقلاً بھی اُن یا اُنکے حاشیون کی تکذیب ہوتی ہے - پس جب پاشا مکہ کی نسبت اس زیادتی و مواخذہ کا فاضل ممدوح انکار کرتے ہین تو سلطان روم سے کیون غصہ ہو کر اُن کی توہین کرینگے - اڈیٹر صاحب خود ہی مواخذہ کے مدعی ہین اور خود ہی اس مواخذہ پر فاضل ممدوح کا غصّہ*** آنا تجویز فرماتے ہین مگر ان باتون کا کچھہ ثبوت نہین ہے - ہمارے نزدیک اس بحث خلافت کی اسوقت بہت بڑی ضرورت ہے - جسکے بہت سے فواید ہین -

ضرورت بحث خلافت

اسوقت گورنمنٹ انگلشیہ کو مسلمانون کے دشمنون نے مسلمانون کی طرف سے بدگمان کرنیکو طرح بطرح کے بے اصل خیالات دلائے ہین - خصوصاً مسئلہ جہاد سے گورنمنٹ کو

*** کہنا اُنکا غصب ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دنیا بہر مین اور مہدی کے اشتہارات جہاد ان تہمات کو ادہر ہی جاری ہین اور ہر مسٹر بلنٹ کے فیوچر اسلام کا ترجمہ اردو زبان مین (جسمین بحث خلافت بہی ہی) اور اڈیٹرون (جیسے نیر اعظم مظہر العجایب وغیرہ) و خیر خواہان اسلام نی (جیسے سید اکبر حسین صاحب منصف علیگڈہ جنہون نے اخبار مشیر قیصر نمبر ۸ جلد ۷ مطبوعہ ۱۹ فروری ۱۸۸۳ء مین بحث خلافت ضمناً کی ہے) بہی اس بحث کو چہیڑا ہے۔ تو اب اس سی بڑہکر مسئلہ خلافت کی صحیح معنی بتلانی کا اور کونسا وقت آویگا۔ خصوصاً اشاعة السنہ (جو مذہبی رسالہ ہی اور دینی و دنیوی اصلاحین مسلمانونکی کرنا اپنا فرض سمجہتا ہی اور یہی اسکا کام ہی) کو خاموش رہنا کب زیبا ہی۔

اس ایک مسئلہ خلافت کے بیان سے بڑی انتہا فوائد ہین

(۱) برٹش گورنمنٹ کا مسلمانون پر اطمینان و بہروسہ رکہنا۔ جس سی صدہا پولیٹیکل فواید متصور ہین۔ (۲) مسلمانون کو برٹش کا زیادہ مطیع بنانا اسکی فواید بہی واقفان معاملات پولٹیکل پر مخفی نہین ہین۔ (۳) مہدی کے اشتہارات کا ہندوستان مین بی اثر کر دینا جسکی فواید رعایای ہند (مسلمان و اہل ہنود دونو) و گورنمنٹ کو بیشمار ہین (۴) مسلمان اڈیٹران اخبار (جیسے اڈیٹر مشیر قیصر) کو اصل مسئلہ خلافت کا معلوم ہو جانا تاکہ اپنا فرض منصبی (امن و اتفاق وغیرہ) بخوبی ادا کر سکین ایسی خوفناک مسایل (جیسے سلطان روم کا شرعی خلیفہ اسلام قرار دینا جس سی مخالفت برٹش گورنمنٹ کے ہو جانیکا احتمال ہے) ناواقفی سے نہ دہر گہسیٹین جسکا نتیجہ حکام و رعایاء برٹش دونو کے حق مین مضر ہو (۵) مسٹر بلنٹ (جو ترقی و بہی خواہ اسلام ہین اور بہبودی اسلام کی کام کرنے مین ساعی ہین) کی مخالفت سی لوگون کو باز رکہنا جس سی اتفاق اہل اسلام و ترقی اسلام کی تدابیر (جیسے حیدر اباد مین علم عربی کا مدرسہ قایم کرنا وغیرہ) مین رخنہ اندازی نہ ہونی پاوے انہین سی ہر ایک فایدہ مین اور بہی بے شمار فوائد ہین جو ناظرین کو غور و تامل کرنے سے خود ظاہر ہو جاینگے پس اڈیٹر صاحب کا اس بحث خلافت کو بے محل قرار دینا بیجا و بے محل ہی۔ پہر اس بحث سے سلطان روم و اہل مکہ کی توہین فاضل ممدوح سی کیونکہ ہو سکتی ہی۔ ایک دلیل اڈیٹر صاحب

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کی توہین سلطان کی نسبت یہہ بہی ہی کہ فاضل ممدوح نی سلاطین عثمانیہ کا نسب نامہ جو لکہا
اسکا کوئی تعلق نہ تہا اسمین عثمان اول کی نسبت لکہا ہی "یہہ شخص صحرا ارمنیہ کا رہنی والا تہا" مین
کہتا ہون جبکہ خلیفہ کا قریش ہونا شرط ہی تو سلطان روم (جنکی خلافت کی بحث درپیش ہی)
کا قریش نہ ہونا بغیر نسب نامہ لکہی ہوئی کیونکر ثابت ہوتا کیا عام اڈیٹرون کی طرح فاضل ممدوح
بہی بلا دلیل دعوی کو چہوڑ دیتے اور جبکہ اکثر ناواقفون کو سلطنت عثمانیہ سی حضرت خلیفہ ثالث کی
نام کا اشتباہ ہوتا ہے تو اس عثمان ترک کا ذکر کیون نہ کرتے ۔ اور اگر تاریخ نظم الممالک سی عثمان
اول کا صحرا ارمنیہ کا باشندہ ہونیکو نقل کیا تو اسمین کیا توہین ہوئی خود اڈیٹر صاحب اسی
۲۴ ۔ مئی کے اخبار مین فرماتے ہین کوئی بادشاہ ایسا نہین کہ ابتدای دنیا سی اوسکی خاندان
مین سلطنت رہی ہو یہی کیفیت تمام خاندانون کی ہی" پہر جب یہہ حال ہی تو سلطان کی توہین
اس سی کیونکر ہوئی ۔ اگر نسب نامہ کسی تواریخ سی بضرورت نقل کرنا توہین خیال کیا جاوی ۔ تو خود اڈیٹر
صاحب نے بہی اسی توہین کو اپنی اخبار مین نقل فرمایا اڈیٹر صاحب اس الزام سی کب بری
ہو سکتے ہین اور مورخون پر تو اڈیٹر صاحب کی طرف سی یہہ ایسا جرم لگایا گیا کہ کوئی بیچارہ نہین
بچ سکتا ۔ بلکہ ہر مورخ بقول اڈیٹر صاحب گالیان کہانیکا مستحق ہی کیونکہ اڈیٹر صاحب
نے جو گالیان فاضل ممدوح کو دین تو بقول اڈیٹر صاحب بعوض اسی توہین سلطان روم
(جو بزعم اڈیٹر صاحب فاضل ممدوح سی سرزد ہوئی) چنانچہ اپنی ۲۴ ۔ مئی کی اخبار مین گالیان
دینیکا بہی عذر کیا ہی ۔ اور نسب نامہ لکہنا خود توہین قرار دی چکے ہین ۔ پس اگر ہر مورخ کو ہر
شخص گالیان دینیکا مستحق نہین ہی تو جس مورخ نی جنکا نسب نامہ لکہا ہو گا وہ تو بہر حال بقول
اڈیٹر صاحب گالیان دی سکتا ہی پس دعوی اڈیٹر صاحب کا بالکل بے اصل ثابت ہوا آب
دعوی **فاضل ممدوح** کا کہ "ہم اور تمام اہل حدیث مکہ معظمہ کی **توہین** کو کفر سمجہتے ہین"
بسبب نقل کرنی اس مضمون کی آیات و احادیث کے اشاعۃ السنہ کے صفحہ ۳۰۹ مین
قابل قبول ہے ۔ اور قیاس بہی یہی چاہتا ہی کہ جبکہ یہہ لوگ اہل حدیث ہین تو خلاف حدیث
مکہ معظمہ کی توہین کب جائز سمجہتے ہونگے اور فاضل ممدوح نی سلطان روم کی تعریف اشاعۃ السنہ
نمبر ۱ ۔ جلد ۶ کے صفحہ ۲۹۲ مین اس طرح کی ہی ۔ سلطنت روم ہمارا فخر ہے اور سلطان روم

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہماری عزت کیونکہ سلطنت اسلامی سلطنت ہے اور سلطان ایک اسلامی بادشاہ" - اور جو فاضل ممدوح نے اپنے مخالفین کی نسبت فرمایا کہ انہوں نے اہل مکہ کو بد اخلاق اور ظالم قرار دیا ہے جس سے توہین اہل مکہ لازم آتی ہے" اگرچہ یہ امر واقعی ہے کیونکہ اخبار شیر قیصر و نور الانوار و مظہر العجائب وغیرہ میں مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب پر ظلم کرنا اور اونکا روپیہ دیکر رہائی پانا لکھا ہے جس سے توہین حکام مکہ لازم آتی ہے مگر یہ توہین اہل مکہ ان لوگوں سے بہ نیت صادر نہیں ہوئی اور جب تک توہین قصداً نہ کیجاوے توہین نہیں ہو سکتی ہے بلکہ ان لوگوں نے اہل حدیث کی ضد میں بلا تحقیق باتیں بغیر سمجھے سوچے لکھ ماریں غور کرتے تو کبھی یہ باتیں نہ لکھتے - لہذا ہمارے نزدیک یہ لوگ بھی توہین اہل مکہ سے بری نہیں -

اس بحث کے متعلق ضروری مسائل

مسئلہ ۱ توہین مکہ معظمہ کفر ہے - مسئلہ ۲ اہل مکہ سے ظلم زیادتی و دیگر کبایر دوسرے ملک والوں کی طرح صادر ہونا ممکن ہے - مسئلہ ۳ اہل مکہ بھی گناہ کے کرنے سے دوسرے ملک والوں کیطرح گنہگار ہوتے ہیں - مسئلہ ۴ حدود و قصاص اہل مکہ پر بھی دوسرے ملک والوں کی طرح جاری ہوتے ہیں - مسئلہ ۵ اہل مکہ کی توہین کرنا مکہ کی توہین نہیں ہے بلکہ اور ملک کے ساکنین کی طرح ہے - مسئلہ ۶ اہل مکہ و اہل مدینہ سے محبت رکھنا بسبب اونکے تقوی شعاری و دینداری و ہموطنی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بہتر ہے مگر جو اُنمیں فاسق و فاجر جھوٹے ظالم رہزن بدعتی ہیں اُنسے دشمنی رکھنا بھی جزو ایمان ہے حب للہ و بغض للہ کے یہی معنی ہیں - مسئلہ ۷ خوشامد سے جھوٹی تعریفیں کرنا اہل مکہ یا سلطان روم کی ایسی ہی حرام ہے جیسا کہ اوروں کی -

امور متنازعہ فیہ

فاضل لاہوری نے اشاعۃ السنہ نمبر ۱۱ جلد ۹ میں دعوی کیا ہے کہ اڈیٹر صاحب شیر قیصر نے اپنے اخبار نمبر ۲ جلد ۷ مطبوعہ ۸ جنوری سنہ ۱۸۸۶ء میں ہمکو ایک درجن گالیاں دیں - اور اڈیٹر صاحب نے اپنے اخبار نمبر ۱۳ جلد ۷ میں فرمایا کہ ہم دعوی کرتے ہیں کہ اگر لاہوری صاحب

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ایک دشنام بہی ہماری پرچہ مین نکال دین تو ہم ایک ہزار روپیہ دیتی ہین -

اب ہم یہہ دیکہنی ہین کہ فاضل ممدوح کا دعوے صحیح ہے یا اڈیٹر صاحب کا گالیان ہیر سے انکار صحیح ہے -

فاضل ممدوح نی اپنے دعوی کے ثبوت مین اُسی اخبار سی بجاے بارہ ۱۲ گالیان کے پندرہ ۱۵ بقید صفحہ سطر کلیف مرتب کرکے اپنی اشاعت السنہ نمبر ۲ جلد ۷ مین طبع فرمایا - اور طرفہ یہہ کہ اڈیٹر صاحب نے جس اخبار مشیر مین گالیون سی انکار کیا تہا اوسمین بہی تیرہ ۱۳ گالیان اور موجود تہین جکی دوسری فہرست لکھ کر فاضل ممدوح نی جتلادی -

فاضل ممدوح نی ان دشنامون کی دشنام ہونے پر تین دلیلین پیش کی ہیں اول دلیل مین خود اڈیٹر صاحب کو منصف بناکر فرمایا ہی - کہ اگر آپ انکو دشنام مانتی ہین - تو فیصلہ ہوگیا ورنہ ہمکو اجازت دیجئے کہ یہہ الفاظ ہم آپ کے حق مین لکہا کرین - دلیل دوم مین فرماتے ہین بشہادت شریعت یا عرف یا قانون جسکو آپ مستند سمجہین عدالت مین ان الفاظ کی تحقیق ہوجاوی -

دلیل سوم آپنے اخبار مشیر قیصر نمبر ۱۶ جلد ۸ مطبوعہ ۱۵ - اپریل ۱۸۹۵ء مین اخبار سفیر کے الفاظ (جو ان دشنامی الفاظ سی کم اور بعض مساوی ہین) کو گالیان قرار دیا اور اُسکی اڈیٹر کو تہذیب و شرافت سی علیحدہ کیا پہر آپ کی الفاظ جو ان الفاظ سی بڑہی ہوے ہین کیونکر دشنام قرار نہ پائینگی "۔

اڈیٹر صاحب نی جواب مین الفاظ - ہٹ دہرمی - خلاف دیانت - آپکی انصاف و ایمانداری کو دیکہو جس سی بے انصافی و بی ایمانی مراد ہی - **فی قلوبھم مرض** - الخ جو کافرون کی شان مین وارد ہی - شامت اعمال - کفر بہانکنا - خرافات کو گالی نہین مانا - اور دوسرے الفاظ گالیون سی سکوت فرمایا - اور دلیل اول کے دوسرے فقرہ کا جواب نہ دیا - لیکن جبکہ اڈیٹر صاحب کے نزدیک یہہ الفاظ گالیان نہین ہین تو اڈیٹر صاحب کی طرف سی ایسے الفاظ لکہنی کی اڈیٹر صاحب کے شان مین سب کو اجازت ہی گو فاضل ممدوح اپنی تہذیب و شائستگی سی ایسے الفاظ اڈیٹر صاحب کی شان مین تحریر نفرمادین مگر دوسرے لوگ خصوصاً اڈیٹران اخبار

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کو اب کہل کہیلنگے اڈیٹر صاحب کو مضامین لکہنا مشکل پڑجائیگا۔

فاضل ممدوح کی دوسری تیسری دلیل کے جواب سے اڈیٹر صاحب قاصر ہین۔
ہماری نزدیک یہہ الفاظ بیشک خلاف تہذیب ہین اڈیٹر صاحب ایسی الفاظ بلکہ اُن سے کچہہ نرم الفاظ کو بمقابلہ اخبار مشیر ٹہیہ گالیان قرار دیچکے ہین پس باعتراف اڈیٹر صاحب یہہ الفاظ گالیان ہین۔ معلوم نہین کہ اڈیٹر صاحب کس درجہ کی نازک طبع وسلطان وقت ہین کہ اپنی ناک پر مکہی بہی بیٹہنی نہین دیتی انکی نسبت کسی نی آدہی بات بہی کہی کہ توہین ہوئی شرافت وتہذیب سے علیحدہ ہوا۔ مگر یہہ جسکی نسبت جو چاہین بلاتامل لکہہ ڈالین نہ علماء کی شان کا خیال کرین نہ بزرگان دین کا لحاظ فرماوین۔

اڈیٹر صاحب نے اپنے اخبار مطبوعہ ۸۔ جنوری ۱۸۸۴ء کے صفحہ ۴ کے دوسرے کالم مین **اشاعۃ السنہ** نمبر ۸ جلد ۷ کی نسبت فرمایا ہی کہ یہہ رسالہ سب وشتم سے بہرا ہے۔ اِس امر کے ثبوت مین اڈیٹر صاحب نے اُس رسالہ مین سے ایک بہی لفظ دشنام کا نہ نکالا باوجودیکہ فاضل ممدوح نی اشاعۃ السنہ نمبر ۲ جلد ۷ کی صفحہ ۵۴ کے نوٹ پر انعام کا وعدہ بہی کیا تہا مگر آپنی بجاے اوس رسالہ کی اشاعۃ السنہ نمبر ۲ جلد ۷ سے لفظ ہٹ دہرمی کا نکالا مگر دعوی اڈیٹر صاحب کا اُسوقت صحیح ہوتا جبکہ جس رسالہ کو سب وشتم سے بہرا ہوا فرمایا تہا اسمین ایک لفظ بہی نکالتے۔ جہان سے اس لفظ کو اڈیٹر صاحب نی بطور الزامی جواب نقل کیا ہی اوس جگہ یہہ لفظ فاضل ممدوح نی ایسی موقعہ پہ لکہا ہی کہ ہرگز اسکو کوئی دشنام نہین کہہ سکتا کیونکہ کوئی شخص خاص اسکا مخاطب نہین ہی فاضل ممدوح نی ایسی لوگون کو جو قرآن وحدیث کے مطالب (جیسے مضمون ترقی معکوس مسلمانون کی خوفناک حالت وغیرہ) سے ضد وانکار کرتے ہین ہٹ دہرم فرمایا ہی چنانچہ فرماتے ہین "جو لوگ اسکی بعض مضامین کو اس روش مصلحت کی مخالف سمجہتے ہین یہہ انکی نافہمی یا ہٹ دہرمی ہی۔ پس اس جگہ پر لفظ ہٹ دہرمی کو کون گالی کہہ سکتا ہی۔ قرآن وحدیث کا منکر کافر شرک کرنیوالا مشرک بدعت کرنیوالا بدعتی حق کو نہ ماننی والا ہٹ دہرم کہلاتا ہی گو جب تک کسی کو مخاطب کرکے (جیسے کہ اڈیٹر مشیر نے فاضل ممدوح کو مخاطب ٹہرایا) کافر بدعتی فاسق ہٹ دہرم نہ کہے گالی کیونکر۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہو سکتی ہی پس یہہ لفظ ہٹ دہرمی کا ہر گز اڈیٹر صاحب کے الفاظ کی مساوی نہین ہی جیسر اڈیٹر صاحب ناحق اسکو الزامی جواب سمجھکر اپنے زور قلم پر ناز کرتے ہین یہہ تو کمال درجہ کا ضعف قلم ہے - خلاصہ یہہ کہ خلاف تہذیب الفاظ کا اڈیٹر صاحب کی تحریرات مین باعتراف اڈیٹر صاحب ہونا ثابت ہے جو ایک لایق اڈیٹر صاحب سے صادر ہونا نہایت معیوب ہی اور اُس پر عذرات اڈیٹر صاحب کے جو خلاف اور بے اصل ہین قابل سماعت کے نہین -

امر ششم متنازعہ فیہہ بحث

فاضل ممدوح سلطان روم کو مسلمانان ہند کا ایسا خلیفہ جو احادیث مین وارد ہوا ہی نہین تسلیم کرتے - یہہ امر حقیقت مین متفق علیہ ہی دونون صاحبون مین کچھہ تنازعہ نہین ہی حال اسکا یہہ ہی کہ فاضل ممدوح نی اشاعة السنہ نمبر ۱۲ جلد ۱ و نمبر ۱ جلد ۷ مین دعوی کیا ہی کہ سلطان کو شرعی خلیفہ ماننے سے احادیث مانع ہین کیونکہ علاوہ دیگر شروط خلافت کے ایک شرط قریش کا ہونا ہی جو بالاتفاق سلطان روم مین پایا نہین جاتا -

احادیث جنمین قریش کی شرط ہی کتب احادیث سے نقل کی ہین اور شرح مواقف و شرح صحیح مسلم نووی و عون الباری شرح صحیح بخاری کی بھی اپنی توافق راے پر نقل کر کے صفحہ ۳۸۰ مین لکھا ہی اس بیان سے (جسکا خلاف کسی چھوٹی یا بڑی اسلامی کتاب مین نہ پاؤگی) صاف ثابت ہی کہ باتفاق مسلمانان ہند (شیعہ سنی اہل حدیث اہل تقلید حنفی شافعی وغیرہ جنکے سوا ملک ہند مین کسیکا نام ونشان نہین) امام یا خلیفہ وقت کا قریش ہونا شرط خلافت ہے پس فاضل ممدوح اسی خلافت سے جو احادیث مین وارد ہی بحق سلطان روم منکر ہین پس کوئی اگر اپنے محاورہ مین سلطان روم یا اور کسی نواب و بادشاہ کو خلیفہ یا امیر وغیرہ لکھدے تو اس سے فاضل ممدوح کو انکار نہین چنانچہ اشاعة السنہ نمبر ۱ جلد ۷ کے صفحہ ۹ مین بحسب محاورہ جدید امیر (جو بمعنی خلیفہ مستعمل ہے) فرما رہے ہین - ہماری دانست مین اس خلافت کا سلطان روم مین از سلف تا خلف کوئی بھی قایل نہین ہی مسٹر بلنٹ سید اکبر علی صاحب مصنف علیگڈہ اڈیٹر نیر اعظم اڈیٹر مظہر العجایب وغیرہ کا

© rasailojaraid.com

کا قایل نہونا انکی تحریرات سے ظاہر ہے - خود اڈیٹر صاحب **مشیر قیصر** بہی اس
خلافت سلطان روم کے **قایل نہین ہین** چنانچہ اپنے ۲۷ - مئی سنہ ۱۸۹۲ء کے اخبار
مین فرماتے ہین " ماناکہ سلطان روم کی خلافت وہ خلافت نہ سہی جسکی تعین بفحوائے والخلافة
بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ثلثون سنة وبعدہ ملک وامارة مین صرف ۳۰ سال ہے
لیکن سوا خلفاے اربعہ کی خلافت کے کوئی بادشاہ یا امیر خلیفہ نہین کہلایا" اس سے ظاہر ہے کہ
اڈیٹر صاحب بہی بہ تمسک حدیث نبوی سلطان روم کو خلیفہ نہین کہتے - البتہ یہہ ممکن ہے
کہ کوئی امیر خود اپنے تئین یا انکی عقیدتمند رعایا وغیرہ انکو مجازاً خلیفہ کہے - مگر ایسا خلیفہ
فاضل ممدوح کی بحث سے خارج ہے اسمین انکو کچھ تنازعہ نہین اس سے ظاہر ہوا کہ اس مسئلہ
خلافت مین ہر دو حضرات کا اتفاق ہے لیکن چونکہ **اڈیٹر صاحب** کو ایک عرصہ دراز سے بسبب
تحریرات جانبین کے **ضد** ہوگئی ہے لہذا فاضل کی حق و مدلل بات پر بہی
بے محل و بیجا مخالفت فرماتے ہین جسکی وجہ سے اڈیٹر صاحب کو ایسا دعوی کرنا پڑتا ہے
جو خلاف ہو اور ظاہر ہے کہ ایسے دعوی بے دلیل کہانتک قرین دعوی ہونگے ہم بعض اس
قسم کے اڈیٹر صاحب کے دعاوی کا ذکر کرتے ہین - (۱) اڈیٹر صاحب
نے اسی مقام پر خلافت سلطان روم کا دعوی اس دلیل سے کیا ہے چنانچہ فرماتے ہین
"جس حالت مین کہ تمام کتب تواریخ خلیفہ اور خلافت کے لقب سے بہرے پڑے ہین تو سلطان روم
کی خلافت بدرجہ اولی واجب التسلیم ہوگی" اڈیٹر صاحب نے اول تو یہان پر تمام سنت جماعت
اور احادیث نبوی کے خلاف دعوی خلافت فرمایا اور دلیل بمقابلہ احادیث نبویہ و اجماع علماء کرام
کتب تواریخ کے لائے حالانکہ بقول اڈیٹر صاحب مورخین نے بہی مجازاً خلیفہ لکہا ہے چنانچہ خود اڈیٹر صاحب
فرماتے ہین "علے الخصوص بنی امیہ و عباسیہ کو مجازاً خلیفہ لکہتے ہین" پس ہم کسی مسلمان
مین ایسی جرأت نہین پاتے ہین جو تواریخون سے اجماع امت و احادیث نبوی کو رد کرے اڈیٹر صاحب
خود تواریخون کو بے اصل سمجہتے ہین چنانچہ بحث مجدد فاضل ممدوح کے جواب مین تواریخون کو
بے اعتبار ٹہرایا ہے - حالانکہ بحث مجددین تواریخ کسی حدیث و اجماع امت کے خلاف نہ تہی
بلکہ مصدق تہی مجددون کا عدم وجود نام و نشان بجز تسلیم تواریخ ممکن نہ تہا - احادیث

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دقیانوسی اعتراض؟ قرآن میں تو مجددون کی تواریخ ہو نہیں سکتی پہر اگر تواریخ قابل تسلیم نہوا کرے تو پہر زمانہ آیندہ مین کسی اڈیٹر صاحب کا وجود بہی ثابت نہ ہو۔ پس جہان تواریخ کی ضرورت تہی وہان تو اڈیٹر صاحب کو ضداً انکار کرنا پڑا اور جہان تواریخ بسبب مخالفت احادیث نبوی و اجماع امت قابل رد تہی وہان تسلیم کرنا پڑا بلکہ اوسکو دلیل ٹہیرانا پڑا ورنہ ایسی خلاف دعوی پر دلیل کہان ملتی۔ افسوس ہی کہ اس ضد سے ایک عاقل بہی ایسا ہو جاتا ہی۔ (۲) اڈیٹر صاحب کا اسی قسم کا دوسرا دعوی یہہ ہی کہ بحث خلافت مذہبی نہین ہی اور نہ اس سے سرکار انگریزی کو کچہہ سروکار ہے۔ ہم نہین جانتے ہمارے عاقل و لایق اڈیٹر صاحب کو کیا ہو گیا ہی کہ بحث خلافت کو (جو کتب احادیث و دیگر مذہبی کتابون مین ہی) مذہبی نہین فرماتے معلوم نہین کہ مذہبی مسئلہ اور کیسا ہوتا ہے۔ و نیز جہاد مسلمانون کا مذہبی مسئلہ ہی جو بغیر خلیفہ و امام وقت ہو نہین سکتا تو علاوہ مذہبی مسئلہ ہونیکے گورنمنٹ کو اس بحث سے سب سے زیادہ تعلق ہی سروکار نہ ہونا کیا معنی۔ اڈیٹر صاحب نے مخالفت و ضد فاضل ممدوح مین گورنمنٹ کی مخالفت۔ ملک کی بے امنی۔ مسلمانون نا اتفاقی اہل مناظرہ کی ہنسی۔ اہل علمون کی انگشت نمائی۔ مہذبین کی نام دہرائی کا مطلق خیال نہ فرمایا۔ یہہ سب بوجہ ضد کے ہی ورنہ ہمارے اڈیٹر صاحب ماشاء اللہ فن اڈیٹری مین لایق ہین۔ ان سے ایسی باتون کا صادر ہونا تعجبات سے ہی۔ **اس ضد نے اڈیٹر صاحب کو بہت سے خلاف واقعہ امور کے اظہار پر مجبور کیا۔**

ازانجملہ (۳) اخبار مشیر مطبوعہ ۲۴ مئی ۱۸۸۷ء کے صفحہ ۸ کے نوٹ مین اڈیٹر صاحب فرماتے ہین یہہ امر (انکار خلافت سلطان روم) کروڑہا مسلمانون اور خود سلطان المعظم کی دلشکنی کا باعث ہی۔ یہہ فی الحقیقت خلاف واقعہ ہی جبکہ خلیفہ کا قریش ہونا بالاجماع شرط ہے تو پہر یہہ بحث بجز اڈیٹر صاحب کے اور کس مسلمان کی دلشکنی کا باعث ہو گی۔ ہمارے نزدیک جو دعوی اسلام رکہتا ہوگا (کروڑہا مسلمان ہون یا سلطان المعظم) وہ ان احادیث خلافت کو ضرور تسلیم کریگا۔ اڈیٹر صاحب جو ان احادیث کو نہین مانتے اسکا سبب مخالفت فاضل ممدوح ہے ورنہ حدیثون سے تو انکو بہی انکار نہین ہی۔ (۴) مشیر قیصر مطبوعہ ۸ جنوری مین اڈیٹر صاحب اہل حدیث کو مسجدون سے نکالنے کی تجویز کرکے وجہ یہہ فرماتے ہین کہ یہہ لوگ مسجد و نماز

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ناز کے حیلہ سے آکر ابو حنیفہ کو بُرا کہتے ہین اپنا مذہب پہیلاتے ہین آمین بالجہر و رفع یدین اخراج کا سبب نہین ہی ورنہ شافعیہ کو بہی نکالتے"۔

یہہ وجہ اڈیٹر صاحب کی بالکل مشاہدہ کے خلاف ہی ہمنے اسکا خلاف بارہا بچشم خود دیکہا بلکہ آجکل ایک شخص متبع سنت مسمی عبد الرحمن کہوہی مین مقیم ہی نہ وہ ابو حنیفہ کو گالیان دیتا ہی اور نہ اپنا مذہب پہیلاتا ہے کیونکہ عالم نہین ہی محض عامی ہی لیکن یہان کی حنیفہ اوسکی آمین بالجہر کے مانع ہین اور مار پیٹ پر مستعد ہین ایک صاحب مسمی ہدایت علی تو مسجد ہی مین نہین آتے تاکہ آمین کی آواز نہ سنائی پڑے متبع سنت کی عدم موجودگی مین لوگون سے دریافت کرکے مسجد مین آتے ہین۔ اگر ہماری تحریر پہ اعتبار نہ ہو تو ہم اس واقعہ کو حلفاً لکہتے ہین۔ یا دوسرے لوگون سے دریافت کرلین۔ اسیطرح ایک خاص مدینہ منورہ کا رہنے والا شافعی آیا اُسکا بہی لوگون نے پیچہا لیا ایک صاحب نے فرمایا اسکو کچہہ مت دو یہہ آمین چلا کر کہتا ہی ضرور وہابی ہوگا۔ حق یہہ ہے جو شخص مذہب حنفی نہ رکہتا ہو اہل حدیث ہو یا شافعی وغیرہ اُسکو متعصبین حنفیہ وہابی لامذہب وغیرہ کہینگے۔ خود اڈیٹر صاحب اپنے اخبار مطبوعہ ۸۔ جنوری سنہ ۱۸۹۴ء کے ۶ میں محرم شریف کا حال تحریر فرماتے ہین" اگر کوئی شخص مذہب حنفی سے انکار کرے تو لامذہب ہو کر سزا پاتا ہی"۔ یہہ کارروائی مکہ کی حنفیہ کے اڈیٹر صاحب فرماتے ہین تو دوسری جگہہ کے حنفیون کا کیا حال ہوگا اس سے ظاہر ہے کہ توہین امام ابو حنیفہ رضہ وغیرہ کے الزام صرف برائے نام لگائے جاتے ہین حقیقت مین سبب یہی ہی جو اڈیٹر صاحب نے ارقام فرمایا۔ واضح ہو کہ اس خلاف واقعہ امر کا جواب مولوی محمد سعید صاحب بنارسی نے اپنی کتاب ہدایت المرتاب مین عمدہ لکہا ہی اڈیٹر صاحب ضرور اس کتاب کو طلب کرکے ملاحظہ فرماوین کیونکہ وہ جواب بلا رو و رعایت آزادانہ ہی اسواسطے ہم اپنی عنایت فرما کی محبت و مروت کے لحاظ سے نقل نہین کرسکتے البتہ ہم اڈیٹر صاحب کو مبارکباد دیتے ہین کہ اب بڑے بڑے علماء وقت اپنی کتابون کو آپ کے ذکر خیر سے رونق دیتے ہین۔ اگر یہی چہیڑ چہاڑ مذہبی اڈیٹر صاحب کچہہ دنون جاری رکہینگے تو مستقل رسالے اونکی خدمتگذاری مین تصنیف ہوا کرینگے۔ (۵) اڈیٹر صاحب کا قول ہے ابو حنیفہ کو شاگرد نذیر حسین صاحب گالیان دینے لگے" یہہ بہی خلاف ہے۔ (۶) اڈیٹر۔ تقلید انبیانے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اختیار کی" انبیا کسیکی تقلید نہین کرتے اسلئے خلاف ہے - (۷) تقلید ائمہ اربعہ کے اہل حدیث منکر ہین محض غلط ہے اہل حدیث تقلید ایک ہی امام کے منکر ہین نہ مطلق تقلید کے (۸) نذیر حسین صاحب کعبہ مین لامذہبی پہیلانے گئے" خلاف ہے (۹) نذیر حسین صاحب نے توبہ نامہ مین اپنے تئین وہابی لامذہب لکہا ہے" جعلی ہے کبہی نہین لکہا گیا (۱۰) کوئی اہل اسلام اور مولوی اڈیٹر غلط خبرین نہین شایع کرتا" صدہا خبرین غلط ہوتی ہین جنکی بعدہ تصحیح ہوتی ہے - اسی بے احتیاطی سے اخبار جہوٹے مشہور ہوگئے - اسی بحث مین کتنی باتین آپ کی اختیار کی بے اصل ثابت ہوئین - (۱۱) مسلمان اڈیٹر بجز ثقات اور فرشتہ سیرت اور سچے لوگون کے کوئی خبر درج اخبار نہین کرتے" اس قسم کے کارسپانڈنٹون کا وجود قریب قریب محالات سے ہے اس قید سے اخبار کا چلنا مشکل ہے - (۱۲) "فاضل لاہوری نے لاہور مین خود درخواست عہدہ قضا دئے کئے تہے" محض غلط ہے - اڈیٹر صاحب کو اس ضد نے بہت سی غلط فہمیون کا ہی مرتکب بنایا - ازان جملہ - (۱۳) اڈیٹر صاحب اپنے متعدد پرچون مین اہل حدیث خصوصاً فاضل ممدوح کو ابوحنیفہ کا توہین کرنے والا کہا اور دلیل یہہ ہے کہ فاضل ممدوح نے ابوحنیفہ کا قلیل الحدیث ہونا لکہا ہے پہر اس بنا پر جو منہ مین آیا برا بہلا کہہ ڈالا - حقیقت مین یہہ بڑی غلط فہمی ہے فاضل ممدوح نے قلت حدیث کا ذکر حمایت مین ابوحنیفہ رحمہ کے لکہا ہے جبکہ مخالفین امام صاحب انکی قلت حدیث کو سبب کسر شان تصور کرتے تہے تو انکے جواب مین فاضل ممدوح کو ثابت کرنا چاہئے کہ قلت حدیث موجب کسر شان نہین نہ یہہ کہ قلت حدیث (جو واقعی امر ہے) اس سے انکار کر جانا ایسا جواب تو متعصبین کا ہوا کرتا ہے جسکو کوئی اہل انصاف تسلیم نہین کرتا - کوئی ہمارے پیغمبر خدا صلعم کو امی ہونے سے توہین کرے تو ہمکو کب مناسب ہے کہ ہم امی ہونے سے انکار کر کے تفضیر بلکہ ہمکو امی لقب سے وجاہت تسلیم کرنا چاہئے کہ آپ اگرچہ لکہہ پڑہ نہین سکتے تہے مگر تمام دنیا مین جسقدر علوم اب رائج ہین تتمہ آپ کے علم کا ہین - ہزارون علماء نے آپ کے علم کی شرح کرنا چاہا مگر کسی نے انتہاء نہ پائی - (۱۴) بحث انکار سلطان روم مین اڈیٹر صاحب نے فاضل ممدوح کو خوشامدی کہا یہہ غلط فہمی ہے بادشاہون کی تعریف کرنا خوشامد

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہوتا ہے۔ پس اثبات خلافت والے تو شاہدی ہو سکتے ہین نہ انکار والے (۱۵) نواب صاحب
والی ریاست بہوپال کے شعر ؎ مقلد تا خراب بادہ آرا پرستی شد۔ بکوئی آشنایان سنن
بیگانہ مے آید۔ مین غلط فہمی کر کے منصفین حنیفہ کو بہی ایسے مقلدون مین شامل کر دیا حالانکہ
یہہ سنت کے دشمنون کا رد ہی۔ (۱۶) مولانا سید نذیر حسین صاحب پر مکہ معظمہ مین طرح طرح
کی اذیتین ہونا بیان کر کے ان اذیتون پر انکی توہین و تذلیل کرتے ہین حالانکہ یہہ غلط فہمی ہی
صدہا بزرگان دین کو لوگون نے اذیتین پہونچائین مگر کوئی ذلیل نہین ہوا۔ خود ابو حنیفہ قید خانے
مین ہی انتقال فرما گئے۔ کیا اڈیٹر صاحب کے نزدیک امام صاحب (خدانخواستہ باشد) بہی ذلیل
و خوار تہے آپ حنفی ہو کر اپنے امام کی نسبت ایسا اعتقاد رکہہ سکتے ہین ؟۔ اس ضد نے
فاضل ممدوح سے اڈیٹر صاحب کو بیجا مخالفت اور نکتہ چینی پر مجبور کیا حالانکہ یہہ
کوئی مردانگی نہین ہی اڈیٹر صاحب نے خود اپنے اخبار نمبر ۲ جلد ۵ مطبوعہ ۱۷۔ جون کے صفحہ ۲
کالم تیسرے کی آخر سطر مین فرمایا ہے "یون تو ایک عمدہ سے عمدہ فقرہ پر نکتہ چینی ہو کر حاشیے
چڑہ سکتے ہین" اس قسم کی بیجا نکتہ چینیان اڈیٹر صاحب نے بہت سی کی ہین منجملہ انکے۔ (۱۷)
اشاعۃ السنہ نمبر اول جلد ہفتم معمول سے تین ماہ بعد نکلا۔ حالانکہ اشاعۃ السنہ کی دیر مین
نکلنے کی وجوہات پر (جو اشاعۃ السنہ نمبر (۱۰) جلد (۶) مین موجود ہین) توجہ نہ فرمائی اور نہ
یہہ خیال کیا کہ یہہ کوئی ملکی اخبار نہین ہی جو دیر مین نکلنے سے بے لطف ہو جائے یہہ تو مذہبی
رسالہ ہی جو کبہی بے مزہ نہین ہو سکتا۔ اس ضد کا برا ہو اس نے اڈیٹر صاحب سے
بزرگان دین کی بہت توہین کرائی منجملہ انکے۔ (۱۸) مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب
کی مذمت مین شعر تصنیف فرمایا اور وہابیون کا گروہ لا مذہب وغیرہ الفاظ تو تکیہ کلام ہو گیا ہی
اور خود ہی سباب المومن فسوق فرماتے ہین اس سے محض دلشکنی فاضل ممدوح کی منظور
تہی ورنہ تو مولانا ممدوح نے حنفیون کی مذمت کی نہ امام صاحب کو برا کہا خود اڈیٹر صاحب
بہی مولانا ممدوح کو اچہا سمجہتے تہے۔ اس ضد نے اڈیٹر صاحب سے نا انصافی
بہی حد سے زیادہ کرائی۔ از انجملہ (۱۹) اپنا ہر دعوی تو بلا دلیل چہوڑتے جاتے ہین
حتی کہ فاضل ممدوح اور انکے ہمدمون کو مقلد عبد الوہاب کا فرماتے ہین مگر جب انہی کی دلیل
سے فاضل ممدوح نے حنفیون کو مقلد عبد الوہاب کا لکہا تو لگے دلیل طلب کرنے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور یہہ نہ جانا کہ اُسی دلیل سے فاضل ممدوح نے ہمکو عبد الوہاب کا مقلد بنایا جس دلیل سے فاضل ممدوح کو یہ بنایا تہا۔ اس ضد نے اڈیٹر صاحب کو اصول وقایع نگاری کا بھی مخالف بنایا۔ چنانچہ (۲۰) مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب کی نسبت بلا تحقیق محض غلط خبرین طبع کردین اور جب ان خبرون کی تکذیب بدلایل ہوگئی اور روبکار ریاست ٹونکہ کا فوٹوگراف آگیا تو بہی اپنی خبرون کی تکذیب کی اور نہ روبکار مذکور کی نقل کی۔ یہہ امر اصول وقایع نگاری کے بالکل مخالف ہی۔ (۲۱) وکیل احمد صاحب کی خلاف تہذیب تحریرات درج اخبار فرمائین مگر اونکا جواب از جانب فاضل ممدوح جو مہذبانہ تہا باجرت بہی اوسکو اپنے اخبار مین نہ طبع فرمایا۔ یہہ بلا کا تعصب اور خلاف اصول وقایع نگاری ہی۔ (۲۲) عزت علی گورکہپوری کی مفسدانہ وغیر مہذبانہ تحریر کو اپنے اخبار مطبوعہ ۲۔ جون ۱۸۸۴ء مین طبع فرمایا اسمین اُسنے لاکہون اہل حدیث کو مجوس امت کا لکہا جس سے لاکہون مسلمانون مین جوش پیدا ہی یہہ مفسدانہ تحریرات کا طبع ہونا بالکل خلاف اصول وقایع نگاری ہی۔

یہہ لوگ اپنی پاک اور حق مذہب حنفی کو کیسا بدنام کرتے ہین اور باوجود اسکی اپنے تئین چست وچالاک حنفی لکہتے ہین۔ ایک ملا علی قاری حنفی تہے جنہون نے محدثین کے انگلی اُٹہانے کے فعل کی مذمت کی اور انکے خلاصہ مین دیکہہ کر کید الی کا مرتد وکافر ہونا اپنی رسالہ تزیین العبارۃ لتحسین الاشارۃ مین تجویز فرمایا۔ ایک یہہ چست حنفی ہین کہ جب تک اہل حدیث کی تکفیر نہ کرلین کا ایمان نہ دیلین جب تک اپنے تئین چست حنفی نہین سمجہتے۔ ع بہ بین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا۔ ہم ان چست حنفیون کے عقاید بالکل اگلے حنفیون کے عقاید سے برخلاف پاتے ہین جس سے ہم کہہ سکتے ہین کہ ان مصنوعی چست حنفیون کے مذہب کے بانی کو حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور پیشین گوئی وبہا یطلع قرن الشیطان فرمایا ہی مذہب محدثین کے بانی تو خود رسول خدا صلعم ہین وہ کیونکہ اسکے مصداق ہوسکتے ہین سچا حنفی صرف زبانی دعوی سے نہین ہوسکتا ہی تاوقتیکہ اپنی عقاید ابو حنیفہ رحمہ کے عقاید کے مطابق نہ بناوے۔ اس مضمون کی ایک عبارت ہم شاہ عبد العزیز صاحب

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

محدث دہلوی (جو مستند عند الحنفیہ بھی ہین) کی تفسیر فتح العزیز سے تبرکاً نقل کرتے ہین "بعضے فرقہا خود را بیکی ازین ہر چہار گروہ کہ صاحب طریق مستقیم اند منسوب می کنند و خود را متبع آن بزرگ انگارند حالانکہ این طریق را گذاشتہ در طریق شیطانی منہمک گشتہ اند پس بسبب این نسبت طریق کج آنہا در نظر مردم طریق مستقیم می نماید و در حقیقت بہرہ از طریق مستقیم ندارد مثل یہود و نصارے کہ خود را از اتباع موسیٰ و حضرت عیسیٰ می انگاشتند و از راہ آن دو بزرگ بعد المشرقین دور افتادہ و در امت ما فرقہ شیعہ خود را بائمہ اہل بیت نسبت می کنند و بوی از عقاید و اعمال و اخلاق آن بزرگان در خود ندارند و ہمچنین مداریہ و جلالیہ و دیگر بیقیدان و ملحدان کہ خود را سہروردی و قادری و چشتی میگویند و اعمال و اشغال اصلاً مناسب بارباب این طریق ندارند۔ انتہی"۔ مقام غور ہے کہ موسیٰ و عیسیٰ و اہل بیت علیہم السلام کی زبانی تابعدار گمراہ ہون اور ابی حنیفہ رح کی زبانی تابعدار حنفی کہلاوین اگر سچا حنفی بننا ہے تو بدعات و رسومات و اہل حدیث سے بغض و عناد تبرا و فساد ترک کرکے امام صاحب کے عقاید رکہین ورنہ زبانی دعوی سے کبہی حنفی نہین ہو سکتے۔ آن جہت حنفیون کی تحقیق کا یہ حال ہے کہ مولوی ارشاد حسین صاحب کو صاحب ایضاح الحق لکہتے ہین حالانکہ ایضاح الحق مولانا شہید محمد اسمعیل مرحوم کی ہے ایسے ہی جہت حنفیون نے پاس کے معظمہ کے ہوبہو جامع الشواہد (جو ایسے ہی جہت حنفیون کی تصنیف ہے) کو مولانا نذیر حسین صاحب کی تصنیف بتلایا جب ان جہت حنفیون کے ایمان و انصاف کا یہ حال ہے تو سست حنفیون کا کیا ٹھکانا ہے جبکہ مخالفت اہل حدیث مین جہوٹھ و بہتان بہی جائز بلکہ ایسی عبادت جو حرم محترم مین ادا کرنے کے لایق تصور کیجاوے تو انکی اصلاح کی امید کیا ہے۔ عزت علی گورکھپوری نے ایک ولی اللہ (مولانا نذیر حسین صاحب) کو جہوٹھ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کی تہمت لگائی خدا نے اسی جرم مین گرفتار کر کے تمام دنیا مین حشر تک خود بدولت ہی کو بدنام کیا سچ ہے ؎ چون خدا خواہد کہ پردہ کس درد — میلش اندر طعنہ نیکان کند

اب ہم اپنے اس مضمون کو ختم کرتے ہین اور اڈیٹر صاحب نے جو اس ضد مین بے اعتدالیان فرمائین ہم نے مشتے نمونہ از خروارے جتلا دین اگر سب کا ذکر کرتے تو ایک دفتر ہو جاتا ہم اڈیٹر صاحب کی جناب مین باادب عرض کرتے ہین کہ ہمنے آپ کی ان تحریرات کو دیکھا آپ کے اکثر بلا دلیل دعوے پائے۔ فاضل ممدوح کی دلائل کا جواب درکنار اُنکا ذکر تک بھی آپ نہین کرتے ہین پھر یہہ کیا مباحثہ۔ آپنے چند الزام بلا دلیل سُنی سنائی (جیسے توہین امام توہین سلطان توہین کہ لامذہب وہابی فتنہ انگیز مفسد وغیرہ) لگا کر اسی بنیاد پر دو چار پھبتیان ایک دو تمسخرانہ کلمات کچھہ ہجو کے اشعار دس بارہ گالیان لکھہ کر عہدہ برائی چاہتے ہین یہہ کب ممکن ہے۔ گو عوام آپ کی تحریر کو شاید جواب فاضل ممدوح کہین مگر اہل بصیرت کی نظر تو دلائل پر ہے وہ ایسی پراگندہ تقریر آپ کی کب سنینگے کیا دنیا مین مہذبین و منصفین کی کمی ہے۔ پس یا تو آپ واسطے مباحثہ کے کوئی عالم تجویز کر دیا خاموشی اختیار کیجئے اور اگر یہی طریقہ کج بحثی کا آپ نے جاری رکھا اور گندہ مضامین (جیسے چیت خفقی کے ہین) کا طبع کرنا موقوف نہ کیا تو آپ کا اخبار بھی مثل اخبار نور الانوار کے متعصب و بے وقعت ہو جائیگا اور آپ کو چھپا چھوڑنا مشکل پڑیگا اگرچہ فاضل ممدوح نے آپ کو قابل خطاب نہ تصور فرما کر خطاب آپ سے چھوڑ دیا مگر دنیا مین کیا اور اہل حق کم ہین۔

آپ نے فاضل ممدوح کی پرزور علمی تقریر ملاحظہ فرمائی۔ کوئی انکا جواب دینے والا ہے؟ بڑے بڑے علماء ساکت ہین۔ انکی منصفانہ و مدلل تحریرات پر فاضل اجل جناب مولوی عبد الحی صاحب نے از راہ انصاف و مقتضاے کمال کبھی نکتہ چینی نہین کی۔ اگر وکیل احمد صاحب نے کچھہ عامیانہ خیالات ظاہر فرمائے تو اوسکا نمبر ۳ و ۴ و ۵ اشاعۃ السنہ جلد ۷ مین جو حال ہوا۔ وہ آپ نے دیکھا۔ امید ہے کہ ہماری دوستانہ نصیحت پر آپ خیال فرما کر مذہبی چھیڑ چھاڑ سے باز آوینگے۔ ہم اس بات کا وعدہ کرتے ہین کہ اگر آپ نے آیندہ خاموشی اختیار کی تو اس طرف سے کبھی اشاعۃ السنہ مین آپ کی مزاج پرسی نہ ہوگی۔ آیندہ آپ کو اختیار ہے ✦

راقم — ابو محمد جمال الدین ڈاکٹر کھوری ضلع ساگر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مضمون دیگر بجواب مشیر قیصر

حرف مطلب کو میرے حسن کی بصد ناز کہا
ہم سمجھتے نہین یکتا ہے یہہ سودا ئی کیا

چند عرصہ سے بعض امور مذہبی مین اڈیٹر صاحب اخبار **مشیر قیصر** اور جناب مولانا مولوی ابو سعید **محمد حسین صاحب** فاضل لاہوری مین باہم تحریرات ہورہی ہین جسپر اس عاجز نے نہایت ایمانداری وانصاف سے ایک محاکمہ لکہا جسکا نصف اول اشاعۃ السنہ نمبرہ جلد ۷ مین طبع ہوا چونکہ وہ فیصلہ اڈیٹر صاحب کے خلاف تہا اسواسطے اونہون نے اپنے ۴-جولائی ۸۴ئ کے اخبار مین اپنی ناراضی ظاہر فرمائی۔ اور کمترین کو متعصب دروغ گو اور ناانصاف فرمایا۔ ہم بکمال ادب اڈیٹر صاحب سے ملتمس ہین کہ اپنے ہماری جس بات کو دروغ واتہام فرمایا ہے۔ ہم ابہی اُسکی تصحیح کردیتے ہین۔ مگر آپ اس قسم کی باتون (جن کو آپ دروغ واتہام فرماتے ہین) سے آیندہ احتراز فرمادین کیونکہ آپکی تحریرات کا دارومدار اسی قسم کی باتون پرہی چنانچہ آپکی اس مختصر تحریر مین بہی بکثرت موجود ہین۔ مین مشتے نمونہ از خروارے چند باتون کی ایک فہرست لکہتا ہون میرا مقصود اس سے صرف یہی ہے کہ آپ آیندہ سے ایسی باتون سے اجتناب فرماوین۔ مگر مین ان باتون کو غلط کذب دروغ باطل اتہام وغیرہ اپنی زبان سے بسبب تہذیب وپاس ادب آنجناب نہین کہہ سکتا۔ صرف خلاف واقعہ امور سے تعبیر کرتا ہون سہ نام رکہینگے وہ ہم لینگے اگر نام جفا۔ بات سے شکوہ کی کہینگے تو شکایت ہوگی امید ہے کہ آپ برا نہ مانینگے اور میری اس عجز وانکساری پر رحم فرماکر حق بات کو قبول کرینگے وہ فہرست یہہ ہے۔

(۱) آپ کمترین کی نسبت فرماتے ہین کہ "ڈاکٹر صاحب کہوڑی فرقہ محدثہ کے پیرو ہین علی الخصوص لاہوری صاحب کو تو قبلہ وکعبہ سمجہتے ہین اور اونسے بہت کچہہ اعتقاد رکہتے ہین،، اور فاضل ممدوح کی نسبت پیشتر آپ فرقہ جدید لامذہب وہابی غیر مقلد وغیرہ ارشاد فرماچکے ہین تو بزعم خود مجہکو اہلسنت جماعت سے خارج کرکے وہابی لامذہب وغیرہ بنایا حالانکہ یہہ امر واقع کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بالکل خلاف ہی دیکھا ہوا اخبار مطبوعہ ۱۰ مئی ۱۸۹۱ء کی صفحہ ۴ کے پہلی کالم کو اسمین مینے اپنی تئین مقلد لکھا ہے اور یہہ عبارت لکھی ہی ”جو مقلدین کہ حدیثون کا کھلی کھلی انکار کر رہی ہین اونسی مین پناہ مانگتا ہون اور ایسی غیر مقلدین جو امام صاحب یا ایمہ پر طعن و بدزبانی کرتی ہین اونکو مین بہت برا جانتا ہون“ اسیطرح مینے اپنے مضمون محاکمہ مین بھی اپنی تئین قران وحدیث کا تابع کہا ہے۔ اور قرآن وحدیث کے اتباع کا دعوی مقلدین حنفیہ کو ہی۔ پس سچے دیکے حنفیہ (جنکی امام رح نے اترکوا قولی بخبر الرسول فرمایا ہے اور وہ ہماری ہم مذہب و بھائی ہین) کو میری فیصلہ سے ہرگز انکار نہین ہوسکتا۔ ہان لکھنو کے کسی جدید حنفی کا کوئی دوسرا چالیس سیپارہ والا قران ہو یا کسی دوسرے جدید نبی کی حدیث پر ایمان وعمل ہو تو وہ کب ہماری فیصلہ پر راضی ہوگا۔ پس ہماری متوسط عقیدہ سی ظاہر ہے کہ منصفین ہر دو فریق ہماری بھائی و ہم مذہب ہین کیونکہ دونو کے اصول پر قرآن وحدیث و مقدم ہی۔ اور متعصبین ہر دو فریق ہماری دشمن ہین یہی جواب ہمارا خدا کے سامنے ہے اڈیٹر صاحب ہماری عقیدہ پر گواہ رہین — رباعی —

قرآن وحدیث مایۂ خاطر ماست ۔۔۔ پیرایہ جملہ ظاہر و باطن ماست

من خطبہ سنتش بلب داشتہ ام ۔۔۔ نقد سخنم سکہ پیغمبر ماست

(۲) آپ میری نسبت فرماتے ہین کہ مولوی لاہوری صاحب کو تو یہہ قبلہ و کعبہ سمجھتے ہین مین حلفاً کہتا ہون کہ یہہ محض خلاف واقع ہی۔ میرا قبلہ و کعبہ وہی ہی جسکو اللہ تعالی نے مسلمانون کا قبلہ بنایا۔ آدمیون کو قبلہ بنانا کفر ہے۔ لکھنو کے بازاری ہر ایک کو بطور تکیہ کلام قبلہ و کعبہ کہتے ہین یا القاب و آداب مین قبلہ و کعبہ لکھتے ہین مین انکو برا سمجھتا ہون۔

فاضل ممدوح کو ایک زبردست عالم سنت جماعت کا جانتا ہون۔ کتاب و سنت کے موافق قول انکا ہو یا کسی مقلد حنفی کا شیعہ یا محدث کا امام یا مجتہد کا پیر یا استاد کا ماننا واجب جانتا ہون مخالف کتاب و سنت کی اونکا یا کسی دوسری کا قول قابل رد سمجھتا ہون۔ اور جو لوگ کسی عالم مجتہد امام پیر استاد کی قول کو باوجود مخالفت قران وحدیث کے واجب الاتباع جانتے ہین ان لوگون نے اس عالم کو قبلہ و کعبہ درکنار اپنا خدا بنا لیا ہے یہہ مین نہین کہتا بلکہ خود اللہ تعالے سورہ برات مین فرماتا ہی۔ اتخذوا احبارھم ورھبانھم ۔ الخ اسکو

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

آپکے بڑے بڑے علماء حنفیہ رحمہم اللہ نے لکھا ہی۔ شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی کی تفسیر و شاہ ولی اللہ صاحب کی عقد الجید اور قاضی ثناء اللہ صاحب کی تفسیر مظہری کو دیکھو ان کی تحقیق پر آپ کو بہی بڑا اعتماد ہی۔

(۳) آپ اشاعۃ السنہ کی نسبت فرماتے ہین کہ ''مسلمانون کی سب دشنام سی بہرا ہی'' یہہ محض خلاف واقع ہی۔ باوجود فاضل ممدوح کی اشتہاد مینکے آپ نی ایک بہی گالی اس رسالہ مین نہ نکالی۔ (۴) آپ فرماتے ہین ''علماء بمبئی کے مناظرہ پہ فاضل ممدوح نی اڈیٹرون کو گالیان دین'' خلاف واقع ہے۔ (۵) آپ مواخذہ مکہ مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب کی نسبت فرماتے ہین کہ ''فاضل ممدوح خود ہی تو اسکو غلط لکہتے ہین اور خود ہی اوسکو صحیح کہتے ہین''۔ خلاف واقع ہے جسکو غلط لکہا ہی اوسکو صحیح نہین کہا اسیطرح بالعکس۔ (۶) آپ فاضل ممدوح کی نسبت فرماتے ہین کہ ''پاشا و حرم و علماء حرم و سلطان المعظم کے ساتہہ دشنام دہی و تبرا و توہین سے پیش آتے ہین'' خلاف واقع ہی اسکا ثبوت پیش کیجیے (۷) آپ خاکسار کی نسبت فرماتے ہین کہ ''تمنے فاضل لاہوری کی دعوی کا مدلل و موجہ ہونا کچہہ بہی ثابت نہ کیا'' واقع کے خلاف ہی جتنے امور متنازعہ فیہ کے بیان مین ہر ایک دعوی پر بحث کی اور فاضل ممدوح کی دعاوی کا مدلل ہونا ثابت کیا ہی۔ آپ نے بہی اسکو تسلیم کر لیا لب تک نہ ہلائے۔ (۸) آپ فرماتے ہین ''اہل حدیث کا مسجدون مین آنا بنا رفساد قرار پایا'' یہہ خلاف واقع ہے۔ دیکہو معاہدہ علماء فریقین دہلی جسمین اسکو امن قرار دیا ہی (۹) آپ فرماتے ہین ''اشاعۃ السنۃ مین پیری مریدی پر طعن اور اسکی برائیان حنفیہ کی توہین کی غرض سے لکہی جاتی ہین'' ع جہوٹہ ہو یا غلط ہو بہتان ہو مطلب اپنا تو صرف شہرت ہی

اسے میرے معزز اڈیٹر صاحب! مضمون پیری مریدی تو پنجاب کے اہل حدیث کی دو گروہ کا جو باہم اختلاف تہا انکی اصلاح و اتفاق کیواسطے لکہا گیا ہی۔ آپ اس مضمون کی شروع کو صفحہ ۳۵ نمبر ۲ جلد ۶ اشاعۃ السنہ کو دیکہو۔ (۱۰) آپ فرماتی ہین ''اشاعۃ السنہ مین حنفیہ کی توہین کی غرض سی امام ابو حنیفہ رح کی برای نام تعریف جس سی توہین مترشح ہو درج کیجاتی ہے'' یہہ خلاف واقع ہے ثبوت عنایت ہو۔ (۱۱) ''اسی غرض سی امام ابو حنیفہ رح کی قلت حدیث

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کا ذکر کیا جاتا ہے۔ نہین بلکہ ابوحنیفہ رح کے دشمنون کے طعن کے جواب مین امر واقعی بیان
کیا جاتا ہے (۱۲) "اسی غرض سے کتب حنفیہ پر ریویو لکھتے ہین" خلاف واقعہ ہے آپ ثابت کیجے اور
یاد رکھیے اہل حدیث قرآن و حدیث سے حق مسایل بیان کرتے ہین نہ انکو کسی امام کی توہین سے مطلب
نہ کسی کے مذہب کے رد سے سروکار مسایل حدیث سے بعض مسایل فقہ حنفیہ (جو خلاف کتاب و سنت
ہین) کی خود بخود تکذیب ہو جاتی جس سے مقلدین اونپر طرح طرح کے الزام واتہام لگاتے ہین -
اذیتین پہونچاتے ہین - مسجدون سے نکلواتے ہین مگر افسوس ہے کہ ان مسایل ہی کو موافق قرآن
و حدیث کے نہین کر لیتے - (۱۳) آپ اس عاجز سے فرماتے ہین کہ "آپ ایمان سے کہین کبھی رسالہ
لاہور مین سوائے حنفیہ کے کسی غیر مقلد کو بھی کوئی نصیحت کیجاتی ہے" جناب اڈیٹر صاحب
ہم آپکو ان خلاف واقع امور کے لکھنے مین زیادہ الزام نہین دیتے کیونکہ مخالفت اہل حدیث سے بقول
آپ کے "اپنے تعصب سے مجبور ہو گئے" کیونکہ حبك للشي يعمي و يصم "آپ کو بدیہیات کے انکار
سے بھی کچھہ پرواہ نہین آپ ہمسے ایمان سے پوچھتے ہین ہم حلف سے بیان کرتے ہین کہ آپ کا یہ امر
خلاف واقع ہے بیشک اشاعۃ السنہ مین بہت مقامات مین اہل حدیث (جنکو آپ غیر مقلد
کہتے ہین) کو نصیحت کی گئی ہے اسی مضمون پیری مریدی ہی کو دیکھہ لیجیے (۱۴) جناب اڈیٹر صاحب
لاہور کی کسی مسجد مین آپ سے اور کسی نمازی سے لڑائی ہو پڑی ہو تو کچھہ آپکی تیز مزاجی سے بعید
نہین ہے مگر فریق ثانی (جسنے ابوحنیفہ رح کو برا کہا) کا اہل حدیث ہونا خلاف واقع ہے آپ سے
کسی نے غلط کہدیا ہوگا یا آپ بھول گئے ہونگے کیونکہ حدیث مین سباب المومن فسوق وارد
ہے اور میت کو برا کہنا حدیث سے منع ہے اہل حدیث کب برا کہہ سکتا ہے اور مولانا سید
محمد نذیر حسین صاحب کا فتوے مطبوعہ مشہور ہے کہ "اماموں کا برا کہنے والا چھوٹا رافضی ہے" خصوصاً
امام ابو حنیفہ رح (جنکا احسان اہل حدیث پر بسبب قول اتركوا قولي بخبر الرسول
بہت بڑا ہے) کو کب برا کہہ سکتا تھا - غالباً وہ کوئی عام مقلد ہوگا کسی مولوی یا پیر کے
سکھلانے سے امام صاحب پر طعن کرتا ہوگا - کیونکہ پڑھے لکھے اکثر مقلد پیرون اور مولویون کے
کہنے سے حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہین
(جس سے پیغمبر خدا صلعم پر توہین لازم آتی ہے) تو ایک عام مقلد امام صاحب کی عزت کو کیا سمجھے گا -

* الدکم ہو کہ ایک کتاب حنفیہ کا نام بتاکر جسپر اشاعۃ السنہ مین ریویو لکھا گیا ہے ورنہ ایسی جرات مصداق ع
چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد - سے باز آئیے -

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(۱۵) آپ نے عاشق حسین صاحب کی واقع کو جو لکہا یہہ صحیح نہین معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ اہل حدیث کا
قران وحدیث وایمان ہے اور درود شریف کی فضیلت دونوںسے ثابت ہے پس دنیا مین کوئی ایسا
اہل مذہب ہوگا جو اپنے دین وایمان کو برا کہے۔ (۱۶) آپ فرماتے ہین "ابتدا تہذیبی کی فاضل ممدوح
سے ہوئی" خلاف واقع ہے ثبوت دیجئے۔ (۱۷) فاضل ممدوح نے مولوی محمد یعقوب صاحب کی نسبت
بعض باتین مفسدہ وشتہ آمیز لکھین" ثابت کیجئے کب اور کیا۔ (۱۸) آپ خاکسار سے فرماتے ہین
ہمنے فاضل ممدوح کو کافر وجاہل نہین کہا" یہہ آپکا انکار خلاف واقع ہے آپ خود کافر وجاہل اپنے
اخبار مطبوعہ ۸۔ جنوری ۱۸۸۴ء مین لکھہ چکے ہین صفحہ ۲ کے حاشیہ پر آپ نے لکھا ہے "مولوی ہوکے
کا کفر توڑین" اور صفحہ ۳ کالم ۲ سطر ۲۷ مین لفظ جاہل آپ خود لکھہ چکے ہو زیادہ ثبوت درکار ہو تو اپنی
گالیون کی فہرست اشاعة السنة نمبر ۳ جلد ۷ مین ملاحظہ فرمالیجئے ۵ از خدا خواہیم توفیق ادب
بے ادب محروم گشت از لطف رب ۞ (۱۹) آپ فرماتے ہین "غلط مقدمات سے
استدلال کرنا اور گتھہ حجتی کئے جانیکا مناظرہ ہمکو نہین آتا" آپکا مناظرہ آپکی تحریرات سے سراسر
اسی قسم کا ظاہر ہوتا ہے چنانچہ آپ نے مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب کے جعلی توبہ نامہ
کو مقدمہ بناکر ابتک اُسپر استدلال کئے فاضل ممدوح کی نسبت کفر توڑنا ہی اسی سے فرمایا اسیطرح
اہل حدیث کو وہابی (جو محض غلط ہے) فہمرایا۔ اور اس غلط مقدمہ پر بہت سے بے اصل استدلال
سے اپنے اخبار کو زینت دیا کرتے ہین یہی حال آپکی تمام مناظرہ کا ہے (۲۰) آپ مسایل مذہبی میں دخل
در معقولات سے انکار فرماتے ہین حالانکہ مسئلہ مجدد وخلافت (جو بالاتفاق مذہبی ہے) مین بحث فرمائی
(۲۱) آپ فرماتے ہین کہ "فاضل ممدوح خواہش نفس سے حلال کو حرام کر دیتے ہین جیساکہ ابہی تصویرات
وغیرہ کے باب مین نواب صاحب کی تائید کی" رباعی سخن چین را توانم چارہ کرد۔ کہ تا من خیز دگویم او چہ چیند
دلے از مفتری نتوان برآمد ٭ کہ او از خود سخن مے آفریند ٭ جناب اڈیٹر صاحب یہہ خلاف واقع جو
فاضل ممدوح کی نسبت آپنے فرمایا کیا روز حشر کو آپکا اور انکا فیصلہ نہ ہوگا کیا وہ اسکا عوض آپسے نلینگے
۵ ہاتھ ہووے گا میرا اور تیرا امان ہوگا۔ چاک جب صبح قیامت کا گریبان ہوگا ٭ ہم آپکے سر پر
حلف رکھکر پوچھتے ہین کس مسئلہ مین حلال کا حرام کر دیا۔ ہرگز تصویر کو فاضل ممدوح نے حلال نہین
فرمایا (۲۲) آپ فاضل ممدوح سے فرماتے ہین "سچی خبرون کی لکھنے پر بلا وجہ کٹھہ حجتی کی" یہہ بہی

© rasailojaraid.com

خلاف واقع ہی - آپنی غلط خبرون کے شایع کرنے پر مواخذہ کیا جن خبرون کی تصحیح آپسی آجتک نہ ہو سکی جناب اڈیٹر صاحب یہہ مردانگی نہین ہی کہ ہارنی غصہ کی آپ خلاف واقع امور کہنے لگے بلکہ ؎ مردان کس ست از روی تحقیق * کہ چون خشم آیدش باطل نگوید * (۲۳) آپ فرماتے ہین ہہنی تصویر کے باب مین نواب کو نصیحت کی" یہہ امر واقع کے بالکل خلاف ہی - نواب صاحب بھوپال دام اقبالہم آپکی نصیحت کے محتاج نہین ہین وہ کونسی نصیحت باقی رہی جو اونہون نی خلق کو نہین فرمائی تصانیف اونکی دنیا بہر مین مشہور ہین - علاوہ ازین اپنی نصیحت کی طور پر کیب فرمایا بلکہ یاندانہ وحاسد انہ عیب چینی فرمائی جیسا کہ آپکی عادت ہی - آپکو اہل حدیث سی دلی عداوت و یہہ خواہش رہا کرتی ہی اونکے عیبون کی تلاش رات دن رہتی ہی ؎ چون خدا خواہد کہ پردہ کس درد - میلش اندر طعنہ پاکان برد * اور جب کچھہ بہی نہین پاتی تو حاسدون کی جھوٹی خبرون ہی سی اپنی دلکے پہپولے پہوڑتے ہین چنانچہ تصویر کے باب مین آجتک جہوٹون کی تائید کرے چلی جاتی ہو - اسیطرح ہر ایک بات پر الجہہ پڑتے ہو ؎ یہہ الجہہ پڑنے کی خو اچہی نہین - بے محابا گفتگو اچہی نہین * اسیطرح جہوٹی تو امیہ سید محمد نذیر حسین صاحب کو درج اخبار فرماکر اہل حدیث کو پیٹ بہر کے صلواتین سناتی چلی جاتی ہو اور جب جہوٹی خبرین بہی اہل حدیث کی نسبت نہین ملتی ہین تو سیدھی سادھی اونکی باتون کو زبردستی اولٹی بنا کر چہیڑ چہاڑ سی باز نہین رہتی - چنانچہ ابہی فاضل ممدوح کے رمضان مین شملہ جانے پر اپنی بدظنی سی رمضان گذاری کا عیب لگایا اور یہہ خیال نہ فرمایا کہ بجز رمضان گذاری کے کوئی دوسرا بہی سبب شملہ جانیکا ہو سکتا ہے ؎ چشم بد اندیش کہ برکندہ باد - عیب نماید ہنرش در نظر * اسیطرح نواب صاحب بہوپال دام اقبالہم کے ایک عمدہ پر مضمون سیسہ سادہ شعر پر بدظنی سی اولٹی معنی لگا کر اعتراض کر دیا ہے ؎ ہنر بچشم عداوت بزرگ تر عیب ست - گل ست سعدی و در چشم دشمنان خارست * خلاصہ یہہ کہ آپکو اہل حدیث سی بڑا بغض و حسد ہی جسکا نتیجہ دین و دنیا مین اچہا معلوم نہین ہوتا - اسلئے اہل حدیث سی دل صاف کیجئے ؎ کرے نہ یار اگر دل کو صاف کینی سے * عزیز! موت بہلی ہی تو ایسے جینے سی - آپ خود انصاف فرمائے کہ ریاست بہوپال مین بطفیل نواب صاحب جو آج رونق دین اسلام ہی اوسکا عشر عشیر بہی تو کسی مسلمانی ریاست مین نہین ہی آسپر تو آپ ذرہ ذرہ سی باتون پر نکتہ چینی و عیب جوئی کرتے ہین اور جنا

© rasailojaraid.com

نوابون رئیسون کے یہان شرک بدعت رسومات جاہلیت فسق وفجور ہوا کرتے ہین اورجنکی تصانیف کے دیوان بڑے رندانہ اشعار اور شرک وبدعت سی مملو ہین اونکو نصیحت تو درکنار اونکی تعریف وخوشامد مین آپکی اخبار کے کالمون کے کالم سیاہ ہوتے ہین وجہ کیا ؟ کہ آپ شاعر ہین اور وہ آپکے ہم مذہب حنفی مقلد ہین کیون صاحب آپکی یہی نصیحت ہے اور ایسے ہی ناصح ہوا کرتے ہین کہ اہل بدعت سی ملت اور اہل حدیث سی عداوت ؎ یون تو ہر ایک سی وہ خلق سی پیش آتا ہے - پر ہمین سی نہین اوستی کبہی پیار کی بات ٭ چونکہ آپ کی تحریر سراسر خلاف واقع امور سے پُر تھی اسواسطی اسی فہرست کے لکہنی سے تمام تحریر کا جواب خود بخود ہو گیا - مگر بپاس خاطر آنجناب آپکے بعض شکوک (جو امور اربعہ[٭] پر آپنی فرمائے ہین) دفع کئے جاتے ہین -

امر اول کی نسبت آپنی اپنی پیشتر بہیڑ بہاڑ کرنیکا اقرار فرمالیا ہی ہان اگر فاضل ممدوح نی کچہہ آپکی نسبت اس سی پہلے کبہی لکہا ہو تو آپ پیش کرین پہر فرمائی یہہ شر آپ کی جانب سی ہے تہین تو کسکی جانب سی ؎ عوض بوسہ کی ہمنی گالیان دین یار کو حضرت نی - بہلا انصاف تو کیجئے کا الکسنی شر پہلے ٭

امر دوم کی نسبت بہی آپ کو اپنی مفسدانہ دعاوی سی انکار نہین ہی بلکہ اہل حدیث کو مسجدون سے نکلوا دینی کی دعوی کا آپکو صریح اقبال ہی - گو آپ نی بجیلہ رفع شر ہی فرمایا ہو مگر یہہ آپکا قیاس علماء ہر دو فریق رد کرتے ہین (دیکھو معاہدہ دہلی) -

امر سوم کی نسبت بہی آپ کو اقرار ہی گو آپ بیجا عذر فرماتے ہین کہ پہلے ہماری علماء کو فاضل ممدوح نے بُرا کہا مگر ثبوت اسکا کبہی آپسے نہ ہو سکا -

امر چہارم مین آپنی مدلل تقریر نہ لکہنی کا اقرار کر لیا گو اپنا معمولی بیجا عذر اسمین بہی کیا کہ ہمارا مذہبی اخبار نہین ہی کہ مدلل تقریر کرین - پس ہماری چارون امور باعتراف آنجناب صحیح ثابت ہوئی اسلئے یہہ فیصلہ ہمارا آپ کے نزدیک بہی بحال ہے -

یہہ جو امر چہارم مین آپنی عذر کیا بوجوہ ذیل نادرست ہی (۱) مذہبی اخبار ہو یا غیر مذہبی جبکہ آپنی بحث چہیڑی مدلل لکہنا ضرور ہی - (۲) آپ کے اخبار مین اکثر مسایل مذہبی دلایل مذہبی سی لکہی جاتی ہین گو ضعیف ہی دلایل سہی - گورکہپوری صاحب نی توبہ کے معنی اور وکیل احمد صاحب نے بحث ایمان وغیرہ آپکی اخبار مین طبع کرائین جن سی آپ کا اخبار مذہبی نہوا - تو فاضل ممدوح کے دلایل کے

٭: جو معہ اول مضمون سابق مین بطبع رسالہ نمبر ۲ جلد ۷ مذکور ہوئے -

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جوابات لکھنے سے کیونکر ہو جاتا۔ اصل وجہ جواب نہ دینے کی سب پر روشن ہے آپ چاہیں جتنا چھپائیں کہیں لیاقت بھی چھپتی ہے ؎ کہلگیا عشق بتان طرز سخن سے مومن + اب کہتے ہو عبث بات بناتے کیوں ہو + (۳) آپنے مذہبی مسایل مسئلہ مجدد و خلافت وغیرہ میں بحث فرمائی اور بزعم خود دلایل بھی لکھے گو اہل علم انکو دلایل نہ کہیں آپنے بحث مجددین مورخین کی بے اعتباری کی دلیل پکڑی اور بحث خلافت میں مورخین کی مجازی خلافت لکھنے سے احادیث صحیحہ کا انکار کیا جس سے آپ کا مطلب نکلتا تھا۔ (۴) جو مذہبی مسایل کے متعلق بحث نہیں ہے بلکہ اخباروں کے متعلق جیسا کہ توبہ نامہ جعلی کا اثبات بدلایل کیوں نہ لکہا آپ آپکے بناوٹی عذرات کی اصلیت خوب کہلگئی کہ آپ اس کوچہ مناظرہ سے محض نابلد ہیں۔ شاعری و ٹوٹی پہوٹی اخبار چھپنے کے سوا خیریت ہے گو آپ چاہے جتنا چھپاویں ؎ کی بناوٹ بہت سی باتوں ہیں۔ پر کہیں چھپتی ہے چھپائی بات + اب یقین ہے کہ آپ ہمارے فیصلہ پر راضی ہونگے اگر کچھہ کلام ہو تو بشوق ارقام فرمائیے ہمنے بھی اہتمام کرلیا ہے آپکی خدمت گذاری کہ ہم اپنی تمام ضروریات پر مقدم رکھینگے کیونکہ آپ ہمارے عنایت فرما قدیم ہیں آپکی خاطر ہمکو منظور ہے۔ مگر امور ذیل کی پابندی آپ پر لازم ہے اگر ایک سے بھی تجاوز فرمایا تو آپ کا عجز و شکست تصور کیا جاویگا۔ یہہ امور اسواسطے جتلائے جاتے ہیں کہ آپکی تحریرات کا دار و مدار انہی پر ہے جو خلاف قواعد مناظرہ ہیں۔ (اول) خلاف تہذیب کلمہ کوئی نہ ہو (دوم) علماء اسلام جن سے آپکو کد ہے اونکا ذکر طعن و طنز سے (نہ اشارۃً نہ صراحۃً) نہ آنے پاوے۔ (۳) اپنی اُن باتوں (جو اہل حدیث کی مقابلہ کیواسطے تجویز کر رکھی ہیں اور جنکو مقدمات بناکر اونسے اپنے اخبار کے زینت بخشنے والے استدلال واسطے الزام دہی اہل حدیث کی کئے ہیں جیسے اہل حدیث وہابی ہیں توبہ نامہ مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب نے مکہ میں لکہا ہے۔ ابو حنیفہ رح کو نواب صاحب بہوپال و فاضل ممدوح برا کہتے ہیں وغیرہ) کو اگر میرے مقابلہ میں آپ تحریر کریں تو ہر ایک بات کو پہلے مدلل کرلیں اور ان باتوں کے رد میں جو دلایل فاضل ممدوح نے لکھی ہیں ہر ایک کا جواب دے لیں اگر ایک دلیل بھی بلاجواب آپنے چھوڑ دی اور وہی مردود بات پیش کی تو شکست فاش وکہہ مجتی آنجناب متصور ہوگی۔

(۴) ہمارا جواب آپ لکہیں تو ہر دلیل کا اگر ایک بھی دلیل بلاجواب آپنے چھوڑ دی تو ہمارے مدعا کے ثبوت کو کافی خیال کیجاویگی (۵) آپکی قلم سے جوابات نکلیگی (خواہ ظرافت ہی میں ہو)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مسٹر بلنٹ کی رای موید تجویز اشاعۃ السنہ نمبر ۱ جلد ۶

(بقیہ عبارات صفحہ ۱۴۹۔ کتاب مسٹر بلنٹ فیوچر آف اسلام)

اور معین پولیٹیکل نظم و نسق اور ایک خاص اور معین وسعت جغرافیائی اوسکے وجود کی شرط مین داخل ہین اور علاوہ برین محمدیت ایک ایسی قوت ہے جو بلا یکسو ہونیکے نہین رہ سکتی۔ محمدیت یا تو دوست ہوکر رہیگی یا عدو ہوکر۔ آیندہ دس برس تک مسلمانون کے لئے کچھہ نہ کرنا گویا اُن سے مخالفت کا ٹھان لینا ہے۔ وہ کسی حالت مین بے پروائی اور بیخبری کی تبدل کی قابلیت نہین ہے اور وہ ایسی نازک محل کے قریب ہوتی جاتی ہین کہ جہان کم سے کم اونکو دو باتون مین نہایت قوی اور مستحکم پولیٹیکل حمایت کی ضرورت واقع ہوگی۔ خلافت کو دنیوی سلطنت کی کسی نہ کسی پیرایہ مین خواہ مخواہ قایم رہنے دینا پڑیگا گو وہ سلطنت بطور شہنشاہی کے نہو۔ اور اگر اس باب مین اور حج مکہ کو آزادی کے ساتھہ پہونچنے مین اونکی حفاظت و حمایت مین کچھہ بھی کمی ہوئی تو پھر یہہ دعوی کرنا فضول اور بے سود ہوگا کہ ہم اونکی اغراض اور تعلقات کی حمایت کرتے ہین یا آنکہ ہم اُنکی ساتھہ اپنے فرایض سلطانی کا کوئی حصہ ادا کرتے ہین۔ یہہ دلیل نہین قایم ہوسکتی کہ اگر ہم مسلمانونکے ساتھہ پولیٹیکل جسٹس (انصاف و معدلت) کرینگے تو ہندوستان کی قاعدہ مساوات مذہبی مین کچھہ خلل پڑیگا۔ پس بعد زوال شہنشاہی عثمانیہ کے (جب کبھی اوسکا وقوع ہو) انگلستان کا طریق عمل اسلام کی نسبت صاف کھلا ہوا اور معین نظر آتا ہے۔ خلافت کو جو اگرچہ پھر شہنشاہی نہ رہیگی لیکن تاہم ایک خودمختار سلطنت ہوگی۔ برٹش سایہ حمایت مین لے لینا ضرور ہوگا اور اُسکی پولیٹیکل قیام و وجود کی علانیہ ذمہ واری کر لینی ہوگی کہ آیندہ پھر یورپ کا کوئی حملہ اسمین خلل اندازی نہ کرے اور صفحہ ۲۰۵ مین لکھا ہے۔ حج کا انتظام بلا شبہہ ہمارے فرایض کا ایک فوری اور ضروری حصہ ہے اور دنیای اسلامیہ مین ہمارے دباؤ اور رسوخ قایم رکھنے کے لئے ایک مقدم شرط ہے۔ ہماری سخت غلطی ہے اگر ہم اسمین غفلت کرین باب اول مین جو مینے نقشہ شایع کیا ہے اوس سے معلوم ہوا ہوگا

اشاعۃ السنہ نمبر ۳ جلد ۷ مین جو اس عبارات کا نمبر صفحہ ۲۴۹ اور اس سے پہلی عبارت کا نمبر صفحہ ۲۴۶ و ۲۴۲ لکھا گیا ہے وہ غلط لکھا گیا صحیح سب مین بجائے ۲۰۰ کے ۱۰۰ ہے ۔ ۱۲

© rasailojaraid.com